بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآنی آیات، حدیث، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، عقائد، سیرت، تصوف اور اسلامی تاریخ پر ایسی جامع کتاب جس کا مطالعہ ہر صاحبِ مسند اور نیک آدمی کے لیے کافی شافی ہے۔ ہائر کلاسز کے طلباء کے لیے اس کا پڑھنا ایک بہترین انتخاب ہے۔

جامع الاسلام

دین کا کچھ کام کرنا چاہیے — عام یہ پیغام کرنا چاہیے
اور کچھ نہ ہو سکے تو کم سے کم — جامع الاسلام پڑھنا چاہیے

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول قاسمی

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز

جھوک فقیر پنڈ دادنخان

0303-4367413

☆......☆......☆

Islam The World Religion

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضابطہ

نام کتاب: جامع الاسلام

مصنف : شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول قاسمی

صفحات :

بارِاول:2019 تعداد3300

بارِدوم:2019 تعداد6600

بارِسوم: جولائی2024 تعداد2200

ناشر : رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز

جھوک فقیر پنڈ دادنخان ضلع جہلم

قیمت :

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

☆......☆......☆

Islam The World Religion

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین

☆......پہلا باب: قرآنی آیات______9......☆

عُلُوْمُ الْقُرْآنِ.. 11

کِتَابُ الْعَقَائِدِ.. 14

اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی شان.. 14

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور شانِ رسالت.. 15

ختمِ نبوت.. 17

ایمان مفصل.. 17

کِتَابُ الْعِبَادَاتِ.. 17

انسان کی تخلیق کا مقصد.. 17

نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج.. 17

رزقِ حلال کھاؤ.. 18

اللہ کا ذکر، اسی سے دعا اور توبہ.. 18

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام پڑھو.. 19

علم کی اہمیت.. 19

نفس کی اصلاح اور تقویٰ کی اہمیت.. 19

کِتَابُ الْمُعَامَلَاتِ.. 20

تفسیر التسمیہ.. 23

تفسیر سورۃ الفاتحہ.. 25

تفسیر سورۃ الاخلاص.. 33

☆......دوسرا باب: احادیثِ نبویہ______35......☆

عُلُوْمُ الْحَدِیْثِ.. 37

کِتَابُ الْاِیْمَانِ.. 39

اخلاص کی اہمیت.. 39

Islam The World Religion

اللہ پر ایمان 39
ختم نبوت اور شانِ رسالتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 39
نزولِ مسیح علیہ السلام آمدِ امام مہدی اور خروج دجال 40
انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں 41
اہل بدعت سے بچو 41
جنت، دوزخ، عذابِ قبر، شفاعت اور حوض کوثر 42
تقدیر اور وسوسے 42
جنت صرف ایمان والوں کے لیے ہے 43
کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرو 43
کِتَابُ الْعِلْمِ 43
کِتَابُ اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ 46
کِتَابُ الصَّلٰوةِ 46
کِتَابُ الْجَنَائِزِ 49
کِتَابُ الْمِيْرَاثِ 50
کِتَابُ الزَّکٰوةِ 51
کِتَابُ الصِّيَامِ 52
کِتَابُ الْحَجِّ 54
کِتَابُ النِّکَاحِ وَالطَّلَاقِ 55
کِتَابُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ 56
کِتَابُ آدَابِ الطَّعَامِ 57
کِتَابُ اللِّبَاسِ 58
کِتَابُ الْاَحْکَامِ 59
کِتَابُ الْجِهَادِ 60
کِتَابُ الْاِحْسَانِ 61
کِتَابُ الرِّقَاقِ 62
کِتَابُ الْاَذْکَارِ 64

Islam The World Religion

كِتَابُ الْآدَابِ وَ الْاَخْلَاقِ 66
كِتَابُ جَوَاهِرِ الْحِكَمِ 74
كِتَابُ الْفَضَائِلِ 77
خُلَاصَةُ الْاَحَادِيْثِ 81

☆......تیسرا باب: فقہِ اسلامی ______83......☆

علوم الفقہ 85
مسلمانی کے تقاضے 86
مسلمانی کا پہلا تقاضا: حصول علم 87
مسلمانی کا دوسرا تقاضا: عمل اور عبادت 87
مسلمانی کا تیسرا تقاضا: دین کی حمایت 88
پہلی فصل: فقہِ اکبر (یعنی عقائد و نظریات) 90
مذہب کی ضرورت 90
اسلام کیوں ضروری ہے؟ 90
اسلامی عقائد کی تفصیل 92
کفریہ الفاظ 96
دوسری فصل: فقہِ اصغر (یعنی احکام و عبادات) 99
(1)۔ نماز 99
(2)۔ زکوۃ 101
(3)۔ روزہ 102
(4)۔ حج 104
(5)۔ انفرادی آدابِ زندگی 105
(6)۔ عائلی معاملات 109
(7)۔ خرید و فروخت 110
(8)۔ عدالتی مسائل 117
(9)۔ جہاد 120
(10)۔ موت کے بعد کے معاملات 121
تیسری فصل: فقہِ باطن (یعنی تصوف) 122

Islam The World Religion

فقہِ اسلامی کا خلاصہ 124

☆......چوتھا باب: ریاستِ مدینہ______125......☆

اسلام کے تین شعبے 127
(1)۔عبادات کا شعبہ 127
(2)۔روحانیت کا شعبہ 128
(3)۔سیاسی شعبہ 128
اسلام کا سیاسی نظام 129
پہلی فصل: سیاسی نظام کا مشاورتی اور صوابدیدی حصہ 129
(1)۔سربراہِ مملکت اور اس کی مجلسِ مشاورت 129
(2)۔مجلسِ شوریٰ کے پاس فیصلوں کیلیے بنیادی اصول 129
(3)۔اہم اصلاحات 130
(4)۔خارجہ پالیسی 135
(5)۔جہاد کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے 137
دوسری فصل: سیاسی نظام کا منصوص قانونی حصہ 138
(1)۔قانون اور اس کی بالادستی 138
(2)۔عدالتی نظام 138
(3)۔حدود 138
(4)۔قصاص ودیت اور مرتد کی سزا 139
(5)۔تعزیرات 139
(6)۔عائلی نظام 140
تیسری فصل: عصرِ حاضر میں اسلامی قانون نافذ کرنیکا طریقہ 141
(1)۔مغربی نظام کا خاتمہ ضروری ہے 141
(2)۔نفاذِ اسلام کا عملی طریقہ 141
(3)۔شریعت کا نفاذ ضروری ہے 142

☆......پانچواں باب: سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم_143......☆

کامیاب ترین معلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 145
ولادت باسعادت اور اسکے بعد 146

Islam The World Religion

اعلانِ نبوت اور اسکے بعد 149
مدینہ منورہ کی طرف ہجرت 155
نبی کریم ﷺ کے غزوات اور سرایا 156
حجۃ الوداع اور اس کا خطبہ 164
آخری وصیت 166
وصال شریف 166
نبی کریم ﷺ کی نمازِ جنازہ اور اس کا طریقہ 166
تدفین مبارک 167
ازواج مطہرات 167
آپ ﷺ کے چچے اور پھوپھیاں 168
آپ ﷺ کی تلواریں، کاتب، خطیب اور شاعر 168
آپ ﷺ کے اسماء گرامی 169
آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل 169
خلاصہ سیرت 170
خلافتِ راشدہ 171

☆......چھٹا باب: اقوالِ صالحین ______ 173......☆

چودہ سو سال میں علماء وصوفیاء اور ان کی تصانیف 197

☆......ساتواں باب: تاریخِ اسلام ______ 203......☆

(1)۔ نبی کریم ﷺ کا دور 205
نبی کریم ﷺ نے قرآن کی وضاحت فرمائی 206
مطالعہِ سیرت کی مقصدیت 207
(2)۔ خلفائے راشدین کا دور 210
اشاعتِ دین 212
تفضیلی فتنہ کا علوی تدارک 217
(3)۔ بنو امیہ کا دور (41ہجری تا 132ہجری) 220
وضع حدیث اور انکارِ حدیث کے فتنے 220
مختلف شہروں کے اہم مفتیان 221
سپین میں اسلام بذریعہ موسیٰ بن نُصیر 222

Islam The World Religion

سندھ اور ہند میں اسلام بذریعہ محمد بن قاسم 223
(4)۔ بنوعباس کا دور (132 ہجری تا 656 ہجری) 224
ہندوستان میں اسلام بذریعہ محمود غزنوی 227
صلیبی جنگیں اور صلاح الدین ایوبی 227
امام غزالی رحمہ اللہ 229
چنگیز خان تاتاری 229
ہُلاکو خان بن تولی خان بن چنگیز خان 230
سقوطِ بغداد کا واقعہ 230
تاتاریوں کو عبرت ناک شکست 231
تاتاریوں کا قبول اسلام 232
طرابلس کی فتح 233
شام کے شہر حمص کی جنگ 234
ارغون بن ابغا بن ہلاکو 234
بنوامیہ اور بنوعباس کی حکومتوں میں فرق 234
(5)۔ خلافتِ عثمانیہ (1299ء سے 1922ء) 236
(6)۔ سلاطین دہلی کا دور (1199ء سے 1412ء) 237
سلاطین ہند 237
امیر تیمور 237
(7)۔ مغلیہ دور (1526 سے 1857ء) 238
حضرت مجددِ الفِ ثانی (متوفی 1034ھ) 240
محمد بن عبدالوہاب (متوفی 1206ھ) 241
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی 1176ھ) 242
چودہویں صدی کی صورتحال 242
الیکٹرانک میڈیا کا دور 243
سوشل میڈیا کا دور 244

☆......☆......☆

Islam The World Religion

پہلا باب:

قرآنی آیات

Islam The World Religion

Islam The World Religion

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

علوم القرآن

(1)۔ قرآن شریف میں ایک سو چودہ (۱۱۴) سورتیں ہیں، سب سے بڑی سورت کا نام البقرۃ اور سب سے چھوٹی سورت کا نام الکوثر ہے،کل آیات ۶۲۳۶ ہیں۔

(2)۔ قرآن کا لفظی معنی ہے: پڑھنا۔قرآن شریف اپنی فصاحت، وسعتِ تعلیمات، معنوی گہرائی، اخبارِ غیبیہ اور پیش گوئیوں کے اعتبار سے عظیم معجزہ ہے۔

(3)۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے، فرمایا: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ یعنی بے شک ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں (الحجر:۹)۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ. فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ. ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ یعنی بے شک اسے جمع کرنا اور اسکا پڑھے جانا ہمارے ذمے ہے، تو جب ہم اسے پڑھیں تو آپ اس کے پڑھے جانے کی طرف متوجہ رہیں، پھر اس کا بیان ہمارے ذمے ہے (القیامۃ:۱۷،۱۹)۔

(4)۔ نبی کریم ﷺ خود ہر سورۃ اور ہر آیت کے نزول کے بعد اسے اللہ کے حکم کے مطابق ترتیب کے ساتھ رکھوا دیتے تھے، اسی لیے آپ ﷺ کے اپنے گھر میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس مرتب شدہ نسخہ موجود تھا (بخاری: 4993)۔ آپ کریم ﷺ کے پاس سیدنا جبریل امین ہر سال تشریف لاتے اور قرآن شریف کا دور کراتے تھے، لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال دو مرتبہ دور کرایا (بخاری: 4998)۔ گویا قرآج مجید نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہی ترتیب دے دیا گیا تھا اور آپ ﷺ کو بالترتیب یاد تھا۔

اس کے علاوہ قرآن مجید تحریری شکل میں بھی بے شمار صحابہ کرام کے پاس متفرق طور پر بھی موجود تھا۔ مثلاً: حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابوزید سعد بن عبید اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہم (بخاری: 5003،5004)۔ قرآن شریف کی حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ اس کے حفاظ ہیں۔ جب جنگ یمامہ میں بہت سے قاری شہید ہو گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ قرآن شریف کو ایک ہی نسخے میں جمع کر

Islam The World Religion

دیا جائے۔حضرت صدیق نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ ذمہ داری سونپی۔ وہ خود بھی حافظ اور کاتبِ وحی تھے، ان کے پاس نبی کریم ﷺ کے زمانے والا ذاتی نسخہ بھی موجود تھا، اب انہوں نے بے شمار صحابہ سے تحریر شدہ آیات حاصل کر کے ایک نسخہ مرتب کر دیا (بخاری: ۴۹۸۶)۔ پھر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں حضرت زید بن ثابت کی سربراہی میں ایک ٹیم کے ذریعے قرآن کے کئی نسخے مرتب کرائے اور انہیں ہر شہر میں پھیلا دیا (بخاری:۴۹۸۷)۔

(5)۔ اسبابِ نزول کو جاننے سے قرآن فہمی میں بہت مدد ملتی ہے۔تفسیر کی کتابوں میں آیات اور سورتوں کے تحت ان کا شانِ نزول لکھ دیا گیا ہے۔اس موضوع پر امام ابوالحسن علی بن احمد واحدی (متوفیٰ ۴۶۸ھ) کی کتاب: اسباب نزول القرآن ایک بہترین کتاب ہے۔

(6)۔ قرآن کے ناسخ ومنسوخ کو جانے بغیر بھی قرآن کو سمجھنا ممکن نہیں، اور اس علم سے ناواقف آدمی کو تقریر یا تحریر کی اجازت نہیں۔مفسرین نے اپنی تفاسیر میں متعلقہ آیات کے ضمن میں یہ بحث کردی ہے۔ یہ بحث علوم القرآن پر لکھی گئی کتابوں میں بھی ملتی ہے مثلاً: البرہان فی علوم القرآن مصنفہ امام بدرالدین زرکشی (متوفیٰ ۷۹۴ھ)، الاتقان فی علوم القرآن مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی (متوفیٰ ۹۱۱ھ)، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (متوفیٰ ۱۱۷۶ھ)۔اس کے علاوہ ناسخ ومنسوخ پر مستقل کتب بھی لکھی گئی ہیں مثلا: الناسخ والمنسوخ مصنفہ قاضی ابوبکر ابن العربی (متوفی ۵۴۳ھ)۔

(7)۔ قرآن کی بے شمار تفسیریں لکھی جا چکی ہیں۔ان میں سے ہر تفسیر کا اپنا رنگ اور اپنی افادیت ہے۔لیکن اگر کوئی ایک ہی تفسیر پر اکتفا کرنا چاہے تو قرآن کے اصل مقصود کو سمجھنے کے لیے تفسیر معالم التنزیل (یعنی تفسیر بغوی) مصنفہ امام بغوی (متوفی ۵۱۶ھ) کافی شافی تفسیر ہے۔اسکی صرف چار جلدیں ہیں اور ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہے اور کیا ہی خوب تفسیر ہے۔

(8)۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: قرآن میں پانچ قسم کی تعلیمات موجود ہیں۔(۱)۔عقائد (۲)۔عبادات (۳)۔موت کی یاد (۴)۔گزشتہ حالات وواقعات (۵)۔اللہ کی نعمتوں کا ذکر (الفوز الکبیر صفحہ ۱۸)۔

Islam The World Religion

(9)۔ قرآن مجید پڑھانے کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ اساتذہ کرام ضروری صرف ونحو کے بعد قرآن شریف ایک طرف سے شروع کرائیں، لغت اورصَرف بیان کرتے جائیں، شانِ نزول سمجھاتے جائیں، ہر آیت کے متعلق اگر حدیث موجود ہوتو اسے بیان کرتے جائیں اور ثابت ہونیوالے احکام بتاتے جائیں اوراجماع وجمہور کے خلاف تفسیر نہ کریں۔

ہم نے اس کتاب میں مزید آسانی کے لیےقرآن کی منتخب آیات کوتین حصوں میں تقسیم کیاہے: کتاب العقائد، کتاب العبادات اورکتاب المعاملات۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

كِتَابُ الْعَقَائِدِ

اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی شان

(1)۔ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (محمد:۱۹)۔

ترجمہ: جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(2)۔ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (النساء:۱۷۱)۔

ترجمہ: تین معبود مت کہو، اپنی بھلائی کے لیے باز آؤ، اللہ ہی اکیلا معبود ہے۔

(3)۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (الانبیاء:۲۲)۔

ترجمہ: اگر زمین آسمان میں اللہ کے علاوہ معبود ہوتے تو ضرور زمین آسمان تباہ ہو جاتے۔

(4)۔ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ (الحدید:۴)۔

ترجمہ: اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو۔

(5)۔ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرہ:۱۱۵)۔

ترجمہ: تو جہاں کہیں تم قبلہ کی طرف منہ کرو، وہیں اللہ تمہاری طرف متوجہ ہے۔

(6)۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ:۱۶۵)۔

ترجمہ: ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں۔

(7)۔ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (ق:۱۶)۔

ترجمہ: اور ہم اس کی شہ رگ سے زیادہ اس کے قریب ہیں۔

(8)۔ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (الحدید:۳)۔

ترجمہ: وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر ہے اور وہی باطن۔

(9)۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ (النور:۳۵)۔

ترجمہ: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔

(10)۔ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ (التغابن:۱۱)۔

ترجمہ: جو اللہ پر ایمان لاتا ہے تو وہ اس کے قلب کو ہدایت دیتا ہے۔

Islam The World Religion

(11)۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمٰن:۲۶،
۲۷)۔

ترجمہ: جو بھی زمین پر ہے سب کو فنا ہے۔اور باقی ہے آپ کے رب کی ذات جو عظمت اور
بزرگی والا ہے۔

(12)۔ اَلرَّحْمٰنُ فَاسْأَلْ بِهٖ خَبِيْرًا (الفرقان:۵۹)۔

ترجمہ: وہ رحمٰن ہے، تو کسی جاننے والے سے اس کی شان پوچھو۔

(13)۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ. إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (القیامۃ:۲۲،۲۳)۔

ترجمہ: کتنے ہی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اور شانِ رسالت

(14)۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (الفتح:۲۹)۔

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

(15)۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:۱۵۸)۔

ترجمہ: آپ فرما دیجیے! اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(16)۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)۔

ترجمہ: بے شک اللہ کے رسول میں تمہارے لیے نہایت حسین نمونہ ہے۔

(17)۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:۳۱)۔

ترجمہ: فرما دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا
لے گا۔

(18)۔ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (النساء:۵۹)۔

ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں سے امر والے ہوں۔

(19)۔ اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهٗ أُمَّهَاتُهُمْ (الاحزاب:
۶)۔

ترجمہ: یہ نبی ایمان والوں کی جانوں سے زیادہ حقدار ہیں اور ان کی بیویاں مومنوں کی

Islam The World Religion

مائیں ہیں۔

(20)۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى (النجم: ۳، ۴)۔

ترجمہ: اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے۔ نہیں ہوتا ان کا فرمانا مگر وحی جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔

(21)۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (بنی اسرائیل: ۱)۔

ترجمہ: ہر عیب سے پاک ہے وہ جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی۔

(22)۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ (الانفال: ۳۳)۔

ترجمہ: اور اللہ کی شان نہیں کہ انہیں عذاب دے حالانکہ آپ ان میں موجود ہیں۔

(23)۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ (الانبیاء: ۱۰۷)۔

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے خالص رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(24)۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل: ۷۹)۔

ترجمہ: قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر جلوہ گر فرمائے۔

(25)۔ لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات: ۲)۔

ترجمہ: نبی کی آواز پر اپنی آوازیں بلند نہ کرو۔

(26)۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (التکویر: ۲۴)۔

ترجمہ: اور وہ نبی غیب بتانے پر بخیل نہیں۔

(27)۔ إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ (الفتح: ۱۰)۔

ترجمہ: بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

(28)۔ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال: ۱۷)۔

ترجمہ: اور اے محبوب جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہیں پھینکی، بلکہ اللہ نے پھینکی۔

(29)۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (المائدۃ: ۱۵)۔

ترجمہ: یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور واضح کتاب آ گئی۔

(30)۔ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (الفتح: ۸)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے۔

(31)۔ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ (الانشراح:۴)۔

ترجمہ: اور ہم نے آپ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

ختمِ نبوت

(32)۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمۡ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّـۧنَ (الاحزاب:۴۰)۔

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب سے آخری نبی۔

ایمانِ مفصل

(33)۔ وَمَن يَكۡفُرۡ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالۡيَوۡمِ الۡآخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (النساء:۱۳۶)۔

ترجمہ: اور جو کفر کرے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روزِ قیامت کا تو بے شک وہ گمراہ ہو کر حق سے بہت دور جا پڑا۔

كِتَابُ الۡعِبَادَاتِ

انسان کی تخلیق کا مقصد

(34)۔ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡإِنسَ إِلَّا لِيَعۡبُدُونِ (الذاریات:۵۶)۔

ترجمہ: اور میں نے جن اور انسان کو صرف اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج

(35)۔ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ (البقرۃ:۱۱۰)۔

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

(36)۔ وَفِي أَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالۡمَحۡرُومِ (الذاریات:۱۹)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: اوران کے مال میں حق مقرر ہے، سائل اور محروم حاجت مند کا۔

(37)۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (البقرۃ:۱۸۳)۔

ترجمہ: تم پر روزہ رکھنا فرض ہوا۔

(38)۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (آلِ عمران:۹۷)۔

ترجمہ: اوراللہ کا حق ہے لوگوں پر اسکے گھر کا حج کرنا جو اسکے راستے کی طاقت رکھتا ہو۔

(39)۔ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الانعام:۱۶۲)۔

ترجمہ: بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العلمین کے لیے ہے۔

رزق حلال کھاؤ

(40)۔ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا (البقرۃ:۲۷۵)۔

ترجمہ: اوراللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود۔

(41)۔ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ (البقرۃ:۲۷۶)۔

ترجمہ: اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

(42)۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (الاعراف:۳۱)۔

ترجمہ: کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

(43)۔ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (النساء:۲۹)۔

ترجمہ: نہ کھاؤ اپنے مال آپس میں ناحق۔

اللہ کا ذکر، اسی سے دعا اور توبہ

(44)۔ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (البقرہ:۱۵۲)۔

ترجمہ: تو مجھے تم یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور میری ناشکری نہ کرو۔

(45)۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ (العنکبوت:۴۵)۔

ترجمہ: اور بے شک اللہ کا ذکر ہر ذکر سے بہت بڑا ہے۔

Islam The World Religion

(46)۔ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:۲۸)۔

ترجمہ: خوب سن لو اللہ کے ذکر ہی سے دل سکون پاتے ہیں۔

(47)۔ اُدْعُوْنِیْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ (غافر یعنی مؤمن:۶۰)۔

ترجمہ: مجھ سے دعا کرو میں ضرور قبول کروں گا۔

(48)۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:۳۷)۔

ترجمہ: وہ مرد جنہیں تجارت اور خرید و فروخت غافل نہیں کرتی اللہ کی یاد سے۔

(49)۔ تُوْبُوْٓا إِلَى اللّٰهِ (التحریم:۸)۔

ترجمہ: اللہ سے توبہ کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام پڑھو

(50)۔ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب:۵۶)۔

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

علم کی اہمیت

(51)۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (طٰہٰ:۱۱۴)۔

ترجمہ: اور کہیے اے میرے رب میرے علم کو زیادہ فرما۔

(52)۔ فَاسْأَلُوْٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (الانبیاء:۷)۔

ترجمہ: تو علم والوں سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

(53)۔ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ (فاطر:۲۸)۔

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

نفس کی اصلاح اور تقویٰ کی اہمیت

(54)۔ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ (یوسف:۵۳)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: بے شک نفس تو برائی کا بہت حکم دینے والا ہے۔

(55)۔ قَدۡ أَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی (الاعلیٰ:۱۴)۔

ترجمہ: بے شک کامیاب ہوا جو پاکیزہ ہو گیا۔

(56)۔ إِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ أَنۡفُسَهُمۡ وَأَمۡوَالَهُمۡ بِأَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ (التوبہ:۱۱۱)۔

ترجمہ: بیشک اللہ نے مومنوں سے انکی جان و مال کو انکے لیے جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔

(57)۔ إِنَّ أَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ أَتۡقَاکُمۡ (الحجرات:۱۳)۔

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

(58)۔ إِنَّ أَنۡکَرَ الۡأَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِيۡرِ (لقمان:۱۹)۔

ترجمہ: بے شک سب آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی ہے۔

(59)۔ وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ (الرحمٰن:۴۶)۔

ترجمہ: اور جو اپنے رب کے سامنے پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

(60)۔ وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِيۡنَ يَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡأَرۡضِ هَوۡنًا (الفرقان:۶۳)۔

ترجمہ: اور رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔

(61)۔ خُذِ الۡعَفۡوَ وَأۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَأَعۡرِضۡ عَنِ الۡجَاهِلِيۡنَ (الاعراف:۱۹۹)۔

ترجمہ: معاف کرنا اختیار کیجیے اور بھلائی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجیے۔

(62)۔ وَابۡتَغُوۡا إِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ (المائدۃ:۳۵)۔

ترجمہ: اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

كِتَابُ الۡمُعَامَلَاتِ

(63)۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ (البقرہ:۲۲۹)۔

ترجمہ: طلاق (رجعی) دو بار ہے۔

(64)۔ لَا تَنۡکِحُوۡا مَا نَکَحَ آبَاؤُکُمۡ (النساء:۲۲)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا۔

(65)۔ يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ (النساء:١١)۔

ترجمہ: اللہ حکم دیتا ہے تمہیں تمہاری اولاد کے بارے، لڑکے کے لیے، دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔

(66)۔ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (الرحمٰن:٦٠)۔

ترجمہ: نیکی کا بدلہ نیکی کے سواء کچھ نہیں۔

(67)۔ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (النساء:٥٨)۔

ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ادا کرو امانتیں امانت والوں کو۔

(68)۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ (البقرة:٢١٦)۔

ترجمہ: اللہ کی راہ میں قتال (جہاد بالسیف) تم پر فرض کیا گیا۔

(69)۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ (البقرة:١٧٨)۔

ترجمہ: فرض کیا گیا تم پر قتل کا بدلہ قتل۔

(70)۔ أُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ (الاحزاب:٥)۔

ترجمہ: انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔

(71)۔ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا (الاسراء:٢٤)۔

ترجمہ: اور کہنا کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

(72)۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا (الاحقاف:١٥)۔

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے ماں باپ سے نیکی کرے۔

(73)۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (الحجرات:١٠)۔

ترجمہ: بے شک مومن آپس میں بھائی ہیں۔

(74)۔ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ (الحجرات:١١)۔

ترجمہ: اور ایک دوسرے کو برے القاب سے مت بلاؤ۔

Islam The World Religion

(75)۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصّف:۲)۔

ترجمہ: وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

(76)۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:۱۱۰)۔

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی۔

(77)۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ (آل عمران:۱۵۹)۔

ترجمہ: معاملات میں ان سے مشورہ لیں پھر جب کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر توکل کریں۔

(78)۔ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرہ:۱۹۵)۔

ترجمہ: اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو۔

(79)۔ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (التغابن:۱۵)۔

ترجمہ: تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہی ہیں۔

(80)۔ أُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً (البقرۃ:۲۰۸)۔

ترجمہ: اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

تفسیر التسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمہ: اللہ نہایت رحم کرنے والے ہمیشہ مہربان کے نام سے۔

لغات

بِ: حرفِ جر ہے، اس کا معنی ہے: ساتھ۔

اِسۡمِ: صرفی لحاظ سے بھی اسم ہے اس کا معنی ہے: نام۔

اَللّٰہِ: اللہ تعالیٰ کا اسم عَلَمۡ ہے۔

اَلرَّحۡمٰنِ: اسم ہے، اسکا معنی ہے: بہت زیادہ رحم کرنے والا۔

اَلرَّحِیۡمِ: اسم ہے اس کا معنی ہے: ہمیشہ رحم کرنے والا۔

تفسیر

(1)۔ بسم اللہ کی ب برکت اور استعانت کے لیے ہے۔ کسی خاص فعل کا نام اس لیے نہیں لیا گیا تا کہ ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ پڑھی جا سکے۔

(2)۔ رحمٰن اور رحیم دونوں کا مادہ رحم ہے، رحمٰن میں رحمت کی ایسی وسعت مراد ہے جو ہر چیز کو اپنی رحمت میں لے لے اور یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔ رحیم میں رحمت کی کثرت مراد ہے اور یہ لفظ اللہ کے علاوہ بھی استعمال ہوتا ہے (مفرداتِ راغب صفحہ ۱۹۷)۔

(3)۔ رحمٰن اور رحیم اللہ تعالیٰ کے ہی صفاتی نام ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ أَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ أَيًّا مَّا تَدۡعُوا فَلَهُ الۡأَسۡمَاءُ الۡحُسۡنٰى (الاسراء:۱۱۰)۔

ترجمہ: فرما دیں، اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو پکارو، ان میں سے جس کو بھی پکارو یہ اسی کے حسین نام ہیں۔

(4)۔ اور فرمایا: ہر اہم کام جسے بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے اس میں برکت نہیں

Islam The World Religion

ہوتی (جامع صغیر: ۶۲۸۴، مسندِ احمد: ۸۶۹۷)۔

(5)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: أَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا یعنی اپنا دروازہ بند کراور اللہ کا نام لے، چراغ بجھا اور اللہ کا نام لے، اپنے مشکیزے کا منہ باندھ اور اللہ کا نام لے، اور اپنے برتن کو ڈھانپ اور اللہ کا نام لے (بخاری: ۳۲۷۰، مسلم: ۵۲۵۰)۔

(6)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر مقرر کیے گئے انیس (۱۹) فرشتوں سے بچائے جن کا ذکر سورۃ المدثر کی آیت نمبر تیس (۳۰) میں ہے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ، تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرے (تفسیر قرطبی جلد ۱ صفحہ ۱۲۸، تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۴۵)۔

واضح رہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف بھی انیس ہیں۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

تفسیر سورۃ الفاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝۴ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝۷

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ، سارے جہان کے پالنے والے، نہایت رحم کرنے والے، ہمیشہ مہربان، بدلے کے دن کے مالک کے لیے ہیں۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر گامزن رکھ۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا، جن پر غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ تھے۔

لغات

اَلْحَمْدُ: حمد اسم ہے، الف لام لگنے سے معرفہ ہوا اور حمد کے معنی میں استغراق آیا، اس کا معنی ہے: سب تعریفیں۔

لِ: حرفِ جر ہے، اس کا معنی ہے: کے لیے۔

اَللّٰہِ: اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔

رَبِّ: اسم ہے، اسکا معنی ہے: تربیت کرنے والا۔

اَلْعٰلَمِیْنَ: اسم ہے، عالم کی جمع عالمین ہے، الف لام لگنے سے معرفہ ہوا، عالم کا معنی ہے: جہان۔

مَالِکِ: اسم ہے، اس کا معنی ہے: آقا۔

یَوْمِ: اسم ہے، اس کا معنی ہے: دن۔

اَلدِّیْنِ: اسم ہے،، الف لام لگنے سے معرفہ ہوا، اس کا معنی ہے: بدلہ۔

اِیَّاکَ: ضمیر منصوب منفصل ہے، اس کا معنی ہے: تیری ہی۔

نَعْبُدُ: فعل مضارع ہے، جمع متکلم ہے، یہ ثلاثی مجرد ہے اور باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہے اسکا مادہ عبد ہے اور اسکا معنی ہے: ہم عبادت کرتے ہیں۔

Islam The World Religion

وَ: حرف ہے، اسکا معنی ہے: اور۔

اِیَّاکَ: ضمیر منصوب منفصل ہے، اس کا معنی ہے: تجھ ہی سے۔

نَسْتَعِیْنُ: فعل مضارع ہے، جمع متکلم ہے، یہ ثلاثی مزید فیہ ہے اور باب استفعال ہے۔ اس کا مادہ عون ہے اور اس کا معنی ہے: ہم مدد مانگتے ہیں۔

اِھْدِ: ھَدیٰ یَھْدِیْ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل امر ہے۔ اسکا معنی ہے: ہدایت دے۔

نَا: ضمیر منصوب متصل ہے، اس کا معنی ہے: ہمیں۔

اَلصِّرَاطَ: اسم ہے، الف لام لگنے سے معرفہ ہوا، اس کا معنی ہے: راستہ۔

اَلْمُسْتَقِیْمَ: اسم ہے، باب استفعال سے اسمِ فاعل ہے، یہ اصل میں مُسْتَقْوِمٌ ہے، اور اس کا معنی ہے: جو زوائد سے مجرد ہو یعنی سیدھا۔

اَلَّذِیْنَ: اسم موصول ہے، یہ الذی کی جمع ہے، اسکا معنی ہے: جو لوگ۔

أَنْعَمْتَ: فعل ہے، باب افعال سے فعل ماضی ہے، اسکی آخری ت ضمیر ہے جسے ضمیر مرفوع متصل کہتے ہیں، اس کا مادہ نعم ہے اور اس کا معنی ہے: تو نے انعام کیا۔

عَلَیْھِمْ: یہ دو لفظوں کا مجموعہ ہے، عَلیٰ اور ھُمْ۔ علیٰ حرفِ جر ہے اور ہم ضمیر مجرور متصل ہے، اسکا معنی ہے: ان پر۔

غَیْرِ: اسم ہے، اسکا معنی ہے: علاوہ، یہ عین کی ضد ہے۔

اَلْمَغْضُوْبِ: اسم مفعول ہے، الف لام لگنے سے معرفہ ہوا اور اسکا معنی ہے: جس پر غضب کیا گیا ہو۔

لَا: حرف ہے، اس کا معنی ہے: نہیں۔

اَلضَّآلِّیْنَ: اسم ہے، ضال کی جمع ہے، الف لام لگنے سے معرفہ ہوا، اس کا معنی ہے: گمراہ لوگ۔

آمِیْن: یہ دعائیہ لفظ ہے، اس کا معنی ہے: قبول فرما۔

Islam The World Religion

تفسیر

(1)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا نام ام القرآن، اور ام الکتاب اور السبع المثانی ہے (ترمذی: ۳۱۲۴، ابوداود: ۱۴۵۷)۔

اس نام کا ذکر قرآن میں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ یعنی اور بے شک ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن دیا (الحجر: ۸۷)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ السبع المثانی ہے اور قرآنِ عظیم ہے، جو مجھے دیا گیا ہے (بخاری: ۴۷۴۴)۔

ایک حدیث میں اس طرح بھی ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں ام القرآن جیسا کوئی کلام نازل نہیں کیا اور یہی سبع المثانی ہے (ترمذی: ۳۱۲۵)۔

(2)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کیا ہے۔ اس کا نصف حصہ میرے لیے ہے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کا حق دار ہے۔

جب بندہ کہتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد کی ہے۔

جب وہ کہتا ہے: اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثناء کی ہے۔

جب وہ کہتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔

جب وہ کہتا ہے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اللہ فرماتا ہے: یہ الفاظ میرے اور میرے بندے کے درمیان ساجھے ہیں اور میرا بندہ اس کا حقدار ہے جو وہ مانگے۔

Islam The World Religion

جب وہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ ۔تو اللہ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کا حصہ ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسی کا ہوا (مسلم:۸۷۸)۔

(3)۔ يَوْمِ الدِّينِ کی وضاحت قرآن میں دوسری جگہ موجود ہے کہ:

ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ، يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَ الْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ (انفطار:۱۸،۱۹)۔

ترجمہ: تمہیں کیا خبر کہ یوم الدین کیا ہے؟ اس دن کوئی کسی کا کسی معاملے میں مختار نہیں ہوگا اور اس دن فیصلہ صرف اللہ کا ہی چلے گا۔

(4)۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً، فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ ، اِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ (ترمذی:۲۵۱۶)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں کچھ الفاظ سکھاتا ہوں: اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر تمام لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور تحریریں خشک ہو چکی ہیں۔

اللہ کے علاوہ جس سے بھی مدد مانگی جاتی ہے وہ مجازی ہوتی ہے اور معبود سمجھ کر نہیں مانگی

Islam The World Religion

جاتی، لہٰذا یہ شرک نہیں۔ اور اگر صرف اللہ ہی سے مدد مانگی جائے تو یہ متوکلین کا طریقہ ہے اور بہت اچھی بات ہے۔

(5)۔ اِهْدِنَا: ہمیں ہدایت دے۔ جمع کا لفظ استعمال کرنے میں حکمت یہ ہے کہ دوسروں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھا جائے۔ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتے ہوئے دوسروں کی درخواستوں میں اپنی درخواست کو چھپا کر پیش کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سب سے جلدی وہ دعا قبول ہوتی ہے جو کسی آدمی کی غیر موجودگی میں کی جائے (مسلم:۶۹۲۹)۔

(6)۔ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ: سیدھے راستے کی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ''اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ'' قَالَ: هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَاهُ. قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ، فَقَالَ: صَدَقَ وَاللهِ وَنَصَحَ، وَاللهِ هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ (المستدرك للحاكم: 3075)۔ صَحِيح

ترجمہ: سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تفسیر میں فرمایا کہ: اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں یار ہیں، حضرت ابو العالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ بات حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہی تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم انہوں نے سچ فرمایا اور بڑی بھلائی کی بات فرمائی، اللہ کی قسم صراطِ مستقیم سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر ہیں۔

(7)۔ اَلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی وضاحت قرآن میں دوسری جگہ موجود ہے: اللہ کریم فرماتا ہے: وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا (النساء: ۶۹)۔

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے تو وہ لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا اور وہ انبیاء اور صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(8)۔ اور فرمایا: مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ سے مراد یہودی ہیں، اور ضَالِّين سے مراد عیسائی

Islam The World Religion

ہیں(ترمذی:۲۹۵۴)۔

(9)۔ اورفرمایا: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْن کہےتوتم لوگ کہو: آمین۔جس کا آمین کہنافرشتوں کے موافق ہوگااس کے سارے سابقہ گناہ معاف ہو گئے(بخاری: ۴۴۷۵)۔

(10)۔ اورفرمایا: سب سے افضل دعافاتحہ ہے(ترمذی:۳۳۸۷)۔

(11)۔ اس سورۃ کا نام الشفاء بھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِن كُلِّ دَاءٍ یعنی قرآن کی سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے(دارمی:۳۳۷۱)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے۔وہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے۔انہوں نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا۔انہوں نے مہمان ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔انہوں نے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا ہاں۔ وہ ان کے پاس گئے اور اسے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا تو آدمی ٹھیک ہو گیا۔ انہیں بکریوں کا ایک گلہ دیا گیا۔ انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی بابت پوچھ نہ لیں۔وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ کو ساری بات بتائی۔عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں نے صرف فاتحۃ الکتاب سے دم کیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا: ان سے بکریاں وصول کرلو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو(بخاری:۵۷۴۹)۔

(12)۔ اس سورۃ کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ یعنی جس نے رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی، سوائے اسکے کہ وہ امام کے پیچھے ہو(ترمذی:۳۱۳)۔

اکیلا آدمی اور امام خود پڑھیں گے اور مقتدی خاموش رہے گا اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَن كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ یعنی جس کا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی

Islam The World Religion

مقتدی کا پڑھنا ہے(ابن ماجہ:۸۵۰)۔اور حدیث میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا یعنی جب امام پڑھے تو چپ رہو(مسلم:۹۰۵)۔

(13)۔ تعریف بلاواسطہ یا بالواسطہ اللہ ہی کی ہے۔لہٰذا یہ کہنا درست ہوا کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

(14)۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت میسر آئے تو الحمدللہ پڑھنا چاہیے اور چھینک آئے تب بھی الحمدللہ پڑھنا چاہیے۔

(15)۔ رب کا معنی ہے تربیت کرنے والا اور تربیت آہستہ آہستہ کمال تک پہنچانے کو کہتے ہیں۔ عالمین کا لفظ عالم کی جمع ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ انسانوں، جنوں، فرشتوں اور پرندوں کی طرح کثیر التعداد جہان موجود ہیں۔ان میں سے کچھ آج تک انسانوں کو معلوم ہو سکے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو ابھی تک دریافت نہیں ہوئے۔عالمین کے لفظ نے تحقیق کی راہیں کھول دی ہیں۔

(16)۔ اس سورۃ میں سات آیات ہیں۔ جو تین حصوں میں تقسیم ہیں: پہلی تین آیتوں میں بندہ اپنے رب کی شان بیان کرتا ہے اور آخری تین آیتوں میں رب کی طرف سے عطا کا ذکر ہے اور درمیان والی یعنی چوتھی آیت بندے اور اللہ کے درمیان ساجھی ہے۔یعنی نَعْبُدُ میں بندے کی طرف سے عبادت اور نَسْتَعِيْنُ میں اللہ کی طرف سے عطا کا ذکر ہے۔

(17)۔ اس سورۃ میں پورے اہتمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگی جاتی ہے اور گمراہی سے بچنے کی دعا کی جاتی ہے۔ یہی انسانی زندگی کا مقصود ہے۔ ہدایت دینے کے لیے ہی انبیاء علیہم السلام بھیجے جاتے رہے، اسی مقصد کے لیے کتابیں نازل ہوئیں اور ہدایت اور گمراہی پر ہی پوری کائنات کا نظام چل رہا ہے اور یہی دو چیزیں جلال اور جمال سے منعکس ہوئی ہیں اور جنت اور دوزخ، جمال اور جلال ہی کے مظہر ہیں۔سورۃ فاتحہ کو قرآن کا خلاصہ اور ام الکتاب کہا جاتا ہے۔

(18)۔ سیدھا راستہ ہمیشہ دو نقطوں کو آپس میں ملانے والا مختصر ترین راستہ ہوتا ہے جو ٹیڑھا نہیں ہوتا۔اسلام یہودیت اور عیسائیت کے درمیان راہِ اعتدال اور صراطِ مستقیم دکھاتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بغض رکھا اور ان کی والدہ پر الزام لگا دیا۔ جبکہ عیسائیوں نے

Islam The World Religion

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مان لیا۔ یہودی اَلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ہوئے اور عیسائی اَلضَّآلِّيْن ہوئے۔ ان کے درمیان اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ پاک دامن تھیں اور حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے نہیں بلکہ سچے رسول تھے۔ یہ ہے صراطِ مستقیم۔

اسی طرح اہل سنت کا عقیدہ بھی روافض اور خوارج کے درمیان ہے، تشبیہ اور تنزیہ کے درمیان ہے، جبریہ اور قدریہ کے درمیان ہے۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

تفسیر سورۃ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ترجمہ: فرمادو، وہ اللہ ایک ہے، اللہ کے سب محتاج ہیں، اس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی وہ جنم دیا گیا ہے اور نہ ہی اس کی کوئی برابری کرنے والا ہوا ہے۔

لغات

قُلْ: فعل امر حاضر معروف، یہ واحد مذکر ہے، اس کا معنی ہے: کہہ (یعنی اے محبوب فرمادو)۔

هُوَ: اسمِ ضمیر، واحد مذکر غائب ہے، اس کا معنی ہے: وہ۔

اَحَدٌ: اسم ہے، اور کا معنی ہے اکیلا۔

اَلصَّمَدُ: اسم ہے، الف لام لگنے سے معرفہ ہوا، اس کا معنی ہے: جس کے سب محتاج ہوں۔

لَمْ يَلِدْ: وَلَدَ يَلِدُ، باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے جحد معروف ہے۔ فعل ماضی کی نفی کو جحد کہتے ہیں، اس کا معنی ہے: اس نے جنم نہیں دیا۔

وَلَمْ يُوْلَدْ: اسی لَمْ يَلِدْ سے جحد مجہول ہے، اس کا معنی ہے: وہ جنم نہیں دیا گیا۔

وَلَمْ يَكُنْ: باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے جحد معروف ہے، اس کا معنی ہے: نہیں ہوا۔

لَهٗ: یہ دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ لام اور ہٗ۔ لام حرفِ جر ہے اور ہٗ کی ضمیر مجرور متصل ہے جو واحد مذکر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ ل کا معنی ہے: کے لیے اور ہٗ کا معنی ہے: اس۔ لہٗ کا معنی ہوا: اس کے لیے۔

كُفُوًا: اسم ہے، اسکا معنی ہے: ہم سر۔

اَحَدٌ: اسم ہے، اسکا معنی ہے: ایک۔

Islam The World Religion

تفسیر

(1)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرآنِ سورة اخلاص قرآن کے تہائی حصہ کے برابر ہے(بخاری:۵۰۱۵)۔

(2)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھاتے تو ہر رکعت میں کچھ قرآن پڑھنے سے پہلے سورۃ اخلاص ضرور پڑھتے تھے۔لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور میں اس سورۃ سے محبت کرتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ تیرا اس سے محبت کرنا تجھے جنت میں لے گیا(بخاری:۷۷۴)۔

(3)۔ اس سورۃ کا کثرت سے ورد کرنا اخلاص پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف کشش حاصل ہوتی ہے۔اسی جہت سے اس سورۃ کا نام سورۃ التوحید بھی ہے۔حضور غوثِ اعظم قدس سرہ فرماتے ہیں کہ: فقیر کو روزانہ سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنی چاہیے(سر الاسرار صفحہ ۵۲)۔

اس سورۃ کو پڑھنے سے خوف ختم ہو جاتا ہے اور اولادِ نرینہ عطا ہوتی ہے، خیالات میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے اور یہ سورۃ پڑھ کر امت مسلمہ کو ایصال ثواب کرتے رہنے سے مرحومین کی دعائیں ملتی ہیں اور رزق میں کمی نہیں ہوتی۔

قرآن کی یہی برکات ہیں جو غیر مسلموں کے لیے حیران کن اور پریشان کن ہیں۔امام غزالی نے بھی قرآن کی ایسی برکات کو مخالفینِ اسلام کیلیے لمحہِ فکریہ قرار دیا ہے(المنقذ من الضلال صفحہ ۸۸،۸۹)۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

دوسرا باب:

احادیثِ نبویہ

Islam The World Religion

Islam The World Religion

علوم الحدیث

(1)۔ نبی کریم ﷺ کے قول ،فعل یا تقریر کو اسلامی اصطلاح میں حدیثِ مرفوع کہا جاتا ہے ۔صحابی کے قول ،فعل اور تقریر کو حدیثِ موقوف اور تابعی کے قول ،فعل اور تقریر کو حدیثِ مقطوع کہتے ہیں۔حدیثِ موقوف اور مقطوع کو اثر بھی کہتے ہیں۔اسی موضوع پر امام ابو یوسف کی کتاب الآ ثار اور امام محمد کی کتاب الآ ثار مشہور کتابیں ہیں۔

(2)۔ حدیث پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔ان کتابوں کے کئی طبقات ہیں۔

پہلا طبقہ: موطا امام مالک ،موطا امام محمد،صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔

دوسرا طبقہ: مسندِ احمد،ترمذی ،ابوداوٗد،نسائی ،ابن ماجہ اور دارمی۔

تیسرا طبقہ: مسندابی یعلیٰ ،مصنف عبدالرزاق ،مصنف ابن ابی شیبہ،مسندِ عبد بن حمید،صحیح ابن خزیمہ،مسندِ ابی داوٗد طیالسی ،سنن دار قطنی ،صحیح ابن حبان ،مستدرکِ حاکم ،امام بیہقی کی کتب ،امام طحاوی کی کتب ،امام طبرانی کی کتب۔

چوتھا طبقہ: الضعفاء از ابن حبان ، حاکم کی دیگر تصانیف ، الکامل لابن عدی ، الضعفاء للعقیلی ،تصانیفِ ابن مردویہ،تصانیفِ خطیب ،تصانیفِ ابن شاہین ،مسندِ فردوس دیلمی ،تصانیف ِابی نعیم ،تصانیفِ ابن عساکر،تصانیفِ ابوالشیخ ،تصانیفِ ابن النجار۔

اس چوتھے طبقے میں بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ: اَلْوُعَّاظُ الْمُتَشَدِّقِيْنَ کی کتب بھی شامل ہیں اور بعض نیک لوگوں کی کتب بھی شامل ہیں ،جنہوں نے احادیث کو معناً روایت کیا مگر اپنے لفظوں میں اصل معنی کو برقرار نہ رکھ سکے اور تحقیق کا نقصان کر دیا۔

(3)۔ صحت وسند کے لحاظ سے حدیث کی تین قسمیں ہیں: صحیح ،حسن اور ضعیف۔صحیح کی تین قسمیں ہیں: متواتر ،مشہور اور خبرِ واحد۔حسن کی دو قسمیں ہیں۔حسن لذاتہ اور حسن لغیرہ۔ضعیف وہ ہے جو نہ صحیح ہو نہ حسن ہو اور موضوع بھی نہ ہو،موضوع گھڑی ہوئی بات کو کہتے ہیں۔بعض محدثین موضوع کو بھی ضعیف ہی کی ایک قسم قرار دیتے ہیں۔

(4)۔ بعض خطیب عام طور پر گھڑی ہوئی حدیث بیان کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔یہ لوگ

Islam The World Religion

بعض اوقات صحیح حدیث بھی بیان کرتے ہیں مگر اسکے لفظوں میں ہیرا پھیری کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ بعض اوقات حدیث کی تشریح کرتے وقت عجیب وغریب خرافات بولتے ہیں۔

تین قسم کے لوگ اکثر جھوٹ بولتے ہیں اور مبالغے سے کام لیتے ہیں: (۱)۔شاعر (سورۃ الشعراء: ۲۲۶)۔(۲)۔جاہل خطیب (احیاء العلوم صفحہ ۱۳۷۴)۔(۳)۔امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف باتیں منسوب کرنیوالے لوگ اکثر جھوٹ بولتے ہیں (بخاری:۳۷۰۷)۔

(5)۔ شریعت کے احکام آہستہ آہستہ نازل ہوئے ہیں تاکہ لوگوں پر ایک دم شرعی احکام کا بوجھ نہ آئے اور ان کی عادات اور رسوم کی اصلاح نفسیاتی حکمتِ عملی کے ساتھ ہو جائے۔ اسی لیے قرآن کی کچھ آیات اور نبی کریم ﷺ کی کچھ احادیث کے ذریعے بعض احکام کو بعد میں منسوخ کیا گیا۔ جیسے شراب پہلے حلال تھی بعد میں حرام ہوئی اور قبلہ پہلے بیت المقدس تھا اور بعد میں کعبہ ہوا، متعہ پہلے حلال تھا بعد میں حرام ہوا، گدھے کا گوشت پہلے حلال تھا بعد میں حرام ہوا۔ البتہ عقائد اور اخبار میں نسخ کبھی نہیں ہوا۔ اسی لیے علماء فرماتے ہیں کہ: عام آدمی کیلیے جائز نہیں کہ وہ حدیث کے ظاہری الفاظ سے استدلال کرے، اس لیے کہ بعض اوقات ایک حدیث کو دوسری احادیث کے ساتھ تطبیق دینے کی ضرورت ہوتی ہے یا اس کے منسوخ ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے آج کل ملکی قانون کی کسی دفعہ کی تشریح کرنے کی عام آدمی کو اجازت نہیں بلکہ یہ تشریح کوئی فاضل جج وغیرہ ہی کر سکتا ہے۔

(6)۔ بدعتی کی ایسی روایت مقبول نہیں جو اس کی بدعت کی موید ہو۔ غالی لوگ موضوع یا ضعیف حدیث کو بھی صحیح ثابت کرنے کیلیے ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگتے ہیں، لیکن ان کی مرضی کے خلاف صحیح حدیث بھی ہو تو اس کے انکار کے لیے چالیں چلتے ہیں۔ چونکہ حدیث کی صحیح ترین کتاب بخاری شریف ہے اور حدیث کے سب سے بڑے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ غالی ملحدین انہی دونوں یعنی امام بخاری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔ جب آپ دیکھیں کہ کوئی شخص امام بخاری اور ان کی کتاب صحیح بخاری پر تنقید کرتا ہے یا حضرت ابو ہریرہ کی فقاہت کے انکار کے بہانے انکی شخصیت کو مجروح کرتا ہے تو سمجھ جاؤ کہ یہ شخص

Islam The World Religion

اندر سے ملحد ہے اور مسلمانوں کا دین سے اعتماد اٹھانا چاہتا ہے۔

كِتَابُ الْإِيمَانِ

اخلاص کی اہمیت

(1)۔ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری:۱)۔

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(2)۔ مَنْ قَالَ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" مُخْلِصاً دَخَلَ الْجَنَّةَ (المعجم الاوسط للطبرانی:۱۲۳۵)۔

ترجمہ: جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں گیا۔

اللہ پر ایمان

(3)۔ قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (مسلم:۱۵۹)۔

ترجمہ: کہہ: میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(4)۔ أَحَدٌ، أَحَدٌ (ابوداوٗد:۱۴۹۹)۔

ترجمہ: ایک مان، ایک مان۔

(5)۔ اَلسَّيِّدُ: اَللّٰهُ (مسند احمد:۱۶۳۱۳)۔

ترجمہ: اصل سردار اللہ ہے۔

(6)۔ اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ (ابوداوٗد:۳۹۱۰)۔

ترجمہ: بدشگونی شرک ہے۔

(7)۔ إِنِّي لَا أَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ (مجمع الزوائد:۱۰۱۳۰)۔

ترجمہ: میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

(8)۔ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ (ابوداوٗد:۲۷۳۲)۔

ترجمہ: ہم کسی مشرک کی مدد نہیں لیتے۔

ختم نبوت اور شان رسالت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(9)۔ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ (بخاری:۶۵۰۴)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح ہیں۔

(10)۔ اُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً (مسلم:۱۱۶۷)۔

ترجمہ: میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(11)۔ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ (ترمذی:۳۱۴۸)۔

ترجمہ: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں فخر نہیں کرتا۔

(12)۔ كُنْتُ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ (المصنف لابن ابی شیبۃ:۷/۴۳۸)۔

ترجمہ: بھیجے جانے کے لحاظ سے ان سب (نبیوں) کے بعد ہوں۔

(13)۔ اَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ (کتاب الاوائل للطبرانی:۳۹)۔

ترجمہ: سب سے پہلے نبی آدم ہیں اور سب سے آخری محمد ہیں۔

(14)۔ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (ترمذی:۲۲۱۹)۔

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(15)۔ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ (ابن ماجہ:۳۸۹۶)۔

ترجمہ: نبوت چلی گئی اور سچے خواب باقی رہ گئے۔

(16)۔ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ (ترمذی:۴۳۹)۔

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(17)۔ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ (مسلم:۴۱۵)۔

ترجمہ: (جبریل نے) میرا ہاتھ پکڑا تو مجھے لے کر آسمان کو چڑھا۔

(18)۔ رَاَيْتُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (مسند احمد:۲۶۳۸)۔

ترجمہ: میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا۔

(19)۔ حَيَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ ، وَمَمَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ (الجامع الصغیر:۳۷۷۰)۔

ترجمہ: میری حیات بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔

نزول مسیح علیہ السلام آمدِ امام مہدی اور خروج دجال

(20)۔ يَنْزِلُ اَخِيْ ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ (مجمع الزوائد:۱۲۵۴۳)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: میرا بھائی ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

(21)۔ اِنَّ عِیْسٰی لَمْ یَمُتْ وَاِنَّہٗ رَاجِعٌ اِلَیْکُمْ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ(ابن جریر حدیث:۵۶۲۰)۔

ترجمہ: بے شک عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور بے شک وہ قیامت کے دن سے پہلے پہلے تمہارے پاس واپس آنے والے ہیں۔

(22)۔ اَلْمَھْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَۃَ (ابوداؤد:۴۲۸۴)۔

ترجمہ: مہدی میری اولاد میں ہوگا، فاطمہ کی اولاد میں سے۔

(23)۔ اَلدَّجَّالُ أَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی (بخاری:۴۴۰۲)۔

ترجمہ: دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔

انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں

(24)۔ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ (مسند ابی یعلی:۳۴۲۵)۔

ترجمہ: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔

(25)۔ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ(ابوداؤد حدیث:۱۰۴۷)۔

ترجمہ: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

اہل بدعت سے بچو

(26)۔ اَلْخَوَارِجُ کِلَابُ النَّارِ (ابن ماجہ:۱۷۳)۔

ترجمہ: خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

(27)۔ أَصْحَابُ الْبِدَعِ کِلَابُ النَّارِ (الجامع الصغیر:۱۰۸۰)۔

ترجمہ: بدعتی لوگ جہنم کے کتے ہیں۔

(28)۔ لَا تَأْتُوا الْکُھَّانَ (مسند احمد:۲۳۸۲۶)۔

ترجمہ: کاہنوں (غیبی باتوں کا حساب لگانے والے) کے پاس مت جاؤ۔

Islam The World Religion

جنت، دوزخ، عذابِ قبر، شفاعت اور حوضِ کوثر

(29)۔ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ (مسلم:۷۱۳۰)۔

ترجمہ: جنت مشکلات کے پیچھے چھپادی گئی ہے اور جہنم شہوتوں کے پیچھے چھپادی گئی ہے۔

(30)۔ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ (بخاری:۱۳۷۲)۔

ترجمہ: قبر کا عذاب حق ہے۔

(31)۔ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ (الجامع الصغیر:۱۳۸۲)۔

ترجمہ: قبر کے عذاب کا اکثر سبب پیشاب (کے قطرے) ہیں۔

(32)۔ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ (مسلم:۷۲۱۷)۔

ترجمہ: بے شک جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے، وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

(33)۔ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (مسلم:۷۲۱۴)۔

ترجمہ: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں عذابِ قبر سنائے۔

(34)۔ شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي (ابوداود:۴۷۳۹)۔

ترجمہ: میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ والوں کے لیے ہے۔

(35)۔ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ (بخاری:۶۵۷۹)۔

ترجمہ: میرا حوض ایک ماہ کی مسافت (تک طویل) ہے۔

تقدیر اور وسوسے

(36)۔ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ (بخاری:۵۰۷۶)۔

ترجمہ: جو تجھے پیش آنا ہے اسے لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے۔

(37)۔ اِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ اَوْ تَتَكَلَّمْ (بخاری:۲۵۲۸)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: بے شک اللہ نے میری امت سے درگزر کیا ہے جو اس کے سینہ سے وسوسہ اٹھے، جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے یا بات نہ کرے۔

جنت صرف ایمان والوں کے لیے ہے

(38)۔ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُونَ(مسلم حدیث:۳۰۹)۔

ترجمہ: جالوگوں میں اعلان کردے کہ مومنوں کے سواء کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(39)۔ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ (بخاری:۲۸۰۸)۔

ترجمہ: مسلمان ہوجا، پھر جنگ کرنا۔

کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرو

(40)۔ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا (بخاری:۶۱۰۴)۔

ترجمہ: جس آدمی نے اپنے بھائی کو کہا: اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہوا۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

(41)۔ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ (ابوداود:۸)۔

ترجمہ: میں تمہارے باپ کی جگہ ہوں تمہیں علم سکھاتا ہوں۔

(42)۔ أَوْصىٰ بِكِتَابِ اللهِ (بخاری:۲۷۴۰)۔

ترجمہ: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اللہ کی کتاب (پر عمل) کی وصیت فرمائی۔

(43)۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ (شعب الایمان:۱۶۶۳)۔

ترجمہ: علم حاصل کرو خواہ چین میں ہو۔

(44)۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ (ابن ماجہ:۲۲۳، بخاری ترجمۃ الباب قبل:۶۸)۔

ترجمہ: علماء نبیوں کے وارث ہیں۔

(45)۔ اَلْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ (بخاری قبل:۶۸)۔

ترجمہ: علم سیکھنے سے آتا ہے۔

Islam The World Religion

(46)۔ قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ (سنن الدارمی:۵۰۱)۔

ترجمہ: علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔

(47)۔ ذَنْبُ الْعَالِمِ وَاحِدٌ وَذَنْبُ الْجَاهِلِ ذَنْبَانِ (الجامع الصغیر:۴۳۳۵)۔

ترجمہ: عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو گناہ ہیں۔

(48)۔ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (بخاری:۷۱)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

(49)۔ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ (مسلم:۶۷۸۴)۔

ترجمہ: غیر ضروری باریکیوں میں پڑنے والے ہلاک ہو گئے۔

(50)۔ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ (بخاری:۲۴۰۸)۔

ترجمہ: اللہ نے تمہارے لیے قیل وقال (غیر ضروری بحث) اور زیادہ سوال ناپسند کیے ہیں۔

(51)۔ يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ (ترمذی:۲۱۶۷)۔

ترجمہ: اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

(52)۔ عَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ (ابن ماجہ:۳۹۵۰)۔

ترجمہ: بڑے گروہ کے ساتھ رہنا تم پر لازم ہے۔

(53)۔ أَكْثَرُ مُنَافِقِيْ أُمَّتِيْ قُرَّاؤُهَا (مسند احمد:۶۶۴۵)۔

ترجمہ: میری امت کے اکثر منافق اس کے قاری ہوں گے۔

(54)۔ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ (دارمی:۶۲۴)۔

ترجمہ: علم کی تباہی نسیان سے ہے۔

(55)۔ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (مسلم:۷)۔

ترجمہ: کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کرے۔

(56)۔ اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا (ابوداؤد:۵۰۱۲)۔

ترجمہ: بے شک بعض علم بھی جہالت ہوتے ہیں۔

(57)۔ مَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ (مسند احمد:۶۷۵۰)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: جس بات کا تمہیں علم نہ ہو اسے اس کے جاننے والے پر چھوڑ دو۔

(58)۔ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّوَالُ (ابوداود:۳۳۷)۔

ترجمہ: جہالت کی بیماری کی شفا سوال کرنے میں ہے۔

(59)۔ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ (ترمذی:۲۹۵۱)۔

ترجمہ: میری حدیث بیان کرتے وقت (اللہ سے) ڈرو، سوائے اسکے جس کا تمہیں صحیح علم ہو۔

(60)۔ مَنْ قَالَ فِيْ كِتَابِ اللهِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ (ابوداود:۳۶۵۲)۔

ترجمہ: جس نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہا، اگر ٹھیک بھی کہہ گیا تو اس نے غلطی کی۔

(61)۔ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَهُوَ فِي النَّارِ (مسند احمد:۳۲۸)۔

ترجمہ: جس نے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی وہ جہنم میں ہے۔

(62)۔ مَنْ قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ (طبرانی اوسط:۶۸۴۶)۔عن ابن عمر

ترجمہ: جس نے کہا: میں عالم ہوں، وہ جاہل ہے۔

(63)۔ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ (مسلم:۱۹۶)۔

ترجمہ: دین نصیحت ہے۔

(64)۔ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً (بخاری:۳۴۶۱)۔

ترجمہ: میری طرف سے آگے پہنچاؤ خواہ ایک جملہ ہی ہو۔

(65)۔ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (بخاری:۲۵۴۴)۔

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور اسکی رعایا کے بارے اس سے پوچھا جائیگا۔

(66)۔ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا (بخاری:۶۹)۔

ترجمہ: آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا نہ کرو، خوشخبری دو، متنفر نہ کرو۔

(67)۔ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مِئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ (مسلم:۲۰۰۹)۔

ترجمہ: بے شک کسی آدمی کا لمبی نماز پڑھنا اور مختصر خطاب کرنا اس کی سمجھداری کی علامت ہے۔

Islam The World Religion

كِتَابُ اِتِّبَاعِ السُّنَّةِ

(68)۔ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ (موطا مالک:۱۵۹۹)۔

ترجمہ: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(69)۔ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (ابوداؤد:۴۶۰۷)۔

ترجمہ: تم پر میری سنت لازم ہے اور خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔

(70)۔ اِقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ (ترمذی:۳۶۶۳)۔

ترجمہ: ان دو کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے ابوبکر اور عمر۔

(71)۔ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي اَهْلَ بَيْتِي (ترمذی:۳۷۸۶)۔

ترجمہ: میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میری عترت، میرے اہل بیت۔

(72)۔ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداود:۴۰۳۱)۔

ترجمہ: جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہوگا۔

(73)۔ اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ (ابوداود:۴۲۴۲)۔

ترجمہ: میرے ولی صرف متقی لوگ ہیں۔

(74)۔ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ (بخاری:۴۳۴۰)۔

ترجمہ: اطاعت صرف نیکی کے کام میں ہوتی ہے۔

(75)۔ إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ (الجامع الصغیر:۸۵۶)۔

ترجمہ: جب فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

(76)۔ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (مسلم:۵۳۴)۔

ترجمہ: پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔

(77)۔ مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ (مسند احمد:۲۵۲۲)۔

Islam TheWorldReligion

ترجمہ: سمندر کا پانی پاک ہے۔

(78)۔ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ (ابوداؤد:۲۴۸)۔

ترجمہ: ہر بال کے پیچھے ناپاکی ہوتی ہے۔

(79)۔ أُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خِفْتُ عَلٰى اَسْنَانِيْ (المعجم الاوسط للطبرانی:۶۹۶۰)۔

ترجمہ: مجھے مسواک کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں (کے ٹوٹنے) کا اندیشہ ہوا۔

(80)۔ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ (مسلم:۷۷۵)۔

ترجمہ: پانی کا سبب پانی ہے۔

(81)۔ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ (بخاری:۶۰)۔

ترجمہ: (ان دھلی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔

(82)۔ إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ (ترمذی:۲۷۹۵)۔

ترجمہ: ران پردہ ہے۔

(83)۔ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ (بخاری:۶۳۱)۔

ترجمہ: نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(84)۔ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللهِ (ترمذی حدیث:۱۷۲)۔

ترجمہ: نماز کا اول وقت اللہ کی پسند ہے اور آخری وقت اللہ کا درگزر ہے۔

(85)۔ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ ,لَا تَخْتَلِفُ قُلُوْبُكُمْ (سنن الدارمی:۱۲۶۶)۔

ترجمہ: اپنی صفیں سیدھی کرو، تمہارے دلوں میں اختلاف نہ ہوگا۔

(86)۔ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا (مسلم:۹۰۵)۔

ترجمہ: جب امام پڑھے تو تم چپ رہو۔

(87)۔ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ (بخاری:۵۵۳)۔

ترجمہ: جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل برباد ہوگیا۔

(88)۔ بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ (مسلم:۱۷۵۳)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: وتر کی نماز صبح ہونے کے قریب پڑھ لیا کرو۔

(89)۔ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ (بخاری: ۱۲۰۳)۔

ترجمہ: تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تصفیق (ہاتھ کی پشت پر ہاتھ مارنا) عورتوں کے لیے ہے

(90)۔ اَلصَّلَاۃُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ کَعُمْرَۃٍ (ترمذی: ۳۲۴)۔

ترجمہ: مسجد قباء میں نماز عمرہ کی طرح ہے۔

(91)۔ صَلَاۃُ الْوُسْطٰی صَلَاۃُ الْعَصْرِ (ترمذی: ۱۸۱)۔

ترجمہ: درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(92)۔ خَیْرُ الْاَعْمَالِ: اَلصَّلَاۃُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِھَا (الجامع الصغیر: ۴۰۰۱)۔

ترجمہ: سب سے اچھا عمل اول وقت میں نماز ہے۔

(93)۔ قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شِفَاءً (ابن ماجہ: ۳۴۵۸)۔

ترجمہ: اٹھ نماز پڑھ، پس بے شک نماز میں شفا ہے۔

(94)۔ اِبْتَدِرُوا الْاَذَانَ وَلَا تَبْتَدِرُوا الْاِمَامَۃَ (المصنف لابن ابی شیبۃ جلد ا صفحہ ۴۰۸)۔

ترجمہ: اذان پڑھنے میں آگے بڑھو اور امامت کرانے میں آگے مت بڑھو۔

(95)۔ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ (بخاری: ۸۵۸)۔

ترجمہ: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر لازم ہے۔

(96)۔ لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ (مسلم: ۱۲۴۶)۔

ترجمہ: کھانا سامنے آجائے تو نماز پڑھنا (مناسب) نہیں۔

(97)۔ اَلصَّلٰوۃَ اَلصَّلٰوۃَ (مسند احمد: ۵۸۷)۔

ترجمہ: نماز کی پابندی کرنا نماز کی پابندی کرنا۔

(98)۔ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ (ترمذی: ۴)۔

ترجمہ: جنت کی کنجی نماز ہے۔

(99)۔ صَلِّ صَلٰوۃَ مُوَدِّعٍ (ابن ماجہ: ۴۱۷۱)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: الوداع کہنے والے کی طرح نماز پڑھ۔

(100)۔تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ (بخاری:۶۴۸)۔

ترجمہ: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے صبح کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

(101)۔حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا: اَلنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ (سنن النسائی:۳۹۳۹)۔

ترجمہ: مجھے دنیا میں سے تین چیزیں محبوب کرا دی گئی ہیں: بیویاں اور خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

(102)۔تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۹۸۸۴)۔

ترجمہ: موت مومن کا تحفہ ہے۔

(103)۔لَا تَمَنَّوا الْمَوْتَ (مسند احمد:۱۴۵۷۶)۔

ترجمہ: (حالات سے تنگ آکر) موت کی تمنا مت کرو۔

(104)۔أَكْثِرُوا فِي الْجَنَازَةِ قَوْلَ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (الجامع الصغیر:۱۴۰۸)۔

ترجمہ: جنازہ میں لا الہ الا اللہ کی کثرت کرو۔

(105)۔لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ (بخاری:1393)۔

ترجمہ: مُردوں کو گالی مت دو۔

(106)۔لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (مسلم:۲۱۲۳)۔

ترجمہ: اپنے مرنے والوں کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔

(107)۔مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (ابوداؤد:۳۱۱۶)۔

ترجمہ: جس کا آخری کلام لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہوگا وہ جنت میں گیا۔

(108)۔لَعَنَ اللّٰهُ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ (ابوداؤد:۳۱۲۸)۔

ترجمہ: اللہ نے نوحہ کرنے والیوں اور سننے والیوں پر لعنت کی ہے۔

Islam The World Religion

(109)۔لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ(مسلم:۵۷۴۱)۔

ترجمہ: ہر مرض کی دوا ہے۔

(110)۔لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ(بخاری:۳۶۱۶)۔

ترجمہ: (بیماری میں) کوئی حرج نہیں، گناہوں سے پاکی ہے انشاء اللہ۔

(111)۔اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ (ابوداوٗد:۴۹۰۰)۔

ترجمہ: اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو۔

(112)۔مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً فَلْيَغْتَسِلْ(ابوداود:۳۱۶۱)۔

ترجمہ: جس نے میت کو غسل دیا اسے چاہیے کہ نہالے۔

(113)۔اَلسِّلُّ شَهَادَةٌ(المعجم الاوسط للطبرانی:۱۲۴۳)۔

ترجمہ: سِل (ٹی بی کی بیماری سے مرنا) شہادت ہے۔

(114)۔مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ(ابن ماجہ:۱۶۱۳)۔

ترجمہ: بے وطن ہو کر مرنا شہادت ہے۔

(115)۔مَنْ عَزّٰى مُصَاباً فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ(ترمذی:۱۰۷۳)۔

ترجمہ: جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی اس کے لیے اس جیسا اجر ہے۔

(116)۔زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ (مسلم:۲۲۵۹)۔

ترجمہ: قبروں کی زیارت کرو، یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔

كِتَابُ الْمِيْرَاثِ

(117)۔تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا فَإِنَّهٗ نِصْفُ الْعِلْمِ(ابن ماجہ:۲۷۱۹)۔

ترجمہ: میراث کا علم سیکھو اور اسے سیکھاؤ، بے شک یہ آدھا علم ہے۔

(118)۔اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ(بخاری:۲۵۹۱)۔

ترجمہ: (وصیت) تیسرے حصے کی ہے اور تیسرا حصہ بھی زیادہ ہی ہے۔

(119)۔اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ(ترمذی:۲۱۰۹)۔

ترجمہ: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

Islam The World Religion

(120)۔لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ (بخاری: ۶۷۶۴)۔

ترجمہ: مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور نہ ہی کافر کسی مسلمان کا۔

(121)۔اَلنَّبِيُّ لَا يُوْرَثُ (السنن الکبری للبیہقی: ۱۲۵۲۳)۔

ترجمہ: نبی کا کوئی (مالی) وارث نہیں ہوتا۔

(122)۔لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ (بخاری: ۶۷۳۰)۔

ترجمہ: ہمارا کوئی (مالی) وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

(123)۔فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ (ابن ماجہ: ۲۵۱۰)۔

ترجمہ: ذخیرے میں سے خمس (واجب) ہے۔

(124)۔قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ (بخاری: ۴۶۸۴)۔

ترجمہ: اللہ عزوجل نے فرمایا: خرچ کر میں تم پر خرچ کروں گا۔

(125)۔لِلسَّائِلِ حَقٌّ، وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ (ابوداؤد: ۱۶۶۶)۔

ترجمہ: سوالی کا حق ہے خواہ وہ گھوڑے پر آئے۔

(126)۔اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى (بخاری: ۱۴۲۹)۔

ترجمہ: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(127)۔اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ (بخاری: ۱۴۲۶)۔

ترجمہ: اپنے اہل وعیال سے شروع کر۔

(128)۔اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (بخاری: ۶۱۷۴)۔

ترجمہ: جہنم سے بچو خواہ آدھی کھجور سے سہی۔

(129)۔أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِداً جَائِعاً (الجامع الصغیر: ۱۲۶۷)۔

ترجمہ: سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے پیٹ کو بھر دو۔

(130)۔بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ (شعب الایمان: ۱۱۲۱۵)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: ذخیرہ اندوزی کرنے والا بندہ بدترین ہے۔

(131)۔اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ (ترمذی:۶۵۹)۔

ترجمہ: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (غریبوں کا) حق ہے۔

(132)۔اَلْفِطْرَۃُ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ (الجامع الصغیر:۵۹۸۵)۔

ترجمہ: صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔

کِتَابُ الصِّیَامِ

(133)۔اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ (سنن النسائی:۲۲۲۴)۔

ترجمہ: روزہ ڈھال ہے۔

(134)۔صُوْمُوْا تَصِحُّوا (المعجم الاوسط للطبرانی:۸۳۱۲)۔

ترجمہ: روزے رکھو صحت مند رہو۔

(135)۔قَالَ اللہُ تَعَالٰی: اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ (بخاری:۷۴۹۲)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔

(136)۔لَا اِعْتِکَافَ اِلَّا بِصِیَامٍ (موطا مالک:۶۸۸)۔

ترجمہ: روزوں کے بغیر کوئی اعتکاف نہیں۔

(137)۔صُمْ شَوَّالًا (ابن ماجہ:۱۷۴۴)۔

ترجمہ: شوال کے روزے رکھ۔

(138)۔صُمْ مِنَ الشَّھْرِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ (بخاری:۱۹۷۶)۔

ترجمہ: ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھ۔

(139)۔لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی (بخاری:۱۹۶۲)۔

ترجمہ: میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے۔

(140)۔لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ (بخاری:۱۸۵۶)۔

ترجمہ: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار جلدی کریں گے۔

Islam The World Religion

(141)۔عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ مَعِيْ (الجامع الصغیر:۵۶۱۴)۔

ترجمہ: رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کی طرح ہے۔

(142)۔لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ (موطا مالک:۴۶۹)۔

ترجمہ: قرآن کو پاک (باوضو) کے سواء کوئی نہ چھوئے۔

(143)۔خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری:۵۰۲۷)۔

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور پڑھایا۔

(144)۔أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ (ابن ماجہ:۲۱۵)۔

ترجمہ: قرآن والے اللہ والے ہیں اور اس کے خواص ہیں۔

(145)۔خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ (ابن ماجہ:۳۵۰۱)۔

ترجمہ: سب سے اچھی دوا قرآن ہے۔

(146)۔اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ (بخاری:۱۹۷۸)۔

ترجمہ: قرآن ہر مہینے میں پڑھ (یعنی مکمل کر)۔

(147)۔عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: اَلْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ (ابن ماجہ:۳۴۵۲)۔

ترجمہ: دو شفائیں لازم پکڑو: شہد اور قرآن۔

(148)۔فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ (سنن الدارمی:۳۳۷۱)۔

ترجمہ: فاتحۃ الکتاب ہر مرض کی شفاء ہے۔

(149)۔"قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ (بخاری:۵۰۱۳)۔

ترجمہ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔

(150)۔لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ (بخاری:۷۵۲۷)۔

ترجمہ: جس نے قرآن کو ترنم سے نہیں پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔

(151)۔زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ (ابوداود:۱۴۶۸)۔

ترجمہ: قرآن کو اپنی آوازوں سے سجاؤ۔

Islam The World Religion

كِتَابُ الْحَجِّ

(152)۔اَلْحَجُّ عَرَفَةٌ(مسند احمد:۱۸۹۷۸)۔

ترجمہ: حج عرفات (میں قیام کا نام) ہے۔

(153)۔اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ(مسند البزار:۱۱۵۳)۔

ترجمہ: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔

(154)۔لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ (بخاری:۵۹۱۵)۔

ترجمہ: میں حاضر ہوں ، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف ،نعمت اور بادشاہی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

(155)۔كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ مَاءَ زَمْزَمَ (ترمذی:۹۶۳)۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ زم زم کا پانی ساتھ لایا کرتے تھے۔

(156)۔مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (شعب الایمان:۴۱۵۹)۔

ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(157)۔اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ (بخاری : ۱۸۸۵)۔

ترجمہ: اے میرے اللہ: جوتو نے مکہ میں برکت رکھی ہے اس سے دوگنا برکت مدینہ میں رکھ دے۔

(158)۔إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ(بخاری : ۴۰۵۰)۔

ترجمہ: بے شک یہ طیبہ ہے، گناہوں کی نفی کرتا ہے جیسے آگ چاندی کا زنگ اتارتی ہے۔

(159)۔مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ (بخاری:۱۱۹۶)۔

ترجمہ: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

Islam The World Religion

كِتَابُ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ

(160)۔أَعْلِنُوا النِّكَاحَ (ترمذی:۲۳۱۲)۔

ترجمہ: نکاح کا اعلان کرو۔

(161)۔لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ (ابوداؤد:۲۰۸۵)۔

ترجمہ: ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔

(162)۔اِلْتَمِسُوا الرِّزْقَ بِالنِّكَاحِ (الجامع الصغیر:۱۵۶۷)۔

ترجمہ: نکاح کے ذریعے رزق تلاش کرو۔

(163)۔أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ (بخاری:۲۰۴۹)۔

ترجمہ: ولیمہ کر، خواہ ایک بکری سے سہی۔

(164)۔أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ الطَّلَاقُ (ابوداؤد:۲۱۷۸)۔

ترجمہ: حلال چیزوں میں اللہ کی سب سے ناپسند چیز طلاق ہے۔

(165)۔لَعَنَ اللهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ (ابوداؤد:۲۰۷۶)۔

ترجمہ: اللہ نے لعنت کی ہے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے۔

(166)۔طَاعَةُ النِّسَاءِ نَدَامَةٌ (الجامع الصغیر:۵۲۴۷)۔

ترجمہ: عورتوں کی اطاعت شرمندگی ہے۔

(167)۔عَلِّقُوا السَّوْطَ حَيْثُ يَرَاهُ أَهْلُ الْبَيْتِ (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۷/۳۳۲)۔

ترجمہ: کوڑا لٹکا کے رکھو جہاں سے گھر والے اسے دیکھتے رہیں۔

(168)۔يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ (بخاری:۵۸۰۴)۔

ترجمہ: دودھ پینے سے وہی حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے۔

(169)۔اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ (بخاری:۵۲۳۲)۔

ترجمہ: دیور موت ہے۔

(170)۔زِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ (المعجم الکبیر للطبرانی:۸/۸۱)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: آنکھوں کا زنا (نامحرم) دیکھنا ہے۔

(171)۔مَنِ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ (بخاری :۴۳۲۶)۔

ترجمہ: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی کو جان بوجھ کر باپ بنایا تو اس پر جنت حرام ہے۔

كِتَابُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ

(172)۔اَلسِّبَاعُ حَرَامٌ (شعب الایمان للبیہقی:۵۲۳۲)۔

ترجمہ: شکاری (شکار کر کے کھانے والے) جانور حرام ہیں۔

(173)۔مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا (ترمذی:۱۳۱۵)۔

ترجمہ: جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(174)۔اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي النَّارِ (المعجم الصغیر للطبرانی:۵۸)۔

ترجمہ: رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا جہنم میں ہیں۔

(175)۔كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (بخاری:۴۳۴۳)۔

ترجمہ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(176)۔لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِّيَ بِحَرَامٍ (مشکوٰۃ:۲۷۸۷)۔

ترجمہ: ایسا بدن جنت میں نہیں جائے گا جو حرام سے غذا یافتہ ہو۔

(177)۔إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ (حلیۃ الاولیاء ۶/۸۶)۔

ترجمہ: بے شک رزق بندے کو تلاش کرتا ہے جس طرح اسکی موت اسے تلاش کرتی ہے۔

(178)۔تِسْعَةُ أَعْشَارِ الرِّزْقِ فِي التِّجَارَةِ (احیاء علوم الدین صفحہ ۵۲۱)۔

ترجمہ: دس میں سے نو حصے رزق تجارت میں ہے۔

(179)۔إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ (ابوداود:۳۶۹۶)۔

ترجمہ: بے شک اللہ نے شراب اور جوا اور ڈھول حرام قرار دیا ہے۔

(180)۔(مِنْ عَلَامَاتِ الْقِيَامَةِ) : وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ (ترمذی

Islam The World Religion

حدیث:۲۲۱۱)۔

ترجمہ: (علامات قیامت میں ہے) گانے والیاں اور موسیقی کے آلے ظاہر ہوں گے۔

(181)۔دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ (سنن النسائی:۵۷۱۱)۔

ترجمہ: جس میں شک ہو اسے چھوڑ کر شک سے بالاتر کو لے لو۔

كِتَابُ آدَابِ الطَّعَامِ

(182)۔سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ (بخاری:۵۳۷۶)۔

ترجمہ: اللہ کا نام لے، اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا، اور اپنے سامنے سے کھا۔

(183)۔اَئْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ (مسلم:۳۵۱۲)۔

ترجمہ: جب تمہیں دعوت دی جائے تو دعوت (قبول کرتے ہوئے) آجاؤ۔

(184)۔أَبْرِدُوا بِالطَّعَامِ فَإِنَّ الْحَارَ لَا بَرَكَةَ فِيهِ (الجامع الصغیر:۵۰)۔

ترجمہ: کھانا ٹھنڈا کرو، بے شک گرم کھانے میں کوئی برکت نہیں۔

(185)۔أَثْرِدُوا وَلَو بِالْمَاءِ (الجامع الصغیر:۱۶۰)۔

ترجمہ: ثرید بنایا کرو خواہ پانی سے۔

(186)۔لَا آكُلُ مُتَّكِئاً (بخاری:۵۳۹۸)۔

ترجمہ: میں ٹیک لگانے کی حالت میں نہیں کھاتا۔

(187)۔فِي التَّلْبِينَةِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ (الجامع الصغیر:۵۹۱۳)۔

ترجمہ: تلبینہ میں ہر مرض کی شفاء ہے۔

(188)۔أَكْرِمُوا الْخُبْزَ (مجمع الزوائد:۷۹۶)۔

ترجمہ: روٹی کا احترام کرو۔

(189)۔بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ (ترمذی:۲۳۸۰)۔

ترجمہ: آدم کے بیٹے کے لیے اتنے لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو قائم رکھیں۔

(190)۔آخِرُ الطَّعَامِ فِيهِ الْبَرَكَةُ (شعب الایمان:۵۸۵۴)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: کھانے کے آخری حصے میں زیادہ برکت ہوتی ہے۔

(191)۔ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ (بخاری: ۵۲۶۸)۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہد اور میٹھا پسند فرماتے تھے۔

(192)۔ أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا (بخاری: ۵۶۰۵)۔

ترجمہ: تم نے برتن کو کیوں نہیں ڈھانپا خواہ اس کے اوپر کوئی لکڑی ہی رکھ دیتا؟

(193)۔ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ (بخاری: ۵۶۱۷)۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زم زم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

(194)۔ اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَاعْفُوا اللُّحَى (بخاری: ۵۸۹۳)۔

ترجمہ: مونچھیں گھٹاؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

(195)۔ اَحْلِقُوهُ كُلَّهُ اَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ (ابوداؤد: ۴۱۹۵)۔

ترجمہ: سارا سر منڈا دو یا سارا چھوڑ دو۔

(196)۔ اَلْعَمَائِمُ تِيجَانُ الْعَرَبِ (شعب الایمان: ۶۲۶۳)۔

ترجمہ: پگڑیاں عرب کے تاج ہیں۔

(197)۔ اِعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حِلْمًا (شعب الایمان: ۶۲۶۰)۔

ترجمہ: عمامہ باندھو، اپنے حلم میں اضافہ کرو۔

(198)۔ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ (مسند احمد: ۳۴۲۱)۔

ترجمہ: تمہارے کپڑوں میں سب سے اچھے سفید کپڑے ہیں۔

(199)۔ اِرْفَعْ إِزَارَكَ، وَاتَّقِ اللهَ (مسند احمد: ۱۹۴۹۴)۔

ترجمہ: اپنا تہبند اونچا رکھو اور اللہ سے ڈرو۔

(200)۔ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَيْهِ الْحِبَرَةَ (بخاری: ۵۸۱۲)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب زیادہ پسند حبرہ چادر تھی۔

(201)۔عَلَیۡکُمۡ بِالۡاِثۡمِدِ (ترمذی:۱۷۵۷)۔

ترجمہ: اثمد کو لازم پکڑو۔

(202)۔لَعَنَ اللہُ الۡوَاصِلَۃَ وَالۡمُسۡتَوۡصِلَۃَ (بخاری:۵۹۳۴)۔

ترجمہ: اللہ نے گرے ہوئے بالوں کی جگہ پر بال لگانے والیوں اور لگوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔

کِتَابُ الۡاَحۡکَامِ

(203)۔لَنۡ یُفۡلِحَ قَوۡمٌ وَلَّوۡا أَمۡرَهُمۡ اِمۡرَأَةً (بخاری:۴۴۲۵)۔

ترجمہ: وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی جنہوں نے اپنی حکومت عورت کے سپرد کردی۔

(204)۔اَلۡبَیِّنَۃُ عَلَی الۡمُدَّعِیۡ، وَالۡیَمِیۡنُ عَلَی الۡمُدَّعٰی عَلَیۡهِ (ترمذی:۱۳۴۲)۔

ترجمہ: گواہ پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے اور حلف اٹھانا مدعیٰ علیہ کے ذمے ہے۔

(205)۔مَنۡ جُعِلَ قَاضِیاً بَیۡنَ النَّاسِ فَقَدۡ ذُبِحَ بِغَیۡرِ سِکِّیۡنٍ (ابوداؤد:۳۵۷۲)۔

ترجمہ: جو لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ چھری کے بغیر ذبح کردیا گیا۔

(206)۔لَا یَقۡضِیَنَّ حَکَمٌ بَیۡنَ اِثۡنَیۡنِ وَھُوَ غَضۡبَانُ (بخاری:۷۱۵۸)۔

ترجمہ: کوئی جج دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جب وہ غصے میں ہو۔

(207)۔إِنَّا لَنۡ نَسۡتَعۡمِلَ عَلٰی عَمَلِنَا مَنۡ أَرَادَهُ (بخاری:۶۹۲۳)۔

ترجمہ: ہم اپنی حکومت میں کسی ایسے کو ذمہ داری نہیں سونپتے جو اس کا ارادہ کرے۔

(208)۔مَا رَأَیۡتُ اَحَداً اَکۡثَرَ مَشۡوَرَۃً لِاَصۡحَابِهٖ مِنۡ رَسُوۡلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ (ترمذی:۱۷۱۴)۔

ترجمہ: میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اپنے صحابیوں سے مشورہ لینے والا نہیں دیکھا۔

(209)۔إِذَا وُسِّدَ الۡأَمۡرُ إِلٰی غَیۡرِ أَھۡلِهٖ فَانۡتَظِرِ السَّاعَۃَ (بخاری:۵۹)۔

ترجمہ: جب حکومت نااہلوں کے سپرد ہو تو قیامت کا انتظار کرنا۔

Islam The World Religion

(210)۔مَنْ سَبَّ الْاَنْبِيَآءَ قُتِلَ ، وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ جُلِدَ (المعجم الصغیر للطبرانی : ۶۵۹)۔

ترجمہ: جس نے نبیوں کو گالی دی اسے قتل کیا جائے اور جس نے میرے صحابی کو گالی دی اسے کوڑے مارے جائیں۔

(211)۔مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ (بخاری: ۶۹۲۲)۔

ترجمہ: جس نے اپنا دین بدلا اسے قتل کردو۔

كِتَابُ الْجِهَادِ

(212)۔ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ (ابوداؤد : ۲۵۰۴)۔

ترجمہ: مشرکوں کے خلاف اپنے مالوں اور جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو۔

(213)۔اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ (مسند احمد: ۱۵۷۹۱)۔

ترجمہ: بے شک مومن اپنی تلوار سے اور اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے۔

(214)۔اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ (بخاری: ۳۰۳۰)۔

ترجمہ: جنگ دھوکا ہے۔

(215)۔اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ (بخاری: ۲۸۱۸)۔

ترجمہ: جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

(216)۔اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ (سنن الدارمی: ۲۴۱۸)۔

ترجمہ: اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے۔

(217)۔اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَآئِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ (بخاری: ۲۹۵۷)۔

ترجمہ: بے شک حکمران ڈھال ہے، اس کے پیچھے جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے سبب سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔

(218)۔مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا (بخاری: ۶۸۷۴)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

كِتَابُ الْاِحْسَانِ

(219)۔حَقُّ اللہِ اَحَقُّ (بخاری:۶۱۷)۔

ترجمہ: اللہ کا حق سب سے پہلے ہے۔

(220)۔اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ (ابوداود:۴۸۳۳)۔

ترجمہ: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔

(221)۔اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ (شعب الایمان:۱۱۱۲۳)

ترجمہ: مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔

(222)۔اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللہَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ (بخاری:۵۰)۔

ترجمہ: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسے کرے جیسے تو اسے دیکھتا ہے۔

(223)۔عُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ (ترمذی:۲۳۳۳)۔

ترجمہ: اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو۔

(224)۔اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہِ (ترمذی:۳۱۲۷)۔

ترجمہ: مومن کی فراست سے ڈرو، وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(225)۔هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ (بخاری:۲۸۹۶)۔

ترجمہ: تمہیں مدد اور رزق نہیں ملتا مگر کمزوروں کی برکت سے۔

(226)۔اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (بخاری:۶۱۶۸)۔

ترجمہ: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس کی محبت ہوگی۔

(227)۔اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اِلَى اللہِ اَلْحُبُّ فِی اللہِ وَالْبُغْضُ فِی اللہِ (ابوداود:۴۵۹۹)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر دشمنی ہے۔

(228)۔هَلَكَ الْمُتَقَذِّرُوْنَ (الجامع الصغیر:۹۵۹۵)۔

ترجمہ: نخرے باز ہلاک ہو گئے۔

Islam The World Religion

(229)۔اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ (ابوداود:۴۱۶۱)۔

ترجمہ: سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

(230)۔إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ (مسلم:۷۵۰۶)۔

ترجمہ: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔

(231)۔اَلْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللهِ (المعجم الصغیر للطبرانی:۱۰۵۷)۔

ترجمہ: قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے اور تبسم اللہ کی طرف سے۔

(232)۔إِنَّ السَّيِّدَ لَا يَكُونُ بَخِيلاً (الجامع الصغیر:۲۰۱۳)۔

ترجمہ: سردار بخیل نہیں ہوتا۔

(233)۔اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ (ترمذی:۲۵۱۷)۔

ترجمہ: پہلے اسے باندھ پھر توکل کر۔

(234)۔قِيلُوا، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا تَقِيلُ (المعجم الاوسط للطبرانی:۲۸)۔

ترجمہ: قیلولہ کرو، بے شک شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔

(235)۔قَالَ اللهُ تَعَالَى: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي (بخاری:۷۵۵۳)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔

(236)۔أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ (ترمذی:۲۲۷۴)۔

ترجمہ: سب سے سچا خواب سحریوں کے وقت آتا ہے۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ

(237)۔كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ (بخاری:۶۴۱۶)۔

ترجمہ: دنیا میں اس طرح رہ جس طرح تو بے وطن ہے یا مسافر ہے۔

(238)۔اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتاً (بخاری:۶۴۶۰)۔

ترجمہ: اے اللہ محمد کی آل کو گزارے کا رزق عطا فرما۔

(239)۔حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ (شعب الایمان:۱۰۵۰۱)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: دنیا کی محبت ہر خطا کی سردار ہے۔

(240)۔شَيَّبَتْنِي سُوْرَةُ هُوْدٍ وَاَخَوَاتُهَا (ترمذی:۳۲۹۷)۔

ترجمہ: مجھے سورۃ ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا۔

(241)۔طُوْبٰى لِمَنْ شَغَلَهُ عَيْبُهُ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ (بلوغ المرام:۱۵۳۹)۔

ترجمہ: خوشخبری ہو اس کے لیے جسے اس کے اپنے عیبوں نے لوگوں کی عیب جوئی سے بچایا۔

(242)۔اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (مسلم:۷۴۱۷)۔

ترجمہ: دنیا مومن کا پنجرا ہے اور کافر کی جنت ہے۔

(243)۔أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ. اَلْمَوْتِ (ترمذی:۲۳۰۷)۔

ترجمہ: لذتوں کو ختم کرنے والی کو یاد کرو، یعنی موت کو۔

(244)۔كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظاً (شعب الایمان:۱۰۵۵۶)۔

ترجمہ: موت (کی یاد) نصیحت کے لیے کافی ہے۔

(245)۔إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ (الجامع الصغیر:۱۸۶۶)۔

ترجمہ: بے شک اللہ توبہ کرنے والے نوجوان سے محبت فرماتا ہے۔

(246)۔إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ (مسلم:۷۴۳۲)۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ متقی غنی اور پوشیدہ بندے سے محبت فرماتا ہے۔

(247)۔أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ (ترمذی:۳۵۷۱)۔

ترجمہ: بہترین عبادت کشائش کا انتظار ہے۔

(248)۔اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ (بخاری:۶۶۰۷)۔

ترجمہ: اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

(249)۔مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ (بخاری:۱۰۳)۔

ترجمہ: جس سے حساب لیا گیا وہ عذاب دیا گیا۔

(250)۔لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ (ترمذی:۱۶۹)۔

ترجمہ: عشاء کے بعد جاگنا صرف نمازی یا مسافر کے لیے جائز ہے۔

Islam The World Religion

كِتَابُ الْاَذْكَارِ

(251)۔لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللهِ (مشکوٰۃ:۲۲۸۶)۔

ترجمہ: ہر چیز کو صاف کرنے کا آلہ ہوتا ہے اور قلب کو صاف کرنے کا آلہ اللہ کا ذکر ہے۔

(252)۔أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ حَتّٰى يَقُولُوا مَجْنُونٌ (مسند احمد:۱۱۶۵۹)۔

ترجمہ: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو حتیٰ کہ لوگ کہیں مجنوں ہے۔

(253)۔اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ (ترمذی:۳۳۸۳)۔

ترجمہ: سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

(254)۔اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا (ترمذی:۳۵۰۹)۔

ترجمہ: جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو۔

(255)۔سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ (مسلم:۶۸۰۸)۔

ترجمہ: کثرت سے ذکر کرنے والے آگے نکل گئے۔

(256)۔كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا (بخاری:۲۹۹۳)۔

ترجمہ: ہم جب اونچائی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

(257)۔اَجِلُّوا اللهَ يَغْفِرْ لَكُمْ (مسند احمد:۲۱۷۹۲)۔

ترجمہ: اللہ کی شان بیان کرو وہ تمہیں بخش دے گا۔

(258)۔اِنَّ اللهَ تَعَالٰى: وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ (بخاری:۶۴۱۰)۔

ترجمہ: بے شک اللہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

(259)۔اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی:۳۳۷۱)۔

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

(260)۔اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْبَلَاءَ (الجامع الصغیر:۴۲۶۵)۔

ترجمہ: دعا بلا کو ٹالتی ہے۔

(261)۔سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ (ترمذی:۳۵۵۸)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: اللہ سے درگزر کا سوال کرو۔

(262)۔سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ(ترمذی:۳۵۷۱)۔

ترجمہ: اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

(263)۔أَسْرَعُ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ(ابوداؤد:۱۵۳۵)۔

ترجمہ: سب سے جلدی وہ دعا قبول ہوتی ہے جو غائب آدمی غائب کے لیے مانگے۔

(264)۔كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ(بخاری:۶۳۸۹)۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی: اے اللہ ہمیں دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں نیکی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

(265)۔اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي(مسلم:۶۹۱۱)۔

ترجمہ: اے اللہ مجھے ہدایت دے اور سیدھا رکھ۔

(266)۔اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (مسلم:۱۳۳۵)۔

ترجمہ: اے میرے اللہ! تو سلام ہے، تیری طرف سے ہی سلامتی ہے، تو برکت والا ہے اے احترام اور اکرام والے۔

(267)۔كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا(ابوداؤد:۱۵۲۴)۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار دعا مانگنا پسند تھا۔

(268)۔اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ(ابن ماجہ:۴۲۵۰)۔

ترجمہ: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس کا کوئی گناہ نہیں۔

(269)۔اَلْاِسْتِغْفَارُ مِمْحَاةٌ لِلذُّنُوبِ(الجامع الصغیر:۳۰۵۷)۔

ترجمہ: استغفار گناہوں کو مٹانے والی چیز ہے۔

(270)۔كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ(ترمذی:۲۴۹۹)۔

ترجمہ: آدم کے ہر بیٹے سے خطا ہوتی ہے اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کریں۔

Islam The World Religion

(271)۔اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ (ابن ماجہ:۴۲۵۲)۔

ترجمہ: ندامت ہی توبہ ہے۔

(272)۔اَسْتَغْفِرُ اللهَ (ترمذی:۳۰۰)۔

ترجمہ: میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔

(273)۔مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (مسلم:۹۱۲)۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس بار درود پڑھے گا۔

(274)۔اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً (ترمذی:۴۸۴)۔

ترجمہ: قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

(275)۔اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ (ابوداؤد:۱۰۴۷)۔

ترجمہ: مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھو، بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(276)۔اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ (بخاری:۶۴۶۴)۔

ترجمہ: اللہ کو سب سے زیادہ وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ تھوڑا ہو۔

كِتَابُ الْاٰدَابِ وَالْاَخْلَاقِ

(277)۔اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ (الجامع الصغیر:۳۱۰)۔

ترجمہ: میرے رب نے مجھے ادب سکھایا اور خوب ادب سکھایا۔

(278)۔اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ (مسلم:۵۵۸۷)۔

ترجمہ: اللہ کو سب سے زیادہ پسند نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

(279)۔اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ (بخاری:۱۴۹۶)۔

ترجمہ: مظلوم کی دعا سے ڈر۔

(280)۔خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ (بخاری:۶۲۲۷)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔

(281)۔اِتَّقُوا اللہَ فِی الْبَہَائِمِ (ابوداؤد:۲۵۴۸)۔

ترجمہ: جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

(282)۔اِتَّقُوا اللہَ وَاعْدِلُوا فِی أَوْلَادِکُمْ (بخاری:۲۵۸۷)۔

ترجمہ: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولادوں کے درمیان عدل کرو۔

(283)۔لَا تَغْضَبْ (بخاری:۶۱۱۶)۔

ترجمہ: غصہ نہ کر۔

(284)۔إِذَا غَضِبْتَ فَاسْکُتْ (مسند اسحاق بن راہویہ:۷۶۰)۔

ترجمہ: جب تجھے غصہ آئے تو چپ کر جا۔

(285)۔اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ (مسلم:۲۳۳۵)۔

ترجمہ: میٹھا بول صدقہ ہے۔

(286)۔بِرُّ الْوَالِدَیْنِ یُجْزِئُ مِنَ الْجِہَادِ (الجامع الصغیر:۳۱۳۶)۔

ترجمہ: ماں باپ کی خدمت جہاد کے برابر ہے۔

(287)۔خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَہْلِہٖ (ترمذی:۳۸۹۵)۔

ترجمہ: تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے۔

(288)۔أَرْحَامُکُمْ أَرْحَامُکُمْ (صحیح ابن حبان:۴۳۶)۔

ترجمہ: تمہارے رشتہ دار، تمہارے رشتہ دار ہیں۔

(289)۔عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ (ترمذی:۳۷۵۸)۔

ترجمہ: آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہے۔

(290)۔اَلْاَکْبَرُ مِنَ الْاِخْوَۃِ بِمَنْزِلَۃِ الْاَبِ (مجمع الزوائد:۱۳۴۳۸)۔

ترجمہ: بڑا بھائی باپ کی جگہ ہے۔

(291)۔مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ (بخاری:۵۹۹۷)۔

ترجمہ: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

Islam The World Religion

(292)۔أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا (بخاری: ۵۳۰۴)۔

ترجمہ: میں اور یتیم کو پالنے والا جنت میں اس طرح (دو انگلیوں کی طرح) ہوں گے۔

(293)۔لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (بخاری: ۶۰۵۶)۔

ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(294)۔لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِماً (ابوداؤد: ۵۰۰۴)۔

ترجمہ: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔

(295)۔أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ (ترمذی: ۲۳۰۵)۔

ترجمہ: لوگوں کے لیے وہی پسند کر، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(296)۔إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ (ابن ماجہ: ۳۷۱۲)۔

ترجمہ: جب تمہارے پاس کسی قوم کا محترم آئے تو اس کا احترام کرو۔

(297)۔إِذَا أَتَاكُمُ الزَّائِرُ فَأَكْرِمُوهُ (الجامع الصغیر: ۳۴۶)۔

ترجمہ: جب تمہارے پاس کوئی زیارت کو آئے تو اسے عزت دو۔

(298)۔مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ (شعب الایمان: ۸۱۴۰)۔

ترجمہ: جس نے اللہ کی خاطر عاجزی کی اللہ نے اسے بلند کیا۔

(299)۔سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (الجامع الصغیر: ۴۷۵۱)۔

ترجمہ: کسی قوم کو سردار اس کا خادم ہوتا ہے۔

(300)۔مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ (بخاری: ۶۰۱۴)۔

ترجمہ: مجھے جبریل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔

(301)۔أَرْبَعُونَ دَاراً جَارٌ (الجامع الصغیر: ۹۳۸)۔

ترجمہ: چالیس گھر پڑوس کے ہیں۔

(302)۔مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ (صحیح ابن حبان: ۴۷۱)۔

ترجمہ: لوگوں کی دل جوئی صدقہ ہے۔

Islam The World Religion

(303)۔اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ (مسند احمد: ۲۲۳۷)۔

ترجمہ: آسانی پیدا کر، تیرے لیے آسانی پیدا کر دی جائے گی۔

(304)۔أَمْلِكْ يَدَكَ (الجامع الصغیر: ۱۶۵۱)۔

ترجمہ: اپنے ہاتھ پر قابو رکھ۔

(305)۔أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ (الجامع الصغیر: ۱۶۵۲)۔

ترجمہ: اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھ۔

(306)۔اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ (ابوداود: ۴۹۱۷)۔

ترجمہ: بدگمانی سے بچو۔

(307)۔اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ (ابوداود: ۴۹۰۳)۔

ترجمہ: حسد سے بچو۔

(308)۔لَا تَبُلْ قَائِمًا (ترمذی: ۱۲)۔

ترجمہ: کھڑے ہو کر پیشاب مت کر۔

(309)۔كَبِّرْ كَبِّرْ (بخاری: ۳۱۷۳)۔

ترجمہ: بڑوں کو موقع دے، بڑوں کو موقع دے۔

(310)۔اَلْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ (بخاری: ۲۳۵۲)۔

ترجمہ: دائیں سے شروع کرو، پھر دائیں سے۔

(311)۔إِنَّ اللهَ تَعَالٰى عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ (المستدرک للحاکم: ۴/ ۴۲۴)۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے۔

(312)۔إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ (مسند ابی یعلیٰ: ۴۲۹۶)۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ لاچار کی مدد کو پسند فرماتا ہے۔

(313)۔خِدْمَتُكِ زَوْجَكِ صَدَقَةٌ (الجامع الصغیر: ۳۸۸۱)۔

ترجمہ: تیرا اپنے شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔

(314)۔اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا (بخاری: ۳۵۵۹)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہیں جو تم میں اخلاق کے زیادہ اچھے ہیں۔

(315)۔بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ (الجامع الصغیر:۳۱۵۰)۔

ترجمہ: مجھے سیدھے آسان دین کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

(316)۔اَلْبَادِئ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ (شعب الایمان:۸۷۸۶)۔

ترجمہ: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

(317)۔تَهَادُوْا تَحَابُّوْا (السنن الکبریٰ للبیہقی:۱۱۷۲۶)۔

ترجمہ: تحفے دو محبت بڑھاؤ۔

(318)۔اَلسَّلَامُ قَبْلَ السُّؤَالِ (الجامع الصغیر:۴۸۴۴)۔

ترجمہ: سوال سے پہلے سلام۔

(319)۔سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ (بخاری:۴۸)۔

ترجمہ: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(320)۔اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ (ابوداود:۴۹۱۸)۔

ترجمہ: مومن مومن کا آئینہ ہے۔

(321)۔زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا (شعب الایمان:۸۳۶۲)۔

ترجمہ: ایک دن چھوڑ کر زیارت کر، محبت میں اضافہ کر۔

(322)۔إِنَّ الشَّيْخَ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ (مسند احمد:۶۷۴۸)۔

ترجمہ: بے شک بوڑھا آدمی اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

(323)۔مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ (بخاری:۶۱۲۶)۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا۔

(324)۔اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری:۲۴۴۷)۔

ترجمہ: ظلم قیامت کے دن ظلمات ہوگا۔

(325)۔لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ (بخاری:۳۰۱۷)۔

ترجمہ: اللہ کے عذاب کے ذریعے عذاب مت دو۔

Islam The World Religion

(326)۔لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ (بخاری:۶۲۳۷)۔

ترجمہ: کسی مسلمان کیلیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔

(327)۔إِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ (بخاری:۲۶۵۰)۔

ترجمہ: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

(328)۔أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ (ترمذی:۱۸۵۴)۔

ترجمہ: سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ۔

(329)۔اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ (ابوداود:۴۷۹۰)۔

ترجمہ: مومن سیدھا مہربان ہوتا ہے اور فاجر چالباز ملامتی ہوتا ہے۔

(330)۔اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ (الجامع الصغیر:۹۱۷۳)۔

ترجمہ: مجلسیں امانت ہوتی ہیں۔

(331)۔اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ (الجامع الصغیر:۹۲۰۱)۔

ترجمہ: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

(332)۔مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (ترمذی:۱۹۵۵)۔

ترجمہ: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔

(333)۔اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ (مسلم:۱۶۲)۔

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(334)۔اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ (ابوداود:۳۲۵۶)۔

ترجمہ: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

(335)۔أَشَدُّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا إِمَامٌ جَائِرٌ (المعجم الاوسط للطبرانی: ۱۵۹۵)۔

ترجمہ: قیامت کے دن عذاب میں سب سے زیادہ ظالم حکمران ہوگا۔

(336)۔إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ (سنن النسائی:۴۱۸۱)۔

ترجمہ: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

Islam The World Religion

(337)۔إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ (ابوداود:۴۸۸۸)۔

ترجمہ: جب تم لوگوں کے عیب تلاش کروگے تو انہیں فساد میں ڈالو گے۔

(338)۔لَا تَكُونُوا عَوْناً لِلشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ (بخاری:۶۷۸۱)۔

ترجمہ: اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار مت بنو۔

(339)۔أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (ابوداود:۴۸۴۲)۔

ترجمہ: لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق سلوک کرو۔

(340)۔إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ (بخاری:۲۴۶۵)۔

ترجمہ: راستوں پر مت بیٹھو۔

(341)۔كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ (بخاری:۲۵۸۲)۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو رد نہیں فرماتے تھے۔

(342)۔إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ (بخاری:۶۰۲۴)۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

(343)۔مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا (بخاری:۶۰۳۴)۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جسکے جواب میں آپ نے نہ کی ہو۔

(344)۔لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ (بخاری:۲۲۹۴)۔

ترجمہ: اسلام میں کوئی حلیف بننا (یعنی بے جا حمایت کا وعدہ) نہیں ہے۔

(345)۔إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ (بخاری:۶۱۸۳)۔

ترجمہ: (لوگ انگور کو کرم کہتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) کرم صرف مومن کا دل ہے۔

(346)۔أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ (بخاری:۶۱۹۶)۔

ترجمہ: میں تقسیم کرنے والا ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

(347)۔إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ (بخاری:۶۲۲۶)۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔

(348)۔مَنْ لَعَنَ مُؤْمِناً فَهُوَ كَقَتْلِهِ (بخاری:۶۰۴۷)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو وہ اس کے قتل کی طرح ہے۔

(349)۔خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا (ابوداؤد:۴۸۲۰)۔

ترجمہ: بہترین مجلسیں وہ ہیں جو وسیع ہوں۔

(350)۔إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا (بخاری:۱۹۶۸)۔

ترجمہ: بے شک تیرے رب کا تجھ پر حق ہے، اور تیری جان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے۔

(351)۔أَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ (بخاری:۴۳۸۳)۔

ترجمہ: بخل سے بڑھ کر کون سا مرض ہے؟

(352)۔اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ (مسلم:۱۵۴)۔

ترجمہ: حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

(353)۔اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ (مسلم:۱۵۷)۔

ترجمہ: حیاء سراپا بھلائی ہے۔

(354)۔لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ (مسند احمد:۱۲۳۹۲)۔

ترجمہ: جو امانت دار نہیں اسکا کوئی ایمان نہیں اور جسکا کوئی عہد نہیں اُسکا کوئی دین نہیں۔

(355)۔بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ (موطا مالک:۱۶۱۴)۔

ترجمہ: میں اخلاق کی بلندیوں کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

(356)۔كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ (ابوداؤد:۱۳۴۲)۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔

(357)۔إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً (مسلم:۶۶۱۳)۔

ترجمہ: میں لعنتیں بھیجنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(358)۔إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ (سنن الدارمی:۱۵)۔

ترجمہ: بے شک میں تحفۂ رحمت ہوں۔

Islam The World Religion

(359)۔لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا (مسلم:۶۶۰۸)۔

ترجمہ: کسی صدیق کو زیب نہیں دیتا کہ لعنتیں بھیجتا ہو۔

(360)۔مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْیُحَسِّنْ اِسْمَهٗ وَاَدِّبْهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْهُ (شعب الایمان للبیہقی:۸۶۶۶)۔

ترجمہ: جسکا بچہ ہوتو وہ اس کا اچھا نام رکھے۔اور اس کی تعلیم و تربیت کرے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کردے۔

(361)۔عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ کَبْشَیْنِ کَبْشَیْنِ (النسائی:۴۲۹۱)۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا حسن اور حسین کی طرف سے دو دو مینڈھوں سے عقیقہ کیا۔

(362)۔مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ (ابوداود:۴۹۵)۔

ترجمہ: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو۔اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی خاطر سزا دو اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔

کِتَابُ جَوَاهِرِ الْحِکَمِ

(363)۔اَصْرِمِ الْاَحْمَقَ (شعب الایمان:۹۴۶۸)۔

ترجمہ: احمق سے جدا رہ۔

(364)۔أَصْلُ کُلِّ دَاءٍ الْبَرَدَةُ (الجامع الصغیر:۱۰۸۷)۔

ترجمہ: ہر بیماری کا بنیادی سبب سردی ہے۔

(365)۔أَکْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ (الجامع الصغیر:۱۳۷۹)۔

ترجمہ: جنت والوں میں اکثر بھولے بھالے لوگ ہوں گے۔

(366)۔خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا (شعب الایمان:۶۶۰۱)۔

ترجمہ: سب سے بہتر کام وہ ہے جو سب سے زیادہ معتدل ہو۔

(367)۔عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ (بخاری:۷۶۳)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: (ہجوم میں) سکون سے رہو۔

(368)۔أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ (مستدرک حاکم:۱/۲۶۷)۔

ترجمہ: ابن آدم کی اکثر خطائیں اس کی زبان میں ہیں۔

(369)۔اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا (المعجم الاوسط:۵۹۹)۔

ترجمہ: اے میرے اللہ میری امت کی صبح میں برکت ڈال۔

(370)۔اَلْاَكْلُ فِي السُّوقِ دَنَاءَةٌ (مسند عبد بن حمید:۱۴۴۴)۔

ترجمہ: بازار میں کھانا گھٹیا پن ہے۔

(371)۔اَلْاِنَاةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ (ترمذی:۲۰۱۲)۔

ترجمہ: آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔

(372)۔اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ (صحیح ابن حبان:۲/۳۱۹)۔

ترجمہ: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔

(373)۔إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ (ابن ماجہ:۳۶۶۶)۔

ترجمہ: بے شک اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہے۔

(374)۔إِنَّ فِي الْحَجْمِ شِفَاءً (الجامع الصغیر:۲۳۲۹)۔

ترجمہ: بے شک حجامت میں شفاء ہے۔

(375)۔إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا (بخاری:۲۴۶۷)۔

ترجمہ: بے شک صاحب حق کو تلخ کلامی کا حق ہے۔

(376)۔إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا (بخاری:۵۴۳۴)۔

ترجمہ: بے شک بیان میں جادو ہے۔

(377)۔كُلُّ امْرِئٍ مُهَيَّأٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ (مسند احمد:۲۷۵۵۵)۔

ترجمہ: ہر آدمی کے لیے آسان ہے جس مقصد کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

(378)۔كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ (بخاری:۵۶۷۵)۔

ترجمہ: ہر نیکی صدقہ ہے۔

Islam The World Religion

(379)۔لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ (مسند احمد:۲۴۵۱)۔

ترجمہ: سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں۔

(380)۔مِنْ شُكْرِ النِّعْمَةِ إِفْشَاؤُهَا (مصنف عبدالرزاق:۱۹۵۸۰)۔

ترجمہ: نعمت کے شکرانے میں یہ بھی آتا ہے کہ اس کا اظہار کیا جائے۔

(381)۔شَرُّ الْبُلْدَانِ أَسْوَاقُهَا (مسند احمد:۱۶۷۴۹)۔

ترجمہ: شہروں کے بدترین حصے ان کے بازار ہیں۔

(382)۔اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى (بخاری:۱۲۴۰)۔

ترجمہ: صبر وہ ہے جو صدمے کے پہلے جھٹکے پر ہو۔

(383)۔اَلْعَيْنُ حَقٌّ (بخاری:۵۴۰۸)۔

ترجمہ: نظر لگ جانا حق ہے۔

(384)۔لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ (بخاری:۶۱۳۳)۔

ترجمہ: مومن ایک سوراخ میں سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(385)۔لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُوعَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ (ترمذی:۲۰۳۳)۔

ترجمہ: کوئی حلیم نہیں سوائے لغزش والے کے اور کوئی حکیم نہیں سوائے تجربہ کار کے۔

(386)۔اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (بخاری:۶۴۴۶)۔

ترجمہ: غنی ہونا، دل کے غنی ہونے سے ہوتا ہے۔

(387)۔حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ (ابوداود:۵۱۳۰)۔

ترجمہ: تیرا کسی چیز سے محبت کرنا تجھے اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔

(388)۔مَنْ صَمَتَ نَجَا (ترمذی:۲۵۰۱)۔

ترجمہ: جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

(389)۔اِتَّخِذُوا الْغَنَمَ فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ (ابن ماجہ:۲۳۰۴)۔

ترجمہ: بکریاں پالا کرو بے شک یہ برکت ہے۔

(390)۔مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ (بخاری:۲۱۶۶)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: امیر آدمی کا (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

(391)۔بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ (بخاری:۲۹۷۷)۔

ترجمہ: مجھے جامع کلام کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

(392)۔اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ (ترمذی:۳۸۶۲)۔

ترجمہ: میں تمہیں اپنے صحابہ کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں، اللہ یاد دلاتا ہوں۔

(393)۔أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ (مسلم:۶۲۲۵)۔

ترجمہ: میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔

(394)۔فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ (ترمذی:۳۸۶۲)۔

ترجمہ: جس نے ان (میرے صحابہ) سے محبت کی اس کے دل میں میری محبت تھی۔

(395)۔أَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ (ترمذی:۳۷۸۹)۔

ترجمہ: میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔

(396)۔إِنَّ شِرَارَ أُمَّتِيْ أَجْرَؤُهُمْ عَلٰى صَحَابَتِيْ (الجامع الصغیر:۲۲۸۱)۔

ترجمہ: بیشک میری امت کے شریر ترین لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہ کے خلاف جرأت کریں۔

(397)۔دَعُوْا لِيْ أَصْحَابِيْ (مسند احمد:۱۳۸۱۹)۔

ترجمہ: میری خاطر میرے صحابہ کو کچھ نہ کہو۔

(398)۔دَعُوْا لِيْ أَصْحَابِيْ وَأَصْهَارِيْ (الجامع الصغیر:۴۲۲۳)۔

ترجمہ: میری خاطر میرے صحابہ اور میرے سسرال کو کچھ نہ کہو۔

(399)۔مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ (بخاری:۶۳۳)۔

ترجمہ: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔

(400)۔يَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَكْرٍ (مسلم حدیث:۶۱۸۱)۔

ترجمہ: اللہ اور فرشتے ابوبکر کے سواء سب کا انکار کر رہے ہیں۔

Islam The World Religion

(401)۔اَلْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ حَیْثُ کَانَ (دلائل البنوۃ للبیھقی:۳۱۷۱)۔

ترجمہ: میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہوگا جہاں بھی جائے۔

(402)۔إِنَّ اللهَ تَعَالٰی جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِہٖ(ابوداود:۲۹۶۱)۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری رکھا ہے۔

(403)۔لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ (ترمذی:۳۶۸۶)۔

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

(404)۔حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ اِیْمَانٌ وَبُغْضُھُمَا کُفْرٌ (فضائل الصحابہ:۴۸۷)۔

ترجمہ: ابوبکر اور عمر کی محبت ایمان ہے اور ان کا بغض کفر ہے۔

(405)۔أَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ أَھْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی:۳۶۶۵)۔

ترجمہ: ابوبکر اور عمر جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔

(406)۔خَیْرُ اُمَّتِیْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ (الجامع الصغیر:۴۰۵۲)۔

ترجمہ: میرے بعد میری امت میں سب سے افضل ابوبکر و عمر ہیں۔

(407)۔عُثْمَانُ اَشْبَہُ اَصْحَابِیْ خُلُقاً (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث:۹۶)۔

ترجمہ: عثمان میرے صحابہ میں اخلاقی طور پر مجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

(408)۔اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلَائِکَةُ (مسلم:۲۲۰۹)۔

ترجمہ: کیا میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(409)۔مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ (ترمذی:۳۷۱۳)۔

ترجمہ: جس کا میں دوست ہوں تو علی بھی اس کا دوست ہے۔

(410)۔لَا یُحِبُّ عَلِیّاً مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ (ترمذی:۳۷۱۷)۔

ترجمہ: منافق آدمی علی سے محبت نہیں کرے گا اور مومن اس سے بغض نہیں رکھے گا۔

(411)۔آیَةُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآیَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ (بخاری: ۳۵۷۳)۔

ترجمہ: ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

Islam The World Religion

(412)۔يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي (بخاری:۴۰۵۹)۔

ترجمہ: اے سعد! تیر چلا، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

(413)۔اِتَّقُوْا دَعْوَاتِ سَعْدٍ (فضائل صحابہ:۱۳۱۳)۔

ترجمہ: سعد کی بددعاؤں سے بچو۔

(414)۔اِسْتَقْرِؤُا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَ سَالِمٍ وَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ (بخاری:۳۷۵۸)۔

ترجمہ: قرآن چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن مسعود، سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل۔

(415)۔إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ (بخاری:۲۸۴۶)۔

ترجمہ: ہر نبی کا کوئی مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر ہے۔

(416)۔اَوَّلُ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفَهُ فِي اللّٰهِ: اَلزُّبَيْرُ (مستدرک حاکم:۵۶۳۷)۔

ترجمہ: سب سے پہلا آدمی جس نے اللہ کی راہ میں تلوار سونتی، زبیر ہے۔

(417)۔فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ (مستدرک حاکم حدیث:۴۷۹۲)۔

ترجمہ: فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے سوائے مریم بنت عمران کے۔

(418)۔كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ (بخاری:۳۴۱۱)۔

ترجمہ: مردوں میں سے بہت کامل ہوئے ہیں، عورتوں میں سے کوئی کامل نہیں ہوئی سواء فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بنت عمران کے اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

(419)۔اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی:۳۷۶۸)۔

ترجمہ: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(420)۔اَلْعَبَّاسُ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ (ترمذی:۳۷۵۹)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(421)۔اَلْاَشْعَرِيُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ (بخاری:۲۴۸۶)۔

ترجمہ: اشعری قبیلہ والے مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

(422)۔حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ (ترمذی۳۷۵۹)۔

ترجمہ: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔

(423)۔عَلِيٌّ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ (ترمذی:۳۷۱۹)۔

ترجمہ: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

(424)۔جُلَيْبِيْبٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ (مسلم:۶۳۵۸)۔

ترجمہ: جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(425)۔حَمْزَةُ سَيِّدُ الشُّهَدَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مستدرک حاکم: ۴۹۶۳)۔

ترجمہ: حمزہ قیامت کے دن شہیدوں کا سردار ہوگا۔

(426)۔حَمْزَةُ اَسَدُ اللهِ وَ اَسَدُ رَسُوْلِهٖ (مستدرک حاکم:۴۹۶۱)۔

ترجمہ: حمزہ اللہ کا شیر ہے اور اس کے رسول کا شیر ہے۔

(427)۔سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلِ الْبَيْتِ (مستدرکِ حاکم:۶۶۵۷)۔

ترجمہ: سلمان ہم اہل بیت میں سے ہے۔

(428)۔زَيْدٌ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ (بخاری:۵۴۶۹)۔

ترجمہ: زید مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(429)۔يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيْهِ (يَعْنِيْ اُسَامَةَ) فَإِنِّيْ أُحِبُّهٗ (ترمذی:۳۸۱۸)۔

ترجمہ: اے عائشہ اس (اسامہ) سے محبت کرو، میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

(430)۔خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ (ترمذی:۳۸۴۶)۔

ترجمہ: خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے تلوار ہے۔

(431)۔خُزَيْمَةُ : شَهَادَتُهٗ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ (بخاری:۴۷۸۴)۔

ترجمہ: خزیمہ (انصاری) کی گواہی دو گواہوں کے برابر ہے۔

Islam The World Religion

(432)۔اٰلُ مُحَمَّدٍ كُلُّ تَقِيٍّ (المعجم الاوسط للطبرانی:۳۳۳۲)۔

ترجمہ: ہر متقی آدمی محمد (ﷺ) کی آل ہے۔

(433)۔نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ (بخاری:۲۳۸)۔

ترجمہ: ہم آخری (ہیں اور) پہلے ہیں (یعنی آخر بھی اور اول بھی)۔

(434)۔تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي (ترمذی:۳۹۲۷)۔

ترجمہ: عربوں سے بغض کروگے تو یہ مجھ سے بغض ہوگا۔

(435)۔طُوْبٰى لِلشَّامِ (ترمذی:۳۹۵۴)۔

ترجمہ: شام کے لیے خوشخبری ہو۔

(436)۔خَيْرُ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ (مسلم:۶۴۹۱)۔

ترجمہ: تابعین میں سب سے افضل ایک آدمی ہے جسے اویس کہا جاتا ہے۔

(437)۔طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مِرَارٍ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَلَمْ يَرَنِيْ (مسند احمد حدیث:۲۲۳۴۰)۔

ترجمہ: خوشخبری ہو اسے جس نے مجھے دیکھا اور سات بار خوشخبری ہو اُسے جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ مجھے نہیں دیکھا۔

(438)۔يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (بخاری:۶۴۷۲)۔

ترجمہ: میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، وہ ایسے لوگ ہونگے جو نہ دم کرواتے ہونگے اور نہ بدشگونیاں لیتے ہونگے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہونگے۔

خُلَاصَةُ الْاَحَادِيْثِ

(439)۔اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ (بخاری:۱)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ کسی آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہوئی تا کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی خاطر ہوئی تا کہ اس سے نکاح کرے، تو اسکی ہجرت اسی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔

(440)۔ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُ مَا لَا يَعْنِيهِ (ترمذی: ۲۳۱۷)۔

ترجمہ: کسی آدمی کے اچھے اسلام میں یہ شامل ہے کہ وہ غیر متعلقہ باتوں کو ترک کر دے۔

(441)۔ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (بخاری حدیث: ۱۳)۔

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(442)۔ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ: كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ. أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (بخاری: ۵۲)۔

ترجمہ: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا، اس نے اپنے دین کی اور اپنی عزت کی حفاظت کر لی اور جو شخص شبہات میں ملوث ہوگیا، وہ اس چرواہے کی طرح ہے، جو شاہی چراگاہ کے گرد اپنے مویشی چراتا ہے، قریب ہے کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں گے، سنو! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے، سنو! اس زمین میں اللہ کی مخصوص چراگاہ اس کے حرام کیے ہوئے کام ہیں، سنو! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ درست ہو تو پورا جسم درست ہوتا ہے اور جب اس میں فساد ہو تو پورا جسم فاسد ہو جاتا ہے، سنو! وہ دل ہے۔

امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: دین کو سمجھنے کے لیے یہ چار احادیث کافی ہیں۔

Islam The World Religion

تیسرا باب:

فقہِ اسلامی

Islam The World Religion

Islam The World Religion

علوم الفقہ

(1)۔ فقہ کا لفظی معنی ہے: سمجھ۔ اللہ کریم فرماتا ہے: وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ یعنی جب ان کے پاس امن اور خوف کے متعلق کوئی حکم آیا تو انہوں نے اسے سمجھے بغیر پھیلا دیا، کاش یہ لوگ اسے رسول کے پاس لے جاتے اور اپنے اہل علم کے پاس لے جاتے تو ان میں سے استنباط کرنے والے لوگ اس کی تہہ تک پہنچ جاتے (النساء: ۸۳)۔

ایک مسئلے کی مدد سے دوسرا مسئلہ حل کر لینا استنباط کہلاتا ہے۔ اسے استخراج بھی کہتے ہیں۔ امام راغب لکھتے ہیں: يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ اَيْ يَسْتَخْرِجُوْنَهٗ (مفردات القرآن صفحہ ۵۰۲)۔ اسی استنباط کرنے اور تہہ تک پہنچنے کو فقہ کہتے ہیں۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اَلْفُقَهَاءُ اَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيْثِ یعنی فقہاء بہتر جانتے ہیں کہ حدیث کا معنی کیا ہے (ترمذی: ۹۹۰)۔

(2)۔ شریعت کے چار ماخذ ہیں: قرآن، سنت، اجماع اور قیاس۔ ان چار چیزوں کا شرعی ماخذ ہونا حدیثِ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے ثابت ہے۔

(3)۔ شریعت کے تمام دلائل اور ناسخ و منسوخ کو مدِ نظر رکھنے کے بعد کسی حتمی نتیجے پر پہنچنا فقاہت ہے۔ شریعت کے حتمی احکام کو عوامی سہولت کے لیے ایک خاص ترتیب کے ساتھ کتابوں میں لکھ دیا گیا ہے۔ ایسی کتابوں کو فقہ کی کتابیں کہا جاتا ہے۔ فقہ کی کتابوں میں سب سے افضل متون ہیں، پھر شروح اور پھر فتاویٰ جات۔ جو لوگ تمام دلائل کو بیک وقت مدِ نظر نہیں رکھتے وہ اپنی تقریر یا تحریر میں سخت غلطی کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

(4)۔ فتویٰ قولِ مختار پر دینا چاہیے اور عقیدہ اجماع اور جمہور کے مطابق ہونا چاہیے۔ بعض علماء کے تفردات کو کوئی اہمیت نہ دی جائے۔

(5)۔ قرآن و سنت کی تعبیر سائنس کے مطابق کرنا غلط ہے۔ سائنس کی تحقیقات بدلتی رہتی ہیں اور عقل کے معیار اپنے اپنے ہوتے ہیں۔ آج اگر ہم قرآن کی کسی آیت کی تعبیر سائنس کے

Islam The World Religion

مطابق کر دیں تو ممکن ہے کل سائنس اپنی تحقیق سے رجوع کر لے اور ہماری وہ تعبیر مذاق بن جائے۔

(6)۔ مغربی طریقۂ تدریس اور نصاب سے مرعوب نہیں ہونا چاہیے۔ اسلامی نصاب اور طریقۂ تدریس پوری دنیا میں معیاری اور جداگانہ ہے۔

(7)۔ علماء اور اسلامیات کے پروفیسر حضرات کو آپس میں محبت اور خلوص کے ساتھ تعلیمی مشکلات پر قابو پانا چاہیے۔ یہ آج کے پیدا شدہ حالات کی اہم ضرورت ہے۔

(8)۔ صوفیاء اور علماء میں ہم آہنگی سخت ضروری ہے۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ لکھتے ہیں : ہر مرشد پر لازم ہے کہ اپنے مریدوں کو غافل علماء، مداہنت پسند فقراء اور جاہل صوفیاء کی صحبت سے بچائے (کشف المحجوب صفحہ ۱۸)۔

(9)۔ ایک ذمہ دار مبلغ پر لازم ہے کہ اندرونی، بیرونی فتنوں پر بیک وقت نظر رکھے۔ نبی کریم ﷺ نے جہاں اندرونی فتنوں کا نام لے لے کر رد فرمایا ہے وہاں آپ ﷺ نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط بھی لکھے ہیں اور جہاد بھی فرمایا ہے۔

(10)۔ دور اندیشی کا تقاضا ہے کہ اب جدید دور کے تقاضوں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے دائرۂ تبلیغ کو وسیع کیا جائے اور محض میلاد شریف اور گیارہویں شریف جیسے موضوعات پر مرکوز نہ رہا جائے۔

مسلمانی کے تقاضے

مسلمان اور کافر میں بنیادی فرق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ ایمان کا تعلق علم حاصل کرنے سے ہے اور اطاعت کا تعلق با عمل بننے سے ہے۔ آج کے دور میں ایک سازش کے تحت دنیوی علوم کے ساتھ معاش کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔ اسی لیے ہر نوجوان نوکری اور کاروبار میں مدد دینے والے علوم کی طرف دوڑتا ہے۔ اگر بالفرض اس بات کا اعلان کر دیا جائے کہ جو شخص ایک سال میں قرآن مجید بمع ترجمہ کا امتحان پاس کر لے گا اسے اسسٹنٹ کمشنر (AC) بنا دیا جائے گا تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سال تو کیا انشاء اللہ چھ ماہ میں ہی بے شمار نوجوان مکمل تیاری کر کے آ جائیں گے۔ اے کاش ہمیں قبر اور حشر کا امتحان یاد رہے اور ہم قرآن کو سمجھیں تو انشاء اللہ آخرت کی تیاری

کے ساتھ ساتھ دنیا کی معاش بھی وافر ملے گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ تَعَالٰى مُهِمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جس نے دین کی سمجھ حاصل کی اللہ اس کے تمام مشکل معاملات میں کفایت کرے گا اور اسے رزق وہاں سے دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا (مسندِ ابی حنیفہ صفحہ ۲۰)۔

مسلمانی کا پہلا تقاضا: حصولِ علم

علم کی ضد جہالت ہے اور مہذب لوگوں کے لیے جہالت سے بڑی برائی کوئی نہیں۔ نبی کریم ﷺ سے پہلے لوگ اسی جہالت کی وجہ سے شرک اور بت پرستی میں مبتلاء تھے۔ اسی لیے اُس زمانے کو دورِ جاہلیت کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں علم کی روشنی عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ یعنی میرا نبی انہیں علم اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے (جمعہ: ۲)۔ اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے (ابن ماجہ: ۲۲۹)۔ ہر آدمی مکمل عالم نہیں بن سکتا، لیکن اگر ہم چوبیس گھنٹے میں صرف دس منٹ علمِ دین سیکھیں اور رات سونے سے پہلے گھر کے افراد کو اسی کی تعلیم دیں تو انشاء اللہ ایک سال بعد نتیجہ دیکھ لیجیے۔

مسلمانی کا دوسرا تقاضا: عمل اور عبادت

عمل سے مراد خواہش کی بجائے احکامِ خداوندی کی اطاعت ہے، خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو یا اخلاق سے۔ اللہ کریم فرماتا ہے: أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهٗ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا یعنی کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنالیا تو کیا آپ اس پر نگران ہوں گے (الفرقان: ۴۳)۔ اور فرماتا ہے: قُلْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی فرما دیجیے! بے شک میری نماز اور میرا حج وقربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا صرف اللہ ہی کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا (الانعام: ۱۶۲)۔ اور فرماتا ہے: إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ یعنی بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو (الحجرات: ۱۳)۔

Islam The World Religion

حدیث شریف میں ہے کہ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہوجائیں (شرح السنہ: ۱۰۴)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ یعنی اسلام اور کفر وشرک کے درمیان فرق واضح کرنیوالی چیز نماز ہے (مسلم: ۲۴۷)۔

مسلمانی کا تیسرا تقاضا: دین کی حمایت

سچی محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب کی حمایت کی جائے اور مخالفین کے مقابلے پر اس کا دفاع کیا جائے۔ حمایت کا لفظی معنی ہے: حرارت۔ حمایتِ اسلام سے مراد اسلام کی خاطر غیرت کرنا ہے۔ اسی سے استعارہ کے طور پر حدیث میں یہ لفظ اس طرح استعمال ہوا ہے: لَا حِمٰى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ یعنی کوئی فصیل نہیں سوائے اللہ اور اس کے رسول کی فصیل کے (بخاری: ۲۳۷۰)۔ اس لیے کہ فصیل توڑنے یا پھاندنے والے پر غضبناک ہوا جاتا ہے اور اس پر غیرت کی جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ یعنی جس نے اللہ کی خاطر محبت کی اور اللہ کی خاطر بغض رکھا اور اللہ کی خاطر عطا کیا اور اللہ کی خاطر منع کیا اس نے ایمان مکمل کرلیا (ابوداؤد: ۴۶۸۱)۔

محبوب کی غیر موجودگی میں اس کا دفاع کرنے والے کو ہی صدیق کہا گیا ہے۔ نبی کریم نے فرمایا: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ یعنی دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کی؟ فرمایا: اللہ کی، اسکی کتاب کی، مسلمانوں کے ائمہ کی اور عوام کی (مسلم: ۱۹۶)۔

اسلامی مشن کی زبانی حمایت، تحریکی حمایت، ہر وقت حمایت، حمایت کے موقع کی تلاش میں رہنا، ہر قسم کے مخالفین کا مقابلہ کرنا، حتیٰ کہ اسی حمایت اور حمیت کی انتہاء یہ ہے کہ شرعی اصولوں کے مطابق جہاد تک کیا جائے۔

اسلامی عقائد اور نظریات کو سمجھنا فقہِ اکبر کہلاتا ہے۔ اسی لیے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ

Islam The World Religion

علیہ نے عقائد پر اپنی کتاب کا نام: الفقہ الاکبر رکھا ہے۔عبادات کو سمجھنا فقہِ اصغر کہلاتا ہے اور نیت اور اخلاق و اخلاص کو درست رکھنا فقہِ باطن کہلاتا ہے۔ہم نے اس باب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: فقہِ اکبر، فقہِ اصغر اور فقہِ باطن۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

پہلی فصل:

فقہِ اکبر

(یعنی عقائد ونظریات)

مذہب کی ضرورت

مذہب کا معنی ہے: راستہ۔ دنیا کے ہر مذہب کا مقصد من مانی اور ظلم سے روکنا ہے۔ ہر مذہب ایک ضابطہ فراہم کرتا ہے اور ادب سکھاتا ہے۔ ہر مذہب عاجزی سکھاتا ہے، تکبر سے منع کرتا ہے اور اخلاقیات پر زور دیتا ہے: دنیا کے مذاہب کی تین اقسام ہیں:

(۱)۔ مذہب کے منکرین جو اپنی آزاد مرضی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں، دراصل وہ آزاد نہیں بلکہ حالات اور تقدیر کے سامنے پابندِ سلاسل ہیں۔ جس طرح اللہ کی مرضی پر چلنا مذہب ہے اسی طرح ان لوگوں کا اپنی مرضی پر چلنا بھی مذہب ہی کی ایک جداگانہ صورت ہے۔ (۲)۔ انسان کے مرتب کیے ہوئے مذاہب مثلاً: بدھ مت، ہندومت، آریہ وغیرہ۔ (۳)۔ آسمانی مذاہب: یہودیت، عیسائیت اور اسلام۔ ان لوگوں کو اہل کتاب کہا جاتا ہے۔

مختلف ادوار میں سے گزرنے کے بعد مذاہب کی انتہاء اسلام پر ہوتی ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ یعنی مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اخلاق کو اسکی انتہاء تک پہنچا دوں (مؤطا امام مالک:۸ من کتاب حسن الخلق)۔ صحیح

اسلام کیوں ضروری ہے؟

دنیا کے بعض مذہبوں کے نام انسانوں کے نام پر رکھے گئے ہیں جیسے عیسائیت۔ بعض مذہب صرف نسل تک محدود ہیں جیسے یہودیت۔ بعض مذہبوں کے نام ان کے ملک یا علاقے کے نام پر بھی رکھے گئے ہیں جیسے ہندومت۔ ان مذہبوں کے نام ہی بتا رہے ہیں کہ یہ محدود مذہب ہیں۔ مگر اسلام محدود مذہب نہیں ہے۔ یہ ساری دنیا کا مذہب ہے۔

Islam The World Religion

اسلام کا معنی ہے تسلیم کرنا اور مان لینا یعنی جو بھی مان لے اس کے لیے اسلام کا دروازہ کھلا ہے۔ اسلام کا معنی سلامتی بھی ہے یعنی جو شخص اسلام میں داخل ہو جاتا ہے وہ سلامتی کا حق دار ہے۔ دنیا میں بھی سلامتی اور آخرت میں بھی سلامتی۔ اسی لیے جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو السلام علیکم اور وعلیکم السلام کہتے ہیں۔ یعنی آپ پر سلامتی ہو۔ یہ خوبیاں دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہیں۔ اتنا خوبصورت نام کسی انسان کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے خود یہ نام رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ یعنی بے شک اللہ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے (آل عمران:۱۹)۔

اور فرماتا ہے: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کر لیا (المائدۃ:۳)۔

اور فرماتا ہے: وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ یعنی جس نے اسلام کے سواء کسی اور دین کو طلب کیا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا (آل عمران:۸۵)۔

ایمانِ مفصل

کوئی اسلامی عقیدہ قرآن وسنت کی واضح دلیل کے بغیر ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی محض دیلمی، طبرانی، بیہقی اور تاریخ وغیرہ پر اس کا دارومدار ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کشف والہام، خواب اور صوفیاء کی کتابوں سے بھی عقائد ثابت نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (النساء:۱۳۶)۔

ترجمہ: اور جو انکار کرے اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا تو بے شک وہ دور کی گمراہی میں بھٹک گیا۔

اور فرماتا ہے: إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (القمر:۴۹)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: بے شک ہم نے ہر چیز کو طے شدہ تقدیر (حکمتِ عملی) کے تحت پیدا کیا ہے۔

یہی اسلام کے چھ بنیادی اصول ہیں۔ان اصولوں کو عقائد بھی کہتے ہیں۔

(۱)۔توحید کو ماننا۔(۲)۔فرشتوں کو ماننا۔(۳)۔آسمانی کتابوں کو ماننا۔(۴)۔اللہ کے تمام رسولوں کو ماننا۔(۵)۔اللہ کی تقدیر کو ماننا۔(۶)۔قیامت کو ماننا۔

ان چھ چیزوں کو ماننا ایمانِ مفصل کہلاتا ہے۔ایمانِ مفصل کو عربی زبان میں اس طرح یاد کر لینا چاہیے۔

آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: میں نے مانا اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو اور اسکی کتابوں کو اور اسکے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر اور شر کی تقدیر کو اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو۔

اس ایمانِ مفصل کو مختصر بھی کیا جا سکتا ہے۔جسے ایمانِ مُجمل کہتے ہیں۔ایمانِ مجمل کو عربی زبان میں اس طرح یاد کر لینا چاہیے۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ۔

ترجمہ: میں نے اللہ کو اسکے تمام ناموں اور صفات کے ساتھ مانا اور اسکے تمام احکام کو قبول کیا۔ زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق کی۔

اسلامی عقائد کی تفصیل

(1)۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔خدا کا منکر غیر شعوری طور پر خدا کو ضرور مانتا ہے۔اسی طرح مذہب کا منکر بھی غیر شعوری طور پر کسی نہ کسی مذہب پر کاربند ہوتا ہے اور بالکل اسی طرح علم کا منکر بھی غیر شعوری طور پر کسی نہ کسی علم پر ڈٹا ہوا ہوتا ہے۔یہ لوگ صرف اور صرف اصطلاح سے خار رکھتے ہیں مگر حقیقت سے فرار حاصل نہیں کر سکتے۔

Islam The World Religion

(2)۔ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔فرشتے اللہ کی مخلوق ہیں، یہ معصوم ہوتے ہیں، یہ نہ مذکر ہوتے ہیں نہ مؤنث، ان کا ذکر حقارت سے کرنا کفر ہے۔سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی حضرت سیدنا محمد ﷺ ہیں۔نبیوں کے معجزات اور نبی کریم ﷺ کا معراج پر تشریف لے جانا حق ہے، ولیوں کی کرامات برحق ہیں۔

(3)۔ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی اور پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

اہلِ سنت کی پہچان یہ ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو افضل مانا جائے لیکن ان کو افضل ماننے کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی محبت میں کمی آجائے مِنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنْ تُفَضِّلَ الشَّيْخَيْنِ وَتُحِبَّ الْخَتَنَيْنِ (شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۵۰)۔

(4)۔ مندرجہ ذیل محبتیں درجہ بدرجہ ہمارے ایمان کا جزو ہیں:(۱)۔اللہ تعالیٰ کی محبت: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ:۱۶۵)۔(۲)۔نبی کریم ﷺ کی محبت: حدیث شریف میں ہے:تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اسکے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری:۱۵)۔(۳)۔اور فرمایا: جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی، اسکے دل میں دراصل میری محبت تھی اور جس نے اِن سے بغض رکھا، اسکے دل میں دراصل میرا بغض تھا (ترمذی: ۳۸۶۲)۔(۴)۔اور فرمایا: میرے اہلِ بیت سے میری خاطر محبت کرو (ترمذی:۳۷۸۹)۔(۵)۔اور فرمایا:تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو (مسلم:۱۹۴)۔

یہ سب محبتیں ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔ان میں سے کوئی چیز کل ایمان نہیں بلکہ ہر چیز جزوِ ایمان ہے ان میں سے کسی کو کل ایمان کہنے سے باقیوں پر ایمان کا غیر ضروری ہونا لازم آتا ہے جو واضح کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ (التحریم:۴)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے نبی کا مولا ہے، اور جبریل ان کا مولا ہے اور تمام صالح مومنین ان کے مولا ہیں اور اس کے بعد تمام فرشتے بھی ان کے مددگار ہیں۔

کسی بھی صحابی کو مولائے کائنات کہنے کی بجائے مولائے مسلمین کہنا درست ہے۔ بلا شبہ سیدنا جبریل علیہ السلام، ہر صحابی اور تمام اہل بیت مولائے مسلمین ہیں۔ کوئی صحابی، کائنات میں پائے جانے والے کافروں اور منافقوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دشمنی رکھنے سے پورے دین کا انکار لازم آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دشمنان صحابہ اور ملحدین میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: وَالْمَلَاحِدَةُ قَوْمٌ مِنَ الْعَجَمِ ظَاهِرُهُمُ الرِّفْضُ وَ بَاطِنُهُمُ الْكُفْرُ وَ مَقْصُوْدُهُمْ اِبْطَالُ الْاِسْلَامِ (نبراس صفحہ ۶۴)۔ امام باقلانی (متوفیٰ: ۴۰۳ ھ) روافض کے قرآن پر مطاعن کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: هٰذِهِ الْمَطَاعِنُ بِاَسْرِهَا مَطَاعِنُ الْمُلْحِدِيْنَ فِيْ كِتَابِ اللهِ (الانتصار للقرآن صفحہ ۴۶۰)۔

(5)۔ اسلامی حکومت کے قیام کے لیے کوشش کرنا فرض کفایہ ہے اور امام کا ظاہری طور پر موجود ہونا ضروری ہے۔ حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اگر صحابہ کے مخالفین کہیں کہ معلم کا معصوم ہونا ضروری ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے معلم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہی ہیں۔ اگر وہ کہیں کہ وہ تو وصال فرما چکے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمہارا معلم بھی غائب ہے۔ اگر وہ کہیں کہ ہمارے معلم نے اپنے مبلغ غار سے بھیج دیے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بے شمار مبلغین کو علم دے کر دنیا میں پھیلا دیا ہے بلکہ ہمارے پاس تو اس موضوع پر آیات موجود ہیں کہ: يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعۃ: ۲) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (المائدۃ: ۳)۔ اور تعلیم مکمل کر دینے کے بعد وفات پا جانے سے کوئی نقصان نہیں جیسا کہ تمہارے نزدیک غائب ہو جانے سے کوئی نقصان نہیں۔ اگر وہ کہیں کہ جدید مسائل کا تمہارے پاس کیا حل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسکے لیے اجتہاد کا طریقہ ہمارے معلم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھا دیا ہے (جیسا کہ تمہارے ہاں بھی مجتہد پائے جاتے ہیں)۔

Islam The World Religion

حدیث شریف میں ہے کہ:عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَہُ اِلَی الْیَمَنِ، قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَآءٌ؟ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ؟ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ، قَالَ اَجْتَہِدُ رَأْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَدْرِہٖ وَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ(ترمذی:۱۳۲۷،ابوداؤد:۳۵۹۲،سنن الدارمی:۱۷۰)۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب سے۔فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ گے تو پھر؟ عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔فرمایا: اگر رسول اللہ کی سنت میں بھی نہ پاؤ تو پھر؟ عرض کیا پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے نمائندے کو ایسی بات کی توفیق بخشی جو رسول اللہ کو پسند ہے(المنقذ من الضلال صفحہ نمبر ۵۸،۵۹)۔

(6)۔ صحابہ کرام کے درمیان باہمی جھگڑے اور اسی طرح اہل بیت اطہار کے درمیان جو باہمی رنجشیں ہوئیں، ہم انہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں، یہ ہمارے قد سے اونچی باتیں ہیں، ہم ان سب کا ادب کرتے ہیں، ہم ان سب کے فضائل اور مناقب بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے لیے دعا کرنے کا حکم دیا ہے(الحشر:۱۰)۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَ کُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْہِمْ یعنی اپنے فوت شدگان کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی غلطیوں کے بارے میں خاموش رہو(ابوداؤد:۴۹۰۰،ترمذی:۱۰۱۹)۔جب عام مسلمانوں کے لیے یہ ادب سکھایا گیا ہے تو پھر صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے ادب کی کیا انتہاء ہوگی؟

(7)۔ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں۔فوت شدگان کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔اگر ایصال ثواب کے لیے اجتماع کیا جائے تو اس میں ایسے کام کرنا ضروری ہیں جن سے میت کا فائدہ

Islam The World Religion

ہو، اسے پیشہ ور لوگوں کے ذریعے محفل نعت نہ بنایا جائے۔ اللہ کی بارگاہ میں اللہ کے پیاروں کا وسیلہ دینا جائز ہے۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے مگر قبروں کو سجدہ کرنا کفر و شرک یا حرام ہے۔ اللہ کے سواء کسی کی قسم اٹھانا جائز نہیں۔

(8)۔ قبر کا عذاب، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، شفاعت کا عقیدہ اور حوضِ کوثر برحق ہیں۔ جنت اور دوزخ تیار کی جا چکی ہیں۔

(9)۔ قیامت کی علامات مثلاً: سورج کا مغرب سے نکلنا، سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ولادت، دجال کا خروج اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول برحق ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ اور جہالت زیادہ ہو جائے گی اور زنا کثرت سے ہوگا اور شراب نوشی کثرت سے ہوگی اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد متولی ہوگا (بخاری ۵۲۳۱)۔ گانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلات سرعام آ جائیں گے اور شرابیں پی جائیں گی اور اس امت کے بعد والے اگلوں پر لعنت بھیجیں گے (ترمذی: ۲۲۱۱، ۲۲۱۲)۔

کفریہ الفاظ

(1)۔ شریعت کے کسی قطعی فیصلے یعنی قرآن کی کسی آیت یا حدیثِ متواتر یا اجماع صحابہ کا انکار کفر ہے۔

(2)۔ ایمانِ مفصل کے اجزاء میں سے کسی کا انکار یا بے ادبی کفر ہے۔

(3)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آپ سے پہلے والے کسی بھی نبی کی گستاخی کفر ہے۔

(4)۔ اسلام کے علاوہ دوسرے ادیان مثلاً: نصاریٰ وغیرہ کے کفر میں شک کرنا یا ان کے مذاہب کو صحیح سمجھنا کفر ہے (الاعلام بقواطع الاسلام صفحہ ۱۶۴)۔

(5)۔ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانا کفر ہے۔

(6)۔ قرآن میں تحریف کا قائل کافر ہے۔

(7)۔ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنے والا کافر ہے۔

(8)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا عقیدہ کفر ہے اور ختمِ نبوت کا منکر کافر ہے۔

Islam The World Religion

حتیٰ کہ اب کسی مدعیِ نبوت سے تصدیق کی خاطر معجزہ طلب کرنا بھی کفر ہے۔

(9)۔ حیاتِ مسیح علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔

(10)۔ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر کافر ہے۔

(11)۔ جادوگر کافر ہے اور اس کی سزا موت ہے۔

(12)۔ کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔

(13)۔ ایسی بات کرنا کفر ہے جس سے پوری امت کی گمراہی لازم آتی ہو۔ آج کل یہ خرابی کثرت سے پائی جا رہی ہے، بعض لوگ اپنے جھوٹے عشق کی بنا پر پوری امت کے خلاف کوئی عقیدہ گھڑ لیتے ہیں اور جو انہیں سچی بات بتائے الٹا اس پر فتویٰ بازی کرتے ہیں۔

(14)۔ اپنی حماقتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے قرآن یا حدیث سے استدلال کرنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مثال دینا کفر ہے۔

(15)۔ شریعت کے حلال کو حرام سمجھنا یا حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے۔

(16)۔ شریعت کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

(17)۔ اللہ تعالیٰ سے مایوس ہونا کفر ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ سے بے خوف اور بے دھڑک ہونا بھی کفر ہے۔

(18)۔ کاہن کی تصدیق کرنا کفر ہے۔

نوٹ:

کسی کو کافر کہنے سے حتی الامکان بچنا چاہیے، بات بات پر کافر نہیں کہنا چاہیے۔ لیکن اس احتیاط سے ناجائز فائدہ بھی نہیں لینا چاہیے۔ بے جا تکفیر اور بجا تکفیر میں فرق سمجھنا ضروری ہے۔

(ب)۔ کچھ لوگ پہلے غلط بات بول دیتے ہیں اور بعد میں جب ان پر گرفت کی جاتی ہے تو اپنی بات سے رجوع کرنے اور توبہ کر لینے کی بجائے بے جا تاویلیں شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ ایسی بات نہ کریں جو امت میں فتنے کا سبب بن سکتی ہو۔

(ج)۔ کچھ لوگ دین کی اصولی اور اجماعی تعلیمات کے خلاف بول کر دوسروں کو

Islam The World Religion

اعلیٰ ظرفی اور برداشت کا درس دیتے ہیں، لیکن خود اپنی ذات کے خلاف کچھ برداشت نہیں کرتے بلکہ تنگ نظری کی انتہاء کر دیتے ہیں۔

یاد رکھیے کہ اعلیٰ ظرفی ذاتی معاملات اور فروعی معاملات میں دکھائی جاتی ہے۔ نیز اپنی غلطی کو تسلیم کر لینا بھی اعلیٰ ظرفی ہے۔ نرمی کے موقع پر نرمی کرنا اور سختی کے موقع پر سختی کرنا قرآن کا حکم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اہلِ علم کو معلوم ہونا چاہیے کہ نرمی کا موقع کون سا ہے اور سختی کا موقع کون سا ہے۔

(د)۔ کچھ لوگ بعض موضوعات پر خاموشی اختیار کرنے کا سبق دیتے ہیں لیکن خود انہی موضوعات پر بحث کرتے ہیں اور پوری امت کے خلاف فتویٰ بازی کرتے ہیں۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

دوسری فصل:

فقہِ اصغر

(یعنی احکام وعبادات)

(1)۔نماز

نماز کو عربی زبان میں اَلصَّلوٰۃ کہتے ہیں۔اَلصَّلوٰۃ کا ایک معنی ہے مسلسل رابطہ۔گویا نماز اپنے خالق و مالک کے ساتھ رابطہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ (مسلم:۵۸۷،۵۸۸)۔

ترجمہ: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دے اور درجات کو بلند کردے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا: اچھی طرح وضو کرنا جب کہ دل نہ چاہتا ہو، مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، بس یہی تمہارا رابطہ ہے، یہی تمہارا رابطہ ہے۔

بندگی کا تقاضا ہے کہ اپنے معبود کی عبادت کی جائے۔نماز سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں، اس لیے کہ نماز میں جھک جانا، سر، ماتھے اور پگڑی کو اپنے مالک کے سامنے ڈال دینا عجز و انکساری کی انتہاء ہے۔اور یہی انسانیت کی معراج ہے۔

مکہ کے لوگ مسلمانوں کے سجدے کا مذاق اڑاتے تھے۔جب نبی کریم ﷺ نے ابو طالب کو اسلام کی دعوت دی تو جواب ملا: لَا تَعْلُوَنِّي اِسْتِيْ اَبَداً یعنی میرا پچھلا حصہ میرے سر سے اونچا کبھی نہیں ہوگا (مسندِ احمد:۶۷۷، مجمع الزوائد:۱۴۶۰۱)۔حسن

جب مؤذن اذان دے اور حَيَّ عَلَى الصَّلوٰۃِ کہے تو ہر مسلمان کو لبیک کہتے ہوئے مسجد پہنچنے کا حکم ہے۔ مسجد کی طرف چل کر جانا قدم قدم پر نیکیوں اور جتنے قدم زیادہ ہوں اتنی

Islam The World Religion

زیادہ نیکیوں کا حقدار بناتا ہے۔نماز کے لیے پاک وصاف اور باوضو ہونا زندگی کو صاف اور پاک بناتا ہے۔وقت پرنماز پڑھنا وقت کی پابندی سکھاتا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مساوات سکھاتا ہے۔امام کی تعمیل کرنا نظم وضبط اور اطاعتِ امیر سکھاتا ہے۔مسجد کے نمازیوں سے بار بار ملاقات سے معاشرتی خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے اور اجتماعی معاملات سے آگاہی میسر آتی ہے۔

نماز کے دوران جو کچھ پڑھا جاتا ہے انہی باتوں کا بار بار اعادہ ہے جن پر ہم ایمان لا چکے ہیں۔غور فرمایئے!صبح اٹھتے ہی طہارت پھر نماز،رات سوتے وقت بھی طہارت پھر نماز،صبح صبح پیدل چلنا(Walk)اور رات سونے سے پہلے واک (Walk)،ان چیزوں کے جسمانی اور روحانی فوائد اتنے واضح ہیں کہ دنیا کے کسی مذہب کی کوئی عبادت ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور کوئی دانشمند انسان انکی برکات کا انکار نہیں کرسکتا۔

صبح نماز پڑھنے والے کا سارا دن ضمیر کے اطمینان اور روحانی تشفی کے ساتھ گزرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ :عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ (بخاری حدیث:۱۱۴۲)۔

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گردن کے پیچھے تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ پر یہ پڑھ کر پھونک دیتا ہے کہ رات بہت لمبی ہے لہٰذا تم سو جاؤ، پس جب وہ بندہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو پہلی گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، پھر اگر نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، پھر صبح کو وہ خوش اور تروتازہ اٹھتا ہے، ورنہ وہ صبح کو نحوست اور سستی کے ساتھ اٹھتا ہے۔

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود صبح کی اذان میں یہ الفاظ پڑھنے کا حکم دیا ہے کہ: اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ یعنی نماز نیند سے بہتر ہے(ابوداؤد:۵۰۰)۔

Islam The World Religion

(2)۔زکوٰۃ

زکوٰۃ کا لفظی معنی ہے پاکیزگی۔اسلامی اصطلاح میں اپنے مال میں سے سال میں ایک بار نصاب کے برابر بچت کا چالیسواں حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو زکوٰۃ کہتے ہیں، گویا زکوٰۃ سے مال پاک ہو جاتا ہے جیسے تالاب کے رکے ہوئے پانی کا کسی حد تک اخراج (Drain) کرتے رہنے سے تالاب کی بدبو ختم ہوجاتی ہے۔زکوٰۃ اپنے محبوب کی خاطر مالی قربانی ہے۔جس کا اضافی فائدہ یہ بھی ہے کہ مال میں برکت پیدا ہوجاتی ہے اور اپنے ہی غریب رشتہ داروں اور دیگر مسلمانوں کی امداد ہوجاتی ہے اور دولت صرف امیروں کے پاس جمع ہونے کی بجائے گردش کرتی ہے۔

7½ تولے سونا یا 52½ تولے چاندی یاان میں سے کسی ایک کے برابر رقم قرض سے فالتو موجود ہواوراس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ایسے مال میں سے اڑھائی فیصد زکوٰۃ دینا ہوتی ہے۔

زمین کی فصل پر عشر دینا پڑتا ہے۔اگر زمین بارانی ہوتو عشر یعنی دسواں حصہ اور اگر پانی قیمتاً دیا جاتا ہوتو نصف عشر یعنی بیسواں حصہ دینا پڑتا ہے۔باہر چرنے والے جانوروں پر بھی زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے۔کم از کم پانچ اونٹوں، تیس بھینسوں، تیس گائے اور چالیس بکریوں پر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے۔ان سے کم پر نہیں۔گھریلو استعمال کی چیزوں اور گاڑی وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں دینا پڑتی۔

رمضان شریف کے آخر میں فطرانہ دیا جاتا ہے۔فطرانہ ان لوگوں پر واجب ہے جو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ پر سال گزرنا ضروری ہے جب کہ فطرانے کے لیے سال گزرنا ضروری نہیں۔جو شخص عید کے دن امیر ہوا ہو اس پر بھی فطرانہ واجب ہے۔فطرانہ گھر کے تمام افراد کی طرف سے دیا جاتا ہے۔چھوٹے بچوں کی طرف سے فطرانہ دینا اُن کے والدین پر لازم ہے۔ فطرانہ تقریباً 2 کلوگرام گندم یا اس کی قیمت فی کس ہے۔زکوٰۃ اور فطرانہ غریب لوگوں کو دیا جاتا ہے۔تاکہ وہ بھی زندگی آرام سے گزار سکیں اور عید اچھی طرح منا سکیں۔اسلام ہمیں دوسرے مسلمان بھائیوں کی ہمدردی سکھاتا ہے اور اپنی خوشیوں میں انہیں شامل کرنے کا سبق دیتا ہے۔

Islam The World Religion

(3)۔ روزہ

روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں۔صوم کا معنی ہے رُک جانا۔اسلامی اصطلاح میں دن کے وقت کھانے پینے اور جماع سے رُک جانے کا نام صوم ہے۔روزے کا مقصد اپنی مرضی پر محبوب کی مرضی کو ترجیح دینا ہے۔طرح طرح کی نعمتیں سامنے کیوں نہ رکھی ہوں، روزہ دار مسلمان اللہ کی رضا کی خاطر ہر نعمت کو ٹھکرا دیتا ہے۔

بھوک کا روحانی فائدہ اللہ کا قرب ہے اور ظاہری فائدہ صحت کا حصول اور غریبوں کی بھوک کا احساس ہے۔سال میں ایک پورا رمضان کا مہینہ مقرر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ تمام مسلمان اکٹھے روزے رکھ سکیں۔اس میں اجتماعیت پائی جاتی ہے۔رمضان میں ایک شوکت اور اجتماعی مصروفیت نظر آتی ہے اور ہر طرف روزہ اور اس کے متعلقات کا غلبہ ہوتا ہے۔جو شخص رمضان میں بلا وجہ روزے نہیں رکھتا اور سر عام کھانا پکاتا اور کھاتا ہے گویا اس نے مسلمان کی جمعیت سے علیحدگی اختیار کر رکھی ہے۔

سمجھدار بالغ مرد اور عورتوں پر رمضان شریف کے روزے فرض ہیں۔صبح صادق سے لیکر سورج غروب ہونے تک روزہ رکھا جاتا ہے۔روزے کے دوران کھانا پینا منع ہوتا ہے۔روزے کے دوران کھا پی لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔روزہ جان بوجھ کر توڑ دیں تو اس کا کفارہ دینا پڑتا ہے۔روزے کا کفارہ یہ ہے کہ یا تو ساٹھ روزے رکھیں یا پھر ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلائیں۔بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔سرمہ لگانے ،خوشبو لگانے اور مسواک کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

رمضان شریف میں عام دنوں کی نسبت زیادہ نیک کام کرنے چاہییں۔تلاوت زیادہ کرنی چاہیے۔قرآن مجید میں تلاوت کے سجدے چودہ ہیں۔آیتِ سجدہ پڑھتے وقت فوراً سجدہ کر لینا چاہیے۔یہ سجدے واجب ہیں۔اگر اسی وقت سجدہ نہ کر سکیں تو بعد میں کر لینا جائز ہے۔

تراویح کی نماز با جماعت پڑھنی چاہیے۔تراویح کی بیس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں۔نبی کریم ﷺ بیس رکعت ہی پڑھا کرتے تھے۔پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور سے آج تک

Islam The World Religion

عرب وعجم میں اسی پر عمل جاری ہے۔ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا مستحب ہے۔ عام طور پر لوگوں کو غفلت سے بچانے کے لیے وقفے کی جگہ تسبیح پڑھی جاتی ہے، تراویح کی تسبیح یہ ہے۔

سُبْحٰنَ ذِیْ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّتِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہی والا ہے، پاک ہے وہ اللہ جو عزت اور عظمت اور ہیبت اور قدرت اور بڑائی اور سطوت والا ہے، پاک ہے وہ بادشاہ جو زندہ ہے جو نہ سوتا ہے اور نہ مرتا ہے، وہ بے انتہا پاک ہے، بے انتہا مقدس ہے، ہمارا ربّ ہے اور فرشتوں اور جبریل کا ربّ ہے، اے اللہ ہمیں آگ سے بچا لے، اے بچانے والے اے بچانے والے اے بچانے والے۔

ہو سکے تو سحری کے وقت تہجد کے نفل پڑھنے چاہییں اور سحری کے وقت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ روزے کی نیت ان الفاظ کر لینا مناسب ہے:

بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ یعنی میں نے رمضان کے مہینے میں کل کے روزے کی نیت کی۔

روزہ کھولنے کی دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابوداود: ۲۳۵۸)۔

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیے ہوئے رزق سے افطار کیا۔

رمضان شریف کے آخری نو یا دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا سنّت ہے۔ ہر محلے کی مسجد میں کچھ لوگ اعتکاف ضرور کریں۔ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے (بخاری: ۲۰۲۵)۔ اعتکاف کرنا اور دین سیکھنا بہت اچھی بات ہے۔

لیلۃ القدر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے۔ یہ رمضان شریف میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ

Islam The World Religion

نے اسے پوشیدہ رکھا ہے تا کہ مسلمان اسے تلاش کر کے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو اور طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری: ۲۰۲۷)۔ اس رات کو جاگنا بہت اچھی بات ہے۔ زیادہ سے زیادہ تلاوت، نفل، اللہ کا ذکر اور درود شریف پڑھنا چاہیے۔ پچھلی رات کو توبہ کرنی چاہیے۔ شبِ برأت اور لیلۃ القدر کو پڑھنے کے لیے مناسب ترین دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

(4)۔ حج

حج کا لفظی معنی ہے، زیارت کا ارادہ۔ عمرہ کا معنی ہے، زیارت۔ اسلامی اصطلاح میں اللہ کے گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں۔ یہ ظاہری طور پر دنیائے اسلام کا عالم گیر سالانہ اجتماع ہے جس میں اسلام کی شوکت اور دبدبہ پوری دنیا کے مذاہب سے امتیازی ہوتا ہے اور اس میں اتحاد اور نظم وضبط کا بھرپور مظاہرہ ہوتا ہے۔

روحانی طور پر احرام ایک کفن کی شکل ہے اور اس سفر کا ارادہ پوری دنیا سے کٹ کر موت کے لیے تیار ہو کر اللہ کے گھر کی طرف رجوع ہے۔ یہ لمبا سفر اور طواف وسعی کی صورت میں والہانہ پن اور اس کے ساتھ لبیک لبیک کی صدائیں دراصل اپنی جان کو جان آفرین کے سپرد کرنے کے مترادف ہیں۔ اگرچہ اس موقع پر آنسو بہانے کی باقاعدہ تعلیم کوئی نہیں دیتا مگر آنسوؤں کا سیلاب تھمنے کو نہیں آتا۔ حج مختلف مناسک جیسے منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں قیام، رمیِ جمار، حلق اور قربانی وغیرہ بے شمار عبادات کا مجموعہ اور برکات کا مرقع ہے۔

کعبہ شریف کا حج کرنا ہر سمجھدار اور بالغ امیر مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ حج کا طریقہ سکھانے کے لیے سرکاری عملہ موجود ہوتا ہے۔

حج کے بعد مدینہ شریف کی حاضری شروع سے لے کر آج تک پوری امت کا متواتر عمل چلا آ رہا ہے۔ جلال کی تلوار سے ذبح ہونے کے بعد مدینہ منورہ میں بقاء کے جام پلائے جاتے ہیں۔

Islam The World Religion

(5)۔انفرادی آدابِ زندگی

انفرادی معاملات کو فقہ کی کتابوں میں حظر و اباحت کا عنوان دیا جاتا ہے۔اپنے جسم اور لباس کو درست رکھنا چاہیے، مرد کے لیے مٹھی بھر داڑھی رکھنا سنت مؤکدہ ہے، ناخن تراشنا، بغلوں کے بال کاٹنا، زیرِ ناف بال کاٹنا سنت ہے، مرد ریشمی لباس نہیں پہن سکتا، عورت کے لیے ریشمی لباس جائز ہے،سفید اور سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا سنت ہے،سفید لباس پہننا سنت ہے، عمامہ کھڑے ہوکر باندھنا چاہیے، جوتا بیٹھ کر پہننا چاہیے، جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں، اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اتاریں۔کنگھی بیٹھ کر کرنی چاہیے اور روزانہ کرنی چاہیے۔مرد سونا نہیں پہن سکتا ہاں سونے کے بٹن لگا سکتا ہے، عورت سونے کا زیور پہن سکتی ہے، مرد ساڑھے چار ماشہ تک چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے، مرد کے لیے لوہے کے کڑے اور انگوٹھیاں جائز نہیں، بچوں کی لٹ رکھنا جائز نہیں۔کسی ناجائز کام کو کرنے کی قسم کھالی جائے تو اسے توڑ دینا واجب ہے۔قسم توڑنے کا کفارہ تین روزے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

ہر وقت باوضو رہیں، وضو مومن کا محافظ ہے۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑھیں، ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔لباس سنت کے مطابق پہنا کریں اور اسے صاف ستھرا رکھیں۔سب سے پسندیدہ لباس سفید ہے۔حضور کریم ﷺ کو سب سے زیادہ پسند یمن کی سبز چادر یا سرخ دھاریوں والی چادر تھی ، جسے حبرہ کہتے تھے(بخاری حدیث :۵۸۱۲، ۵۸۱۳،مسلم حدیث :۵۴۴۱،۵۴۴۰)۔حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو آپ ﷺ پر یہی یمنی چادر ڈالی گئی تھی (بخاری حدیث :۱۲۴۱ ، ۱۲۴۲)۔داڑھی شریف سنت کے مطابق ایک مٹھی رکھیں (بخاری حدیث:۵۸۹۲)۔بالوں پر خوب تیل لگایا کریں اور کپڑوں پر خوشبو لگایا کریں۔

ہر چیز لیتے اور دیتے وقت دایاں ہاتھ استعمال کریں۔مسلمان بھائیوں کو سلام کہنے میں پہل کریں، دونوں ہاتھ گرم جوشی سے ملائیں۔ دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔ کسی کو حقیر نہ جانیں، اپنے اخلاق اچھے رکھیں۔ سنجیدگی اختیار کریں، کسی کا راز دوسروں کو مت بتائیں ورنہ اللہ کا مجرم بننے کے علاوہ ساتھیوں کی نظروں سے بھی گر جاؤ گے۔کم کھانا، کم بولنا اور کم سونا اپنی عادت

Islam The World Religion

بنائیں۔ ہر کسی کی خدمت کریں۔ اللہ کی مخلوق پر مہربانی کریں۔ بری صحبت سے بچیں۔

عورت پر نامحرم سے پردہ کرنا فرض ہے۔ مجاہد کے لیے خضاب لگانا جائز ہے اور عام حالات میں کالا خضاب لگانا مکروہ تحریمی ہے، کھانا پکانے اور کھانے کے لیے سونے چاندی کی پلیٹ اور چمچ کا استعمال ناجائز ہے۔ اپنے ذاتی دفاع کے لیے اسلحہ رکھنا سنت ہے لیکن اگر ملک میں فتنہ پھیل جائے تو اسلحہ پر پابندی لگانا جائز ہے، حکومت کا ایسا حکم ماننا ضروری ہے۔ مسلمان کو سلام کہنے میں پہل کرنی چاہیے، غیر مسلم کو پہلے سلام نہیں کہنا چاہیے، اگر وہ سلام کہے تو جواب میں وعلیکم کہنا چاہیے۔ کھانا بسم اللہ سے شروع کرنا چاہیے، کھانا کھا کر الحمد للہ پڑھنا چاہیے، کھانا کھانے اور لباس وغیرہ کے آداب کا تعلق سنن زوائد سے ہے۔ کوئی دوسرا احسان کرے تو اسکا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

ہومیوپیتھی، یونانی اور انگریزی دوائیں استعمال کرنا جائز ہے بشرطیکہ ان میں حرام چیز نہ ہو جیسے شراب۔ البتہ ہومیوپیتھی کی دواؤں میں الکوحل کا مروّج استعمال جائز ہے۔

باطل مذاہب سے دور رہنا چاہیے، ان کی محافل اور مجالس میں جانے سے ایمان کے برباد ہونے کا واضح خطرہ ہے۔

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے، اسی پر دین کی بقا کا دارو مدار ہے۔ حقہ، بیڑی، سگریٹ اور ہر قسم کے نشے سے اجتناب ضروری ہے۔

نوجوان بیٹو اور بیٹیو! اپنے بڑوں کا احترام کرو، ماں باپ کا کہنا مانو، اس عمر میں عبادت کرلو، جوانی میں توبہ کرنا بڑی خوش نصیبی کی بات ہے، ٹی وی کیبل پر گندگی دیکھنے سے توبہ کرلو، ماں باپ اور گھر والوں کے صلاح مشورے کے مطابق شادی کرو۔ اپنی پسند کی شادیاں کرنے والوں کو ہم نے بعد میں پچھتاتے دیکھا ہے۔ اچھی محافل میں جایا کرو، اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرو، دین کا علم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو۔ غصے پر قابو رکھو، کسی پر حسد نہ کرو، ریاکاری سے بچو، تکبر مت کرو، دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھو، دوسروں کے بارے میں اچھا گمان کرو۔

ہر مسلمان ماں بہن بیٹی سے بھی درخواست ہے کہ نماز پڑھیں، روزے رکھیں، شریعت کی پابندی کریں، پردہ کریں، تنگ اور باریک لباس مت پہنیں، بچوں کی اچھی تربیت کریں، آپ

Islam The World Religion

نماز پڑھیں گی تو بچے بھی آپ کو دیکھ کر نمازی بنیں گے۔ رات کو جلدی سو جائیں، صبح کو جلدی اٹھیں۔ گھر کو صاف ستھرا رکھیں، مہمان نواز بنیں۔ پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھیں، شوہر کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں، ایسا نہ ہو کہ وہ آپ سے چوری چوری اپنے رشتہ داروں کے ساتھ برتاؤ کرنے پر مجبور ہو جائے۔

ہر نماز کے بعد اللہ کریم جل شانہ کا تھوڑا بہت ذکر ضرور کریں۔ خصوصاً صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ذکر اور درود کی کثرت کریں۔ ان دونوں وقتوں میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دریا بہا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر تمام ذکروں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ یعنی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے (العنکبوت: ۴۵)۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُمْ یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل (النساء: ۱۰۳)۔ قرآن شریف میں بار بار کثرت سے ذکر کرنے کا حکم موجود ہے (مثلاً الاحزاب: ۴۱)۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُولُوا مَجْنُونٌ یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کرو حتیٰ کہ لوگ کہیں مجنوں ہے (مسند احمد: ۱۱۶۵۹)۔ سب سے افضل ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے (ترمذی: ۳۳۸۳)۔

بندگی کا ایک بہت بڑا تقاضا استغفار ہے۔ حبیبِ کریم ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ یعنی آدم کے تمام بیٹے خطا کرتے ہیں۔ خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کریں (ترمذی: ۲۴۹۹)۔

سب سے افضل استغفار یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے سواء کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں، اور جس قدر مجھ سے ہو سکتا ہے میں تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں، جو کچھ میں نے کیا اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں،

Islam The World Religion

اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، بے شک تیرے سواء کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا (بخاری:٦٣٠٦)۔

نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا آپ ﷺ کی محبت کا عین تقاضا ہے۔ درود شریف ایسا وظیفہ ہے جو گمراہوں کے لیے ہدایت، دکھیوں کے لیے راحت، گناہگاروں کے لیے بخشش کا ذریعہ ہے، تمام وظائف کی جگہ اگر درود شریف ہی پڑھ لیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا یعنی جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ اس پر دس بار درود پڑھے گا (مسلم:٩١٢)۔

ایک زبردست درود شریف یہ ہے: جَزَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ یعنی اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے آقا محمد ﷺ کو اتنا اجر عطا فرما جس کے وہ اہل ہیں۔ اس کے علاوہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، درودِ ابراہیمی اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سب درود شریف پسندیدہ ہیں، جو چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں البتہ سب سے افضل درود شریف وہ ہے جو حدیث شریف میں بیان ہوا ہو۔

ہمت والے لوگ تہجد پڑھیں تو کیا ہی بات ہے، کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت، اسی وقت گیارہ تسبیح درودِ قدسی بھی پڑھیں۔ درودِ قدسی یہ ہے اسے زبانی یاد کر لیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

کھانا کھانے، پانی پینے اور ہر نیک کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔ پانی تین سانس میں پیا کریں۔ کھانا کھاتے وقت ایک گھٹنا کھڑا کرنا، اُکڑوں بیٹھنا، التحیات کی طرح بیٹھنا سب درست ہے۔ مجبوری کی حالت میں آلتی پالتی مارنا بھی جائز ہے۔ اپنے سامنے سے کھانا کھائیں۔ جہاں تک ہو سکے چمچ سے گریز کریں، روٹی دونوں ہاتھوں سے توڑیں، اچھا اچھا کھانا دوسرے بھائیوں کو پیش کریں۔ روٹی کے ٹکڑے کر کے شوربے میں ملا کر ثرید بنا کر کھانا سنت ہے۔ دودھ، کھجور، شہد اور کدو شریف کو پسند کریں۔ کھانا کھا کر انگلیاں چاٹ لیں۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں۔ کھانا کھا کر پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا

Islam The World Religion

مِنَ الْمُسْلِمِيْن (ترمذی: ۳۴۵۷)۔ پانی، روٹی، فروٹ ہر نعمت کو کھانے پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں۔ اگر کسی آدمی نے کھلایا پلایا ہو تو اس کا شکریہ ادا کریں۔

سوتے وقت تین تین سلائی سرمہ لگائیں، تازہ وضو کر کے دائیں کروٹ لیٹیں اور یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ صبح کو اٹھیں تو یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْر (بخاری: ۶۳۱۲)۔ اپنا بستر خود لپیٹیں۔

لباس پہن کر پڑھا کریں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ (ابوداود: ۴۰۲۳)۔ شیشہ دیکھ کر پڑھا کریں: اَللّٰھُمَّ کَمَا اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (مسند احمد: ۲۵۲۷۵)۔

چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھیں، دوسرا بھائی چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھے تو آپ یَرْحَمُكَ اللہ پڑھیں (بخاری: ۶۲۲۴)۔ جمائی آئے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھیں۔

(6)۔ عائلی معاملات

عائلی معاملات کا تعلق نکاح اور طلاق سے ہے۔ نکاح سے پہلے یا فوراً بعد خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ نکاح کے لیے بیوی کی طرف سے اجازت اور شوہر کی طرف سے قبولیت اور کم از کم دو گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔ کم از کم حق مہر ۳ تولہ چاندی ہے۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ ٹیلی فون پر نکاح جائز نہیں۔ دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا شرعاً ضروری نہیں۔

طلاق کے الفاظ کنائی ہوں تو ایک لفظ بولنے سے طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے، اور اگر صریح ہوں تو ایک بار بولنے سے رجعی دوسری بار بھی رجعی اور تیسری بار مغلظ ہو جاتی ہے۔ رجعی سے مراد ایسی طلاق ہے جس سے عدت کے اندر اندر رجوع کیا جا سکتا ہو۔ ایک ہی بار تین طلاقیں دینے سے تینوں واقع ہو جاتی ہیں (ابوداود: ۲۲۴۵)۔

طلاق شدہ عورت کی عدت تین حیض ہے، بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے، حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، حاملہ کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔ عدت کے دوران عورت مجبوری کی وجہ سے پردہ کر کے باہر نکل سکتی ہے ورنہ نہیں۔

Islam The World Religion

خلع یہ ہوتا ہے کہ عورت اپنے شوہر کو پیسے یا سامان وغیرہ دیکر جدائی پر راضی کرلے۔ خلع کو قبول کرنیکا حق شوہر کے پاس ہے، اس کے لیے عورت کو عدالت میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر شوہر میں کوئی ایسا معقول شرعی نقص پایا جائے جسکی بناء پر وہ بیوی رکھنے کے قابل نہیں اور طلاق بھی نہیں دیتا تو ایسی صورت میں عورت عدالت سے رجوع کرسکتی ہے مگر اسے خلع نہیں کہتے بلکہ تفریق القاضی (عدالتی طلاق) کہتے ہیں۔ خلع اور عدالتی طلاق سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

(7)۔خریدوفروخت

تجارت

ایک طرف سے چیز خرید کر دوسری طرف لگی قیمت پر یا مہنگی یا سستی ہر طرح بیچنا جائز ہے۔ مگر اس میں کچھ پابندیاں اور باریکیاں ہیں۔ اسکے برعکس لگی قیمت ظاہر کیے بغیر جہاں وارا کھائے اتنی قیمت میں بیچ دینے کا رواج عام ہے اور یہ جائز بھی ہے اور آسان بھی۔

بیچنے والا اور خریدار باہمی بات چیت سے کسی بھی جائز اور حلال چیز کی اپنے علاقے میں رائج ناپ اور تول کے ذریعے نقد یا ادھار خرید وفروخت کرسکتے ہیں۔

عام چیزوں کے لیے زیادہ سے زیادہ تین دن کے اندر اندر دونوں فریقوں کے لیے سودا واپس کرنیکی شرط عائد کرنا جائز ہے۔ اور اگر وہ چیز ایسی ہو جس کا امتحان کسی خاص وقت پر ہی لیا جا سکتا ہو مثلاً بیل کو ہل یا کنویں پر جوت کر اس کا امتحان لینا یا گائے کا دودھ نکال کر اسے چیک کرنا، تو اس صورت میں وقتِ امتحان تک واپسی کا اختیار ہوتا ہے۔ اگر خریدار نے اس چیز پر قبضہ کرلیا اور واپسی کے مشروط عرصہ کے دوران وہ چیز مرگئی یا ضائع ہوگئی یا اس میں نقص آ گیا تو خریدار اسکا ذمہ دار ہوگا۔ خواہ وہ چیز نقد گئی تھی یا ادھار۔

اگر خریدار نے کسی چیز کو دیکھے بغیر خرید لیا تو جب اسے دیکھے اور وہ اسے پسند نہ آئے تو سودا واپس کرسکتا ہے۔ مگر بیچنے والے کو یہ اختیار حاصل نہیں۔ اگر خریدار نے اس چیز کا کچھ حصہ دیکھ لیا۔ مثلاً گندم کا ڈھیر کپڑے سے ڈھکا ہوا دیکھا، یا سواری کی پچھاڑی دیکھی یا کار کی ڈگی دیکھی، مکان کا صرف صحن دیکھا (کمرے نہ دیکھے) تو اب اسے سودا واپس کرنے کا اختیار نہیں رہا۔ نابینا

Islam The World Religion

اگر ٹٹول کر، سونگھ کر یا چکھ کر سودا کرے یا ریڈیو خریدتے وقت اس کی آواز سن کر سودا کرے تو اب اسے سودا واپس کرنے کا اختیار نہیں۔

اگر چیز میں کوئی ایسا عیب تھا جو خریدار کو خریدتے وقت معلوم نہ ہو سکا تو عیب معلوم ہو جانے پر اگر وہ چاہے تو سودا واپس کر سکتا ہے۔ بیچنے والے کو یہ اختیار حاصل نہیں۔

قبضہ

رقم پہلے دے کر چیز پر قبضہ بعد میں حاصل کرنا جائز ہے اور ہاتھوں ہاتھ سودا کرنا بھی جائز ہے۔ چیز پہلے لے لینا اور قیمت بعد میں ادا کرنا بھی جائز ہے۔

سودے کی واپسی

فریقین اگر راضی خوشی سودا واپس کرنا چاہیں تو پہلی قیمت پر سودا واپس کر لینا شرعاً پسندیدہ ہے۔ عام طور پر لوگ کسی چیز کو خریدتے وقت کچھ رقم ایڈوانس دے دیتے ہیں جسے بیانہ کہا جاتا ہے۔ لیکن اگر بعد میں خریدار کا ارادہ بدل جائے تو اس کا بیانہ ضبط کر لیا جاتا ہے، یا دوگنا وصولی کی جاتی ہے، یہ سخت ناجائز اور حرام خوری ہے۔

ناجائز خرید وفروخت

شرعاً حرام چیزوں کی خرید وفروخت ناجائز ہے مثلاً مردار، خون، شراب، چرس، نشہ آور اشیاء اور خنزیر وغیرہ۔ اسی طرح غیر مملوک اور معدوم چیز کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں۔ مثلاً پرندہ جو ابھی تک فضا میں ہے، بچہ جو ابھی تک پیٹ میں ہے، دودھ جو تھن میں ہے، شہتیر جو چھت میں ہے، یا فصل جو ابھی تک پکی ہی نہیں۔

خریدی جانے والی چیز میں اور سودے کے وقت میں ٹک بندی جائز نہیں مثلاً یوں کہنا کہ میں پتھر پھینکتا ہوں جس بکری کو پتھر لگ گیا اس کا سودا ہو گیا۔ یا یوں کہنا کہ جب تم نے فلاں چیز کو چھو لیا تو سودا ہو گیا۔ دوسرے کا سودا خراب کرنے کے لیے بولی لگانا، مال کے منڈی میں پہنچنے سے پہلے پہلے باہروں باہر خرید لینا اور دیہاتی کا مال بیچنے کے لیے کسی شہری کو مقرر کرنا سب مکروہ تحریمی ہے۔ یعنی سودا تو ہو جائے گا مگر یہ فعل مکروہ تحریمی ہے۔

Islam The World Religion

سود

پیسے کو بیچ میں لائے بغیر کسی چیز کا دوسری چیز کے ساتھ سودا کرنا جبکہ ان کا وزن یا ناپ برابر برابر ہو اور وہ دونوں ایک ہی جنس کی چیزیں ہوں، جائز ہے۔ اچھی کوالٹی (Quality) کی وجہ سے وہ چیز کم دینا جائز نہیں۔ مثلاً دیسی گندم کے مقابلے پر میکسی پاک گندم زیادہ حاصل کرنا غلط ہے۔ یہ سود ہے۔

اگر: (۱)۔ دونوں چیزیں ہم جنس ہوں۔ (۲)۔ دونوں کا ناپ یا وزن ایک ہو۔ تو اس صورت میں زیادتی اور ادھار دونوں حرام ہیں۔ اگر یہ دونوں شرطیں نہ پائی جائیں تو زیادتی اور ادھار دونوں جائز ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک شرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو زیادتی جائز ہے اور ادھار حرام ہے۔

کاروبار اور بنکاری

دو عاقل بالغ مسلمان مل کر اگر ایسا کاروبار کریں جس میں دونوں کا پیسہ لگے اور دونوں کام بھی کریں تو منافع آپس میں سرمایہ کاری (Investment) اور محنت کے مطابق بانٹ سکتے ہیں۔ اسے شریعت میں شرکت کہتے ہیں۔

اگر ایک شخص کا پیسہ ہو اور دوسرا اس پیسے سے کاروبار کرے (جسے بینکاری کہا جاتا ہے) تو پیسہ لگانے والا نفع اور نقصان میں برابر کا شریک ہوگا۔ اسے شریعت میں مضاربت کہتے ہیں۔ منافع مقرر (Fix) کر لینا سود ہے اور یہ سخت حرام ہے۔

اگر معلوم ہو جائے کہ بینک اندرونِ خانہ سودی کاروبار کرتا ہے تو وہاں پیسہ جمع کرانا جائز نہیں۔ اگر سود کی رقم مجبوراً کسی کے ہاتھ آ جائے تو اس سے جان چھڑانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ایسے قحط زدگان تک پہنچا دیا جائے جو مجبوری کی حالت میں حرام اور خنزیر کھانے پر مجبور ہیں۔ یا دینی مدارس اور خانقاہوں میں دے دیا جائے اور اس رقم کی نوعیت بتا دی جائے تا کہ وہ اسے ٹائلٹ وغیرہ پر استعمال کر سکیں۔

انعامی بانڈ خریدنا جائز ہے۔ یہ نہ سود ہے اور نہ جوا۔ انعامی بانڈ اس کی اصل قیمت سے

Islam The World Religion

مہنگا بیچنا جائز نہیں۔نقد کی نسبت قسطوں پر مہنگی چیز بیچنا جائز ہے۔

رہن یعنی گروی

کوئی چیز رہن رکھ کر اس کے بدلے میں قرض دینا جائز ہے۔مشترکہ چیز، درختوں پر لگے پھل، فصل کے بغیر زمین یا زمین کے بغیر فصل، امانت، مانگی ہوئی چیز اور شرکت و مضاربت کا مال رہن نہیں رکھا جا سکتا۔اگر رہن کی چیز ضائع ہو جائے تو قرض سے فالتو قیمت واپس کرنی پڑے گی۔اگر وہ چیز قرض سے کم قیمت کی تھی تو بقیہ قیمت مقروض سے وصول کی جائے گی اور اگر برابر قیمت کی تھی تو معاملہ درست ہو گیا۔

رہن کسی تیسرے آدمی کے پاس رکھنا بھی جائز ہے۔رہن کی چیز کا خرچہ مثلاً بکریاں رہن میں رکھیں تو ان کے چارے یا چرواہے کی تنخواہ رہن رکھنے والے (مقروض) کے ذمے ہے اور رہن کا منافع اور بڑھوتری رہن رکھنے والے (مقروض) کی ہے۔مثلاً کھیت کی پیداوار اور مکان کا کرایہ وغیرہ۔

اگر بڑھوتری ضائع ہو جائے تو مقروض کی ضائع ہوئی اور اگر اصل رہن ضائع ہو جائے اور بڑھوتری موجود رہے تو مقروض اس کا حصہ ادا کر کے بڑھوتری چھڑائے گا۔حصہ ادا کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ رہن کی چیز کی قیمت اس دن کے لحاظ سے لگائی جائے جس دن اسے گروی رکھا تھا۔اور بڑھوتری کی موجودہ قیمت لگائی جائے جس دن اسے چھڑایا جا رہا ہے۔ان دونوں قیمتوں میں جو تناسب ہو، اسی تناسب سے قرض کی رقم کے بھی دو حصے کر دیے جائیں۔اس تناسب کے نتیجے میں جتنی رقم بڑھوتری کی بنے، مقروض وہ رقم ادا کر کے بڑھوتری چھڑا سکتا ہے۔مثلاً زید نے ایک گائے ہزار روپے کے عوض گروی رکھی۔اس سے ایک بچھڑا پیدا ہوا اور گائے مر گئی۔اب بچھڑا چھڑانے کا طریقہ یہ ہے کہ گروی رکھتے وقت گائے کی قیمت مثلاً 1500 روپے تھی اور بچھڑے کی موجودہ قیمت 500 روپے ہے۔ان دونوں کا تناسب

1500 : 500

3 : 1 ہوا۔

اب قرض کی قیمت 1000 کا یہی تناسب نکالیں۔

Islam The World Religion

750 : 250 ہوا۔

بچھڑے کے حصے کے 250 روپے ہوئے۔ رہن رکھنے والا (مقروض) صرف 250 روپے دے کر بچھڑا چھڑا لے گا۔

ناجائز تصرف

بچے کا تصرف (یعنی خرید وفروخت) اپنے ولی کی اجازت کے بغیر جائز نہیں۔ اور پاگل کا تصرف کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اور ان دونوں کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی۔ البتہ اگر یہ کوئی چیز ضائع کر دیں تو اسکا جرمانہ دینا پڑے گا۔

لڑکے کے بالغ ہونے کی علامت احتلام ہے۔ جبکہ لڑکی کے بالغ ہونے کی علامت حیض، احتلام اور حمل ہے۔ اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر کا لڑکا اور لڑکی بالغ سمجھے جائیں گے۔

کرایہ اور مزدوری

مکان، دوکان اور کاشت کی زمین کرائے پر لینا اور دینا جائز ہے۔ اسی طرح کسی سے اجرت پر کام کروانا۔ مثلاً جوتا بنوانا، لکڑی اور فرنیچر کا کام، بال کٹوانا، کپڑے سلوانا یا رنگوانا، مکان تعمیر کروانا، قلی سے وزن اٹھوانا، بس، ویگن، کار، کشتی اور جہاز کا کرائے پر لینا سب جائز ہے۔ بشرطیکہ کام کی تفصیل اور اس کی اجرت پہلے طے کر لی جائے۔ کسی کو نوکر یا باورچی یا مالی وغیرہ کے طور پر طے شدہ تنخواہ پر طے شدہ عرصے تک کے لیے رکھ لینا جائز ہے۔

اگر دونوں فریقوں میں سے ایک ایسا عاجز اور مجبور ہو جائے کہ معاہدہ برقرار رکھنے سے اس کا سخت نقصان ہو تو ایسا معاہدہ منسوخ ہو جائے گا۔ مثلاً کسی نے گاڑی کرائے پر لی اور پھر ارادۂ سفر بدل گیا۔ اب اگر وہ سفر نہ کرے تو گاڑی والے کا اتنا نقصان نہ ہوگا جتنا خواہ مخواہ سفر کرنے کی صورت میں اس شخص کا نقصان ہوگا۔ لہٰذا اس کی معذرت قبول کی جائے گی۔

شفعہ

شفعہ کا حق تین آدمیوں کو حاصل ہے۔

Islam The World Religion

(۱)۔جو اس جائیداد میں حصہ دار ہو۔(۲)۔جو اس جائیداد کے حقوق میں شامل ہوں جیسے دونوں کا کنواں یا راستہ ایک ہے۔(۳)۔جو پڑوسی ہو۔

شفعہ کا سب سے زیادہ حق دار پہلا شخص ہے پھر دوسرا اور پھر تیسرا۔ان کے علاوہ کسی دوسرے کے ہاتھ جائیداد فروخت کرنے سے پہلے ان تینوں کا مطمئن ہونا ضروری ہے۔

شفعہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس فروخت کی اطلاع ملتے ہی دو گواہ بنالے اور ان سے کہہ دے کہ مجھے یہ فروخت منظور نہیں اور اس پر شفعہ کر رہا ہوں۔

اسکے بعد بیچنے والے اور خریدنے والے کو اسکی اطلاع دے اور اس اطلاع کے ثبوت کیلیے بھی دو گواہ بنالے۔اور اگر کسی وجہ سے انہیں اطلاع نہ ہو سکتی ہو تو صرف گواہ بنالے۔

اب اس کا شفعہ پختہ (Confirm) ہو گیا۔اب وہ ایک مہینے کے اندر اندر عدالت میں جا کر شفعہ دائر کر سکتا ہے۔اگر ایک مہینے کے اندر اندر عدالت میں نہ پہنچا تو شفعہ کا حق ختم ہو جائے گا۔مکان، دوکان، رہائشی پلاٹ اور قابلِ کاشت زمین میں شفعہ جائز ہے اور آج کل عموماً انہی چیزوں پر شفعہ ہوتا ہے۔

ہبہ، میراث، صدقہ، مہر، اجارہ، خلع اور قتل کے بدلے میں صلح کے طور پر دی جانے والی جائیداد پر شفعہ نہیں ہو سکتا۔

ہبہ

کسی کو کوئی چیز مفت دے دینے کو ہبہ کہتے ہیں۔یہ شرعاً جائز ہے۔یہ ایجاب وقبول سے واقع ہوتا ہے اور قبضہ کر لینے سے مکمل ہوتا ہے۔ہبہ کرنے والا اپنے فیصلہ سے رجوع کر کے ہبہ واپس لے سکتا ہے مگر یہ مکروہ ہے، اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کتا قے کر کے خود ہی چاٹ لیتا ہے۔

وقف

کسی چیز کو اللہ کے لیے وقف کر دینا جائز ہے اور وقف شدہ چیز وقف کرنے والے کی ملکیت سے نکل جاتی ہے۔مسجد، مدرسہ، سرائے، قبرستان وغیرہ کا وقف جائز ہے۔اگر مساجد و مدارس کو وقف کرنے کے بعد علماء ومشائخ ان کا قبضہ نہ چھوڑیں تو یہ جائز ہے۔خصوصاً اس دور میں

Islam The World Religion

اوران حالات میں علماء ومشائخ کے پاس بلاشرکت غیرے قبضے کا ہونا ضروری ہے۔

غیر مسلموں کی امداد سے مسجد تعمیر کرنا یا بجلی یا پانی کی فراہمی یا ان کی طرف سے مسجد کے بل کی ادائیگی جائز نہیں۔اس کی بہت سی دوسری وجوہات کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ غیر مسلم سادہ لوح مسلمانوں میں اپنی آبرو بنا لیتے ہیں۔عام لوگ ان باریکیوں کو نہیں سمجھتے۔

غصب اور امانت

اگر کوئی شخص کسی کی چیز غصب کرے اور وہ اس کے پاس ہلاک یا ضائع ہو جائے تو اسے اس کا تاوان ادا کرنا ہوگا۔لیکن اگر وہ چیز امانت تھی اور ضائع ہوگئی تو امانت دار اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔کوئی چیز عاریۃً (مانگنے پر) دینا بھی درست ہے۔دینے والا جب چاہے واپس لے سکتا ہے۔اور اگر وہ ضائع ہوگئی تو کوئی تاوان نہیں۔عاریۃً لی ہوئی چیز کو آگے کرائے پر دینا جائز نہیں۔اور اگر آگے کرائے پر دے دی اور وہ ضائع ہوگئی تو اب آگے دینے والا ذمہ دار ہوگا۔ہاں عاریۃً آگے دی جاسکتی ہے بشرطیکہ اس میں کسی قسم کی خرابی نہ آئے۔

گمشدہ چیز

اگر گمشدہ چیز کسی دوسرے کے ہاتھ لگ جائے تو اگر وہ چیز دس درہم سے کم مالیت کی ہے تو چند دن تک اسکا اعلان کرے اور اگر اس سے زائد قیمت کی ہے تو تقریباً ایک سال تک (یا اس وقت تک جب تک گمان ہو کہ اسکا مالک ابھی تک اسے ڈھونڈ رہا ہوگا) اسکا اعلان کرے اسکے بعد اسے صدقہ کردے۔پھر اگر اسکا مالک آجائے تو اس کی مرضی ہے کہ اس صدقہ کو برقرار رکھے یا اسکی قیمت وصول کرلے اور اگر وہ چیز ویسے ضائع ہوگئی تو کوئی جرمانہ نہیں پڑے گا۔

مزارعت

مزارع کو زمین اس طرح بٹائی پر دینا جائز ہے کہ فصل مالک اور مزارع دونوں میں طے شدہ طریقے سے بانٹی جائے اور اگر یہ طے کرلیا جائے کہ یہ ٹکڑا تیرا ہے اور یہ میرا تو یہ ناجائز ہے۔کسی کو اپنا باغ اس لیے دے دینا کہ وہ اسکی دیکھ بھال اور پرورش کرے اور جو پھل آئے وہ مشترک ہو تو یہ بھی جائز ہے۔ٹھیکے پر زمین لینا اور دینا جائز ہے۔

Islam The World Religion

(8)۔عدالتی مسائل

(1)۔ قاضی کا مجتہد ہونا ضروری ہے۔

(2)۔ کوئی شخص خود قاضی بننے کی خواہش نہ کرے۔

(3)۔ نیا قاضی چارج سنبھالنے کے بعد اپنے سے پہلے والے قاضی کے ریکارڈ اور فائلوں کا جائزہ لے۔قیدیوں کی سزاؤں پر نظر ثانی کرے۔

(4)۔ قاضی پر لازم ہے کہ سر عام مسجد میں بیٹھ کر فیصلے کرے۔

(5)۔ کسی کا تحفہ قبول نہ کرے سوائے اس کے جو اسکا رحمی رشتہ دار ہو یا ایسے تحائف کا عام رواج ہو۔

(6)۔ قاضی کسی کے ہاں دعوت پر مت جائے، ہاں اگر دعوتِ عامہ ہو تو حرج نہیں۔

(7)۔ قاضی دو فریقین میں سے کسی کو مشورہ نہ دے اور کوئی نکتہ نہ سمجھائے۔

(8)۔ فریقین میں سے کسی کی مہمان نوازی دوسرے کو چھوڑ کر نہ کرے۔

(9)۔ مالی جھگڑوں میں اگر مدعی اپنے مدعیٰ علیہ کو قید کرنے کی درخواست کرے تو قاضی کو چاہیے کہ اس میں جلدی نہ کرے بلکہ اسے مال واپس کرنے کا حکم دے۔اگر وہ انکار کرے تو اسے ایسے مال کی وجہ سے قید کیا جا سکتا ہے جو اس نے مدعی سے نقد حاصل کیا ہو۔جیسے حق مہر یا قرض وغیرہ،اس کے علاوہ نہیں۔اگر ملزم اپنی تنگدستی کا اظہار کرے تب بھی اسے قید نہیں کیا جا سکتا ہاں اگر مدعی ثابت کرے کہ یہ تنگ دست نہیں ہے تو پھر اسے قید کیا جا سکتا ہے۔دو یا تین مہینے قید رکھنے کے بعد بھی اس کا مال دار ہونا واضح نہ رہے تو اسے آزاد کر دیا جائے۔اور مدعی کو اپنے ملزم سے مطالبہ کرتے رہنے کی اجازت دی جائے۔

(10)۔ شوہر کو اس کی بیوی کا خرچہ نہ دینے کی وجہ سے قید کرنا درست ہے۔والد کو اس کے بیٹے کا مقروض ہونے کی وجہ سے قید نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ وہ اپنے نابالغ بیٹے پر خرچ نہ کرتا ہو۔

(11)۔ عورت حدود اور قصاص کے علاوہ ہر معاملے میں قاضی بن سکتی ہے۔

Islam The World Religion

(12)۔ کسی کی غیر موجودگی میں اس کے خلاف فیصلہ دینا جائز نہیں۔

قتل کا بدلہ

قتل کی چار قسمیں ہیں۔

(1)۔ قتل عمد:۔اس کی سزا قتل ہے۔البتہ مقتول کے ورثاء معاف کر سکتے ہیں۔

(2)۔ قتلِ شبہ عمد (ایسی چیز سے ارادۃً مارنا جس سے انسان مرا نہیں کرتا):۔اس کی سزا کفارہ اور دیتِ مغلظہ ہے۔سو اونٹ۔

(3)۔ قتلِ خطا (کسی اور کو مارا اور اسے لگ گیا):۔اس کی سزا کفارہ اور دیت ہے۔سو اونٹ اخماساً۔

(4)۔ قتل بالسبب (اپنی غلطی کی وجہ سے کسی کے ہاتھوں مارا جانا):۔اس کی سزا صرف دیت ہے۔

مسلم اور ذمی کی دیت برابر ہے۔عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔حدیث میں اس کی تصریح موجود ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے۔اور تقدیری معاملات میں رائے کا دخل جائز نہیں۔اگر کوئی شخص کسی علاقے میں مردہ پایا جائے اور قاتل کا علم نہ ہو سکے تو اس علاقے کے کم از کم پچاس آدمی قسم کھائیں کہ ہم نے یہ قتل نہیں کیا۔مقتول کے ورثاء ان آدمیوں کی نشاندہی کریں گے۔ان میں سے ہر ایک یوں قسم کھائے گا کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا اور اس کے قاتل کو جانتا بھی نہیں۔

حدود

زنا کی حد کنواروں کے لیے سو کوڑے اور شادی شدہ کے لیے سنگساری ہے۔اور اس کے گواہ چار ہونے چاہییں جو واشگاف لفظوں میں آنکھوں دیکھی گواہی دیں۔

شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے ہے بشرطیکہ وہ وقتِ ثبوت تک نشے میں ہو اور دو گواہ اس کی گواہی دیں اور شراب اس نے اپنی مرضی سے پی ہو۔

زنا کا جھوٹا الزام لگانے والے کی سزا اسی کوڑے ہے۔بشرطیکہ جس پر الزام لگا ہے وہ

Islam The World Religion

اس کا مطالبہ کرے۔

اگر کم از کم دس درہم مالیت کا مال محفوظ جگہ سے چرایا گیا اور چور نے ایک بار اس کا اقرار کرلیا۔ یا دو گواہوں نے گواہی دے دی تو اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ اور اگر ایک گروپ مل کر چوری کرے اور ہر شخص کو دس درہم آتے ہوں تو سب کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں گے ورنہ نہیں۔

چور کا دائیاں ہاتھ پہونچے سے کاٹا جائے گا۔ اگر دوبارہ چوری کرے تو بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹا جائے گا۔ تیسری بار چوری کرے تو کچھ نہ کاٹا جائے گا بلکہ قید کیا جائیگا۔ ہاتھ کاٹنے کیلیے ضروری ہے کہ جس کا مال چوری ہوا ہے وہ خود دعویٰ کرے۔

اقرار واقبالِ جرم

جو شخص عاقل بالغ ہو اور وہ کسی دوسرے کے حق کا اپنے اوپر اقرار یا کسی جرم کا اقبال کرے تو اسے تسلیم کرلیا جائے گا۔

دعویٰ اور گواہی

مدعی پر لازم ہے کہ وہ اپنا دعویٰ درست ثابت کرنے کے لیے گواہ پیش کرے اور اگر وہ گواہ نہ لاسکے تو مدعیٰ علیہ قسم کھا کر اپنی جان چھڑا سکتا ہے۔ مدعیٰ علیہ کی جگہ کوئی دوسرا شخص قسم دینے کے لیے نہیں چنا جاسکتا۔ چوری کے سواء بقیہ حدود کی گواہی چھپانا افضل ہے۔ باقی تمام معاملات میں گواہی چھپانا سخت گناہ ہے۔

زنا کے ثبوت کے لیے چار گواہ مرد چاہییں، اس میں عورتوں کی گواہی مقبول نہیں۔ باقی حدود اور قصاص میں دو مردوں کی گواہی قبول کی جائے گی اور یہاں بھی عورتوں کی گواہی مقبول نہیں۔ اس کے علاوہ معاملات میں دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول کی جائے گی اور عورتوں کے خاص معاملات میں صرف ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔

جو کسی پر جھوٹا الزام لگا چکا ہو اس کی گواہی معتبر نہیں خواہ اس نے توبہ کرلی ہو اور سزا کاٹ لی ہو۔ باپ دادا، بیٹا، پوتا، میاں، بیوی گواہ نہیں بن سکتے۔ گواہ کا صالح ہونا اور اعلانیہ فاسق نہ ہونا شرط ہے۔ مدعا علیہ یا اس کا وکیل گواہوں پر جرح کرسکتے ہیں۔

Islam The World Religion

پنچائت

پنچائتی فیصلہ ان معاملات میں درست مانا جاتا ہے جن میں صلح کرانی جائز ہے۔ لہٰذا حدود و قصاص کے معاملے میں پنچائت درست نہیں۔

دونوں فریقوں کے لیے ضروری ہے کہ پنچائت یا فردِ واحد (حکم یا پنچ) کا فیصلہ قبول کرنے پر آمادہ ہوں۔ پنچ کا عاقل بالغ اور معتبر شخص ہونا ضروری ہے۔ ملک، چودھری یا وڈیرا ہونا ضروری نہیں۔ پنچائتی فیصلہ اگر قانون کے مطابق ہو تو عدالت میں بھی قابل قبول ہو گا ورنہ نہیں۔

غیر مسلم، ذمی، قذف میں سزا یافتہ، فاسق اور نابالغ کو ثالث بنانا جائز نہیں۔ کوئی شخص اپنے والدین، اولاد اور اپنی زوجہ کے معاملے میں ثالثی نہیں کر سکتا۔

وکالت

قصاص و حدود کے علاوہ باقی تمام معاملات میں وکیل بنانا جائز ہے۔ قصاص و حدود میں بھی وہ شخص وکیل نہیں بنا سکتا جس نے حق حاصل کرنا ہے یعنی مدعی۔ لیکن مدعیٰ علیہ وکیل بنا سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حدود معمولی شک کی وجہ سے بھی ٹل جاتی ہیں۔ اور یہاں یہ شک موجود ہے کہ اگر مدعی خود موجود ہوتا تو شاید معاف کر دیتا۔ وکیل کو مختارِ خاص یا مختارِ عام بنایا جا سکتا ہے۔ اور مؤکل اگر چاہے تو اپنا وکیل بدل سکتا ہے۔

صلح

حدود جو خالص اللہ کا حق ہیں ان میں صلح جائز نہیں۔ باقی تمام معاملات میں مدعی اور مدعیٰ علیہ صلح کر سکتے ہیں حتیٰ کہ قتل کے کیس میں بھی صلح جائز ہے خواہ قتل ارادۃً کیا ہو یا خطاً۔

(9)۔ جہاد

جہاد فرض کفایہ ہے، جسے اسلامی حکومت حکم دے اس پر فرضِ عین ہے۔ جہاد اسلامی حکومت کے ماتحت ہونا ضروری ہے، انفرادی یا تنظیمی جہاد جائز نہیں۔

جہاد کی کئی صورتیں ہیں: دشمن کے مضبوط ہونے سے پہلے اسے کمزور کر دینے کے لیے

Islam The World Religion

جہاد جیسے جنگِ بدر ہوئی تھی، اپنا دفاع کرنے کے لیے جہاد جیسے جنگِ خندق ہوئی تھی، دشمن میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی مدد کے لیے جہاد جیسے فتح مکہ ہوئی تھی، اسلام کی تبلیغ کے لیے جہاد جیسے فتح ایران ہوئی تھی، غیر مسلموں کی فریاد رسی کرتے ہوئے انہیں ظالموں سے نجات دلانے کے لیے جہاد جیسے فتح اندلس ہوئی تھی۔

(10)۔موت کے بعد کے معاملات

میت کے ترکہ میں سے سب سے پہلے اس کے کفن دفن کا بندوبست کیا جائے گا، اگر کوئی رشتہ دار یا دوست یہ اخراجات اپنے ذمہ لے لے تو جائز ہے۔ پھر ترکہ میں سے اسکا قرض ادا کیا جائے گا، پھر تہائی حصہ تک کی گئی وصیت ادا کی جائے گی، پھر باقی میراث اس کے ورثاء میں شریعت کے مطابق تقسیم ہوگی۔ مثلاً اولاد موجود ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا، اگر اولاد نہ ہو تو بیوی کو چوتھا حصہ ملے گا، اگر اولاد ہو تو شوہر کو چوتھا حصہ ملے گا، اگر اولاد نہ ہو تو شوہر کو نصف حصہ ملے گا، ایک بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہوگا۔

نوٹ:

فقہِ اصغر پر یہ ساری بحث قدوری، کنزالدقائق اور ہدایہ وغیرہ سے لی گئی ہے۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

تیسری فصل:

فقہِ باطن

(یعنی تصوف)

فقہ ہمیں شریعت کے مطابق عبادت کرنا سکھاتی ہے لیکن تصوف ہمیں اسی عبادت میں نیت کو درست رکھنا اور اخلاص اختیار کرنا سکھاتا ہے۔

ہر عبادت کسی دنیوی غرض کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے کرنی چاہیے۔ ریاکاری شرک کی ایک پوشیدہ قسم ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے دکھاوا کرتے ہوئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوا کرتے ہوئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوا کرتے ہوئے خیرات کی اس نے شرک کیا (مسندِ احمد: ۱۷۱۴۵)۔

اور فرمایا: جسکے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا (مسلم: ۲۶۶)۔ اور فرمایا: حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے (ابوداوٗد: ۴۹۰۳)۔

اندر کی یہی پاکیزگی تصوف ہے۔ تصوف کا معنی ہے پاکیزگی اور صفائی اختیار کرنا۔ قرآن میں اس کے لیے تزکیہ کا لفظ استعمال ہوا ہے، تزکیہ کا معنی ہے پاک کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰى یعنی وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی کو اختیار کیا (الاعلیٰ: ۱۴)۔ تزکیہ سے مراد نفس کی اصلاح ہے۔

حدیث شریف میں تصوف کی بجائے احسان کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھتے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھتا ہے (بخاری: ۵۰، مسلم: ۹۳)۔

تصوف سیکھنے کے لیے جس سے راہنمائی لی جائے اسے مرشد کہتے ہیں۔ مرشد میں چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے: اس کا عقیدہ صحیح ہو اور وہ خالص اہل سنت ہو، وہ عالم ہو، وہ باعمل ہو، اسے اس کے مرشد نے اجازت دی ہو۔

Islam The World Religion

کم کھانا ، کم بولنا ، کم سونا اور نیک لوگوں میں بیٹھنا انسان کو ولی بنا دیتا ہے۔

صوفیاء کسی پر بوجھ نہیں بنتے ، ہر کسی کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔مشکلات پر صبر کرنا ، لوگوں کی غلطیاں معاف کرنا،ظلم برداشت کرنا اور ہر کسی کی خدمت کرنا اللہ کریم کو بہت پسند ہے۔اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا،اسی پر یقین رکھنااور اسی کی رضا پر راضی رہنا یکسوئی فراہم کرتا ہےاور ولایت کے مزید اونچے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔تصوف کا موضوع توحید ہے۔

محافل میں دف کا استعمال اور ناچ منع ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَمَرَنِي رَبِّي بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ یعنی مجھے میرے رب نے موسیقی کے آلے توڑ دینے کا حکم دیا ہے (مسند احمد حدیث:۲۲۱۱۹)۔

اور فرمایا: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب، جواء، ڈھول اور غلے سے تیار شدہ شراب سے منع فرمایا ہے (ابوداود:۳۶۸۵)۔قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ :

ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَ الْمَعَازِفُ یعنی گانے بجانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلے سرِ عام آجائیں گے (ترمذی:۲۲۱۱)۔

بعض صوفیاء کے انفرادی شطحیات کی نسبت ہی ان صوفیاء کی طرف غلط ہے۔ایسی باتوں کی تبلیغ وتشہیر خطرناک ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ:عشق اور وصال کے نام پر طرح طرح کے دعوے اور شطحیات بظاہر بڑے لذیز اور عوام کیلیے پر کشش ہوتے ہیں۔لیکن ان باتوں سے لوگوں میں بدعملی پھیلتی ہے اور ان باتوں کا نقصان عوام میں بہت زیادہ ہے هٰذَا فَنٌّ مِنَ الْكَلَامِ عَظِيْمٌ ضَرَرُهٗ فِي الْعَوَامِ (احیاء العلوم صفحہ ۵۰)۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

فقہِ اسلامی کا خلاصہ

(1)۔فقہِ اکبر (عقائد ونظریات)

(1)۔اللہ، فرشتے، کتابیں، رسول، قیامت، تقدیر کو ماننا۔

(2)۔خلفاء راشدین، اسلامی حکومت کا قیام، علاماتِ قیامت۔

غرض وغایت: (1)۔اسلام اور کفر میں فرق سمجھنا اور اپنا ایمان درست رکھنا۔

(2)۔اہل سنت اور اہل بدعت میں فرق سمجھنا اور اپنا عقیدہ درست رکھنا۔

اہم کتابیں: فقہِ اکبر ، عقیدہ طحاویہ ، عقائد نسفی۔

(2)۔فقہِ اصغر (احکام وعبادات)

(1)۔نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، طلاق، خرید وفروخت، حلال وحرام، حظر واباحت۔

(2)۔حکمرانی کے طریقے، عدالتی نظام، اوقاف، بین الاقوامی تعلقات، جہاد، میراث کی تقسیم۔

غرض وغایت: (1)۔فرض، واجب، سنت، مستحب، مباح کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا۔

(2)۔حرام، مکروہ، خلافِ اولیٰ کو سمجھنا اور ان سے بچنا۔

اہم کتابیں: قدوری، کنز الدقائق، تنویر الابصار۔

(3)۔فقہِ باطن (آداب واخلاق)

(1)۔ ریاکاری، تکبر، حسد، جھوٹ، غیبت، بدزبانی، لالچ، بغض سے بچنا۔

(2)۔اللہ سے محبت، اخلاص، خدمت، صبر، ادب، حیاء، شکر اور توکل اختیار کرنا۔

غرض وغایت: (۱)۔رضائے الٰہی کا حصول۔

اہم کتابیں: رسالہ قشیریہ، کشف المحجوب، فتوح الغیب۔

نوٹ: بعض بزرگوں نے یہ تقسیم اس طرح بیان فرمائی ہے: عقائد، عبادات اور اخلاق۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

چوتھا باب:

ریاستِ مدینہ

Islam The World Religion

Islam The World Religion

اسلام کے تین شعبے ہیں

(1)۔عبادات کا شعبہ

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے تعلق رکھتا ہے، اللہ کریم جل شانہ فرماتا ہے: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (البقرۃ: ۴۳)۔ بے شک وقتِ مقررہ پر نماز مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے (النساء: ۱۰۳)۔ سورج ڈھلنے سے لے کر رات چھا جانے تک نماز قائم کرو اور فجر کی نماز، بے شک فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (بنی اسرائیل: ۷۸)۔

زکوٰۃ کے بارے میں فرماتا ہے: دولت صرف امیروں کے ہاتھوں میں گردش نہ کرتی رہے (الحشر: ۷)۔ جو لوگ سونے اور چاندی کو ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں المناک عذاب کی خوشخبری سنا دو (التوبہ: ۳۴)۔

روزوں کے بارے میں فرماتا ہے: تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں (البقرۃ: ۱۸۳)۔ رمضان کے مہینے میں قرآن اتارا گیا، تو تم میں سے جو شخص بھی اس مہینے کو پالے اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے (البقرۃ: ۱۸۵)۔

حج کے بارے میں فرماتا ہے: اللہ کی خاطر لوگوں پر کعبہ کا حج فرض ہے بشرطیکہ اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں (آل عمران: ۹۷)۔ اللہ کی خاطر حج اور عمرہ مکمل کرو (البقرۃ: ۱۹۶)۔ اور چاہیے کہ قدیمی گھر کا طواف کریں (الحج: ۲۹)۔ مقام ابراہیم پر نماز پڑھو (البقرۃ: ۱۲۵)۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو حج کرے یا عمرہ کرے اسکے لیے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان دوڑے (البقرۃ: ۱۵۸)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا (بخاری حدیث: ۸، مسلم حدیث: ۱۴)۔

اس شعبے کے بارے میں جاہل، جذباتی اور غیر ذمہ دار خطیبوں کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں، جبکہ اس موضوع پر مکمل اور صحیح معلومات جید علماء کے پاس موجود ہوتی ہیں۔

Islam The World Religion

(2)۔روحانیت کا شعبہ

نفس کی اصلاح اور اخلاقی تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں: بس ہمارا سلام، اور وہ جو اپنے رب کے آگے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں (الفرقان: ۶۳، ۶۴)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم بے وطن ہو یا مسافر ہو۔اور اپنے آپکو اہل قبور میں شمار کرو (ترمذی: ۲۳۳۳)۔

اس شعبہ کے بارے میں تعویز گنڈے کے ماہر عامل حضرات کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں جو جنات یا موکلات کو پھنسا کر ان سے الٹے سیدھے کام کراتے رہتے ہیں۔

ایک مرتبہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو حضور نے فرمایا: یہ لوگ کوئی شی نہیں ہوتے۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ ایسی خبر دیتے ہیں جو سچ ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کلمہ حق ہوتا ہے جس کو جن آسمان سے سن کر یاد کر لیتے ہیں پھر وہ اپنے دوست ''کاہن'' کے کان میں کڑ کڑ کرتے ہیں جیسے مرغی کڑ کڑ کرتی ہے اور اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں (بخاری: ۵۷۶۱، مسلم: ۵۸۱۶)۔ جبکہ اللہ کا ولی عامل کو نہیں بلکہ کامل کو کہتے ہیں جس کا کام نفس کی اصلاح اور اخلاق کی تعلیم دینا ہوتا ہے۔اس کے لیے شریعت کا پابند ہونا ضروری ہے۔

(3)۔سیاسی شعبہ

مجموعی معاشرت اور سیاسی نظام کے نفاذ سے تعلق رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں انبیاء علیہم السلام سیاست کرتے تھے اور اب یہ خلفاء کی ذمہ داری ہے (بخاری: ۳۴۵۵، مسلم: ۴۷۷۳)۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے اسلام کا سیاسی نظام نافذ فرمایا، خلفائے راشدین نے بھی یہی نظام نافذ فرمایا۔اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں اور اسی کی وضاحت آگے آ رہی ہے۔اس تیسرے شعبے کو ہم نسبتاً تفصیل سے بیان کریں گے۔انسانی زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ اسلام کے سواء دنیا کا کوئی مذہب نہیں کرتا۔اس مضمون کا مقدمہ ختم ہوا، اب اس تیسرے شعبے کی تفصیل ملاحظہ کیجیے جو اس مضمون کا اصل موضوع ہے۔

Islam The World Religion

اسلام کا سیاسی نظام

پہلی فصل:

سیاسی نظام کا مشاورتی اور صوابدیدی حصہ

(1)۔سربراہِ مملکت اور اس کی مجلسِ مشاورت

سربراہِ مملکت کو امیر، صدر، وزیر اعظم، رئیس کچھ بھی نام دیا جا سکتا ہے۔حکمران کا اہلِ علم، صحت مند اور مرد ہونا ضروری ہے (البقرۃ: ۲۴۷، بخاری: ۴۴۲۵)۔مشورہ کے بارے میں اللہ کریم فرماتا ہے: وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنی مسلمانوں کے معاملات آپس میں مشورے سے طے ہوتے ہیں (الشوریٰ: ۳۸)۔اور فرمایا: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ یعنی فیصلوں میں ان سے مشورہ لیں (آلِ عمران: ۱۵۹)۔مشورہ دینے کے اہل لوگوں کو مشیر، وزیر، امین، رکن وغیرہ کچھ بھی مناسب نام دینا جائز ہے۔

(2)۔مجلسِ شوریٰ کے پاس فیصلوں کے لیے بنیادی اصول

مجلس شوریٰ قرآن وسنت کی تصریحات میں مداخلت یا ترمیم نہیں کر سکتی، بلکہ اس کا کام قرآن و سنت کے صریح فیصلوں سے نیچے نیچے (۱)۔اباحتِ اصلیہ۔(۲)۔نظریہ ضرورت (۳)۔علم ترجیحات۔ان تین بنیادی اصولوں کی روشنی میں ملکی مفادات کے فیصلے کرنا ہوتا ہے۔

اباحتِ اصلیہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ چیز جائز ہے جس سے قرآن اور حدیث میں منع نہ کیا گیا ہو۔حدیث شریف میں ہے کہ: حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہو اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہو اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے وہ ان چیزوں میں سے ہے جنکی اللہ نے معافی دی ہے (ترمذی: ۱۷۲۶)۔

یہ اسلام کا ایک بہت بڑا اصول ہے جس نے رفاعی اور تعمیری کاموں کا دائرہِ کار بہت وسیع کر دیا ہے، مثلاً سڑکیں، پلیں، ڈیم، سفری سہولیات، جدید جنگی طریقے وغیرہ۔

Islam The World Religion

نظریہ ضرورت سے مراد اہم ضرورت کے حالات میں کسی آسان اور سہل راستے کو اختیار کرنا اور کسی بڑے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے چھوٹے مقاصد کو قربان کرنا ہے، مثلاً اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے تمام مسالک کا ایک دوسرے کو برداشت کرنا اور امن کے اہم ترین مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مباح اور مستحب جلوسوں کو ختم کر دینا۔

علمِ ترجیحات سے مراد نسبتاً زیادہ اہم کام کو ترجیح اور اولیت دینا ہے۔ مثلاً گیس اور پانی کا پائپ پہلے بچھانا اور سڑک بعد میں بنانا، یا عوام کو روٹی کپڑا پہلے فراہم کرنا اور سفری سہولیات بعد میں فراہم کرنا وغیرہ۔

انہی تین اصولوں کی روشنی میں کسی بھی پیش آمدہ مسئلے کو حل کیا جا سکتا ہے، اور دفاع، پولیس، خفیہ ادارے، امورِ خارجہ، قانون، خزانہ، تعلیم، صحت، پانی اور بجلی، ریلوے، ڈاک و اطلاعات اور ایکسائز جیسے ادارے کھول کر انہیں کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اہمیت کے پیشِ نظر دوبارہ پڑھ لیجیے: (۱)۔اباحتِ اصلیہ۔(۲)۔نظریہ ضرورت اور (۳)۔علمِ ترجیحات۔

اگر حکومت کوئی اچھا کام کرے تو ہر کسی کو چاہیے کہ اسکی حمایت کرے اور اگر غلطی کرے تو ہر کسی کو اختلاف کا حق حاصل ہے۔ پارٹی تعصب ترقی کی راہ میں اہم رکاوٹ بنتا ہے۔ اللہ کریم فرماتا ہے: وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو اور گناہ اور سرکشی میں تعاون مت کرو (المائدۃ:۲)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے عصبیّت کی دعوت دی وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے عصبیّت کی خاطر جنگ لڑی وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصبیّت پر مرا وہ ہم میں سے نہیں (ابوداوٗد:۵۱۲۱)۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے (ابوداوٗد:۵۱۱۹)۔

(3)۔اہم اصلاحات

تعلیمی نظام کی درستگی کے لیے

(1)۔ ملک بھر میں ایک جیسا نصاب ہونا چاہیے، البتہ تخصص (Speciality) کی اجازت

Islam The World Religion

دی جائے۔

(2)۔ بنیادی ذریعہ تعلیم اردو زبان ہو اور عربی، انگریزی کو مضمون کے طور پر پڑھایا جائے۔

(3)۔ اسلامی تعلیمات سے متصادم جملوں اور مضامین کا اخراج۔

(4)۔ دیگر مضامین کے ساتھ قرآن، حدیث، سیرت، اہم شخصیات اور عربی زبان کی بھی کلاسوں کی درجہ بندی کے مطابق بتدریج شمولیت ضروری ہے۔

بلکہ اگر بالفرض ہمارا یہی چند صفحات والا زیرِ نظر مضمون شامل نصاب کر دیا جائے تو کم از کم درجۂ ثانویہ (Higher Secondry) کے طالب علموں کی ذہنی اصلاح کے لیے انشاء اللہ کافی ہو جائے گا۔

معاشی نظام کی درستگی کے لیے

(1)۔ صدقات کی حوصلہ افزائی اور سود کی حوصلہ شکنی قرآن میں مذکور ہے (البقرۃ: ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۹)۔

(2)۔ زکوٰۃ اور صدقات کے علاوہ ایک حد سے زائد امیر لوگوں پر ٹیکس لگانا بھی شرعاً جائز ہے، حتیٰ کہ ایک اور حد سے زیادہ امیر ہو جانے والوں کی فالتو دولت بحق سرکار ضبط کر لینا بھی درست ہے۔ یہ بات اللہ کے فرمان: كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ یعنی تا کہ دولت صرف امیروں کے ہاتھوں میں گردش نہ کرتی رہے (الحشر: ۷) کی دلالت سے ثابت ہے۔

(3)۔ زکوٰۃ اور ٹیکس براہِ راست (Directly) وصول کیے جائیں تا کہ اس کا اثر قیمتوں پر نہ پڑے۔

(4)۔ اپنی مصنوعات پر اکتفاء کیا جائے اور برآمدات (Exports) میں اضافہ کیا جائے۔

(5)۔ سٹاک ایکس چینج کمیشن (Security & exchange commision of Pakistan) کو فعال تر کیا جائے۔

(6)۔ سیاحت (Tourism) کے نظام کو بہتر اور منظم کیا جائے۔

(7)۔ قحط کے علاوہ عام دنوں میں حکومت کیطرف سے قیمتوں کا تعین جائز ہے۔

Islam The World Religion

مالیاتی پالیسی (Fiscal Policy) کی اصلاح کیلئے یہ بنیادی چیزیں ہیں۔اور یہی چیزیں مالیاتِ عامہ(Public Finance) پر بھی اچھی طرح اثر انداز ہوں گی۔

(8)۔ علماء اور فضلاء کی ایک ٹیم کے ذریعے سودی نظام کی اصلاح کی جاسکتی ہے جو ملک کی بین الاقوامی مجبوریوں اور اندرونی سہولتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مخلص حکمرانوں کے دلی تعاون کی نتیجے میں اچھا لائحہ عمل فراہم کر سکتے ہیں۔ملک کے خود کفیل ہونے پر خصوصی توجہ دینا سودی نظام کے خاتمے میں سب سے بڑا مددگار ثابت ہوگا۔

(9)۔ کفایت شعاری، ترکِ تعیش کو اختیار کیا جائے اور اسکی باقاعدہ ترغیب دی جائے۔

(10)۔ بے آباد زمینوں کی آبادکاری کی طرف توجہ دی جائے۔پاکستان میں لاکھوں کروڑوں ایکڑ اراضی حکومت کے رحم کی منتظر ہے۔مثلاً لاکھوں ایکڑ رقبہ مختلف کیمیکل انڈسٹریز کے تیزابی تالابوں کی وجہ سے شورزدہ ہو چکا ہے۔ان تالابوں کا متبادل اختیار کر کے ایسی زمین کو آباد کیا جاسکتا ہے۔

(11)۔ زرعی زمین کی ملکیت کی ایک حد مقرر کردی جائے جس سے زائد زمین ہر کسی سے ضبط کر کے غریب کسانوں میں تقسیم کردی جائے۔

(12)۔ پراپرٹی ڈیلنگ، ہاوسنگ سوسائٹیز، تعمیرات کے ذریعے زرعی زمینوں کی بربادی اور لیز سسٹم کو کنٹرول کرنا ہوگا۔

صحت کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے

(1)۔ ڈاکٹروں پر ڈنڈا اٹھانے کی بجائے ان کے مسائل کو ہمدردی کے ساتھ سنا جائے اور انہیں بھی انسانی ہمدردی اور محبت واخلاص سمجھایا جائے۔

(2)۔ اسکے ساتھ ساتھ طب یونانی اور طبِ جدید کی ہر ممکنہ ترویج ہو اور حکومت ایلوپیتھی کی طرح باقاعدہ اس فن کو بھی تعاون (Sponsorship) فراہم کرے۔

(3)۔ ہوٹلوں میں تلی ہوئی چیزوں پر پابندی، بچوں کے پاپڑ اور مضر صحت اشیاء پر پابندی لگا دی جائے یا طبی طور پر ان کی اصلاح کردی جائے۔

Islam The World Religion

(4)۔ سیوریج سسٹم کو اچھے طریقے سے رواں کیا جائے اور زمین دوز گٹر بنانے پر پابندی یا اس کا بہترین نعم البدل فراہم کرنے پر غور کیا جائے۔

بجلی اور پانی کے بحران کا علاج

(1)۔ اس مسئلے کا کافی حد تک حل کفایت شعاری، ترکِ تعیش میں ہے۔اس کے علاوہ آبی ذخائر میں اضافہ اور زمینی پانی کو خراب کرنے والے عناصر کی اصلاح ہے۔

(2)۔ ماحول میں پولوشن (آلودگی) ختم کرنے کے لیے درخت لگانا اور پانی کا بحران ختم کرنے کے لیے چند اقدامات کرنا ہوں گے جن کے لیے جرأت کا مظاہرہ ضروری ہے۔

سول سروسز کی اصلاح

(1)۔ بھرتیاں خالص میرٹ پر کی جائیں۔

(2)۔ اداروں کو سیاست سے مبراء کیا جائے۔ان لوگوں کی جانب داریاں نظام کو تباہ کرتی ہیں۔

(3)۔ سینئر جونیئر کی نفرتیں ابتدائی کورس کے ذریعے ختم کی جائیں۔

(4)۔ کسی بھی فن کے ماہرین کو ترقی دی جائے اور ان سے اعلیٰ سطح پر کام لیا جائے۔

(5)۔ ریٹائرمنٹ کی عمر کی حد پر نظرثانی کی جائے۔اکثر ایسا ہو رہا ہے کہ مہارت کی عمر تک پہنچنے کے بعد ملازمین کو ریٹائر کر دیا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کو بیرونی ممالک میں فوراً کیچ (Catch) کیا جا رہا ہے۔

(6)۔ تنخواہیں ایسی مناسب رکھی جائیں کہ ملازمین دل جمعی کے ساتھ کام کرسکیں اور ناجائز آمدنی کی طرف دھیان نہ دیں۔

(7)۔ آئے دن تبادلوں سے اجتناب کیا جائے۔

(8)۔ ان کے لباس، یونیفارم، عہدوں کے نام، دفاتر اور فرنیچر وغیرہ خواہ مخواہ تبدیل نہ کیے جائیں۔

(9)۔ ریٹائر ہونے والے ماہر ٹیکنیشنز (Technitians) کا ایک اعلیٰ تجرباتی سیل قائم کیا

Islam The World Religion

جائے جس میں ان کے علم اور تجربہ سے فائدہ اٹھایا جائے اور انہیں اٹامک انرجی، میڈیکل شعبہ اور جہاز سازاداروں کی لیبارٹریوں سے منسلک کیا جائے۔

(10)۔ مدارس سے فارغ التحصیل نوجوان طب اور انجینئرنگ وغیرہ کی طرف لائے جائیں تا کہ ہر محکمے میں دینی راہنما دستیاب ہوں۔

مختلف لوگوں کے حقوق

(1)۔ مثلاً بچوں کے حقوق، عورتوں کے حقوق، مزدوروں کے حقوق، انسانی حقوق وغیرہ کے مطالبہ کی بجائے اسلام اپنا اپنا فرض ادا کرنے پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اس سے حقوق خودبخود میسر آ جاتے ہیں۔ پھر بھی ہر کسی کے شریعت کے مطابق حقوق سرآنکھوں پر تسلیم کیے جائیں۔

(2)۔ ملک میں رہنے والی غیر مسلم اقلیتوں کی حفاظت حکومت کی اسی طرح ذمہ داری ہے جیسے مسلمانوں کی حفاظت، البتہ اسکی کچھ بالکل آسان تفصیلات ضرور ہیں۔

(3)۔ بیرونِ ملک پاکستانیوں کی مدد کی جائے۔ ان پر بے جا مقدمات، ان کی بے روزگاری، صحت، اور ان کے عائلی مسائل پر توجہ دی جائے۔ بعض عرب ممالک میں کفالہ سسٹم اور جابروں کے مظالم کے مقابلے پر پاکستانیوں کی مدد کی جائے۔

(4)۔ کسان، مزدور، فوجی، تاجر، ٹیچر، ڈاکٹر، حکیم، مسافر، مل مالکان، پولیس، ڈرائیور، ٹرانسپورٹر، وکیل، جج، سرکاری ملازمین، علماء وخطباء، بنک ملازمین کی الگ الگ میٹنگز بلا کر ان کے مسائل سنے جائیں اور ان سے مشورہ لیا جائے۔ اس طرح اصلاحی اور فلاحی اقدامات میں بہتری آسکتی ہے۔

امنِ عامہ کے لیے

(1)۔ اسلحہ پر پابندی۔

(2)۔ غیر ضروری جلوسوں پر پابندی۔

(3)۔ ہر طرح کے تنظیمی جھنڈوں پر پابندی لگا دی جائے۔

(4)۔ دہشت گردی کی صحیح تعریف متعین کی جائے تا کہ اصل دہشت گردوں کے ساتھ بے

Islam The World Religion

گناہوں کو دہشت گرد کہہ کر ہم خود دہشت گردی کو ہوا نہ دیں۔

اطلاعات ونشریات

اطلاعات ونشریات کا سلسلہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔البتہ اس میں کچھ باتیں قابل اصلاح ہیں۔مثلاً اس محکمے کی ملازمہ خواتین کو اسی محکمے میں پس پردہ ملازمت دے دی جائے تاکہ وہ بے روزگار نہ ہوں، بلکہ پہلے سے بہتر تنخواہ دار اور نسبتاً زیادہ باعزت بنا دیا جائے۔ایسی خواتین مکمل طور پر باعزت ہوتی ہیں مگر مجبوریوں کے تحت ملازمت کرتی ہیں۔سوشل میڈیا پر گالی گلوچ، کٹ اینڈ پیسٹ، فحاشی اور بے حرمتی پر پابندی لگا دی جائے۔نابالغوں اور طالب علموں کو اسکے استعمال کی محدود اجازت دی جائے۔

(4)۔خارجہ پالیسی

(ا)۔قرآنی آیات:

خارجہ پالیسی کی بنیاد یہ آیت ہے: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرو اور گناہ اور سرکشی کے معاملے میں تعاون مت کرو (المائدۃ:۲)، خواہ کوئی معاملہ (DEAL) کسی مسلم ملک سے ہو یا غیر مسلم سے۔البتہ مسلمان کو غیر مسلم پر ترجیح دیتے ہوئے اس کے اسلام کا پاس رکھا جائے گا۔اس کے علاوہ مندرجہ ذیل آیات میں خارجہ پالیسی کے نکات موجود ہیں۔صرف ترجمہ اور خلاصہ ملاحظہ فرمائیں۔

معاہدے پورے کرو (المائدۃ:۱)۔اگر کسی قوم سے خیانت کا ڈر ہو تو معاہدہ سیدھا ان کی طرف پھینک دو (الانفال:۵۸)۔اخبار اور اطلاعات کے بارے میں پوری چھان بین اور تفتیش ضروری ہے (الحجرات:۶)۔تم میں ان کے سُننے والے (جاسوس) موجود ہیں (توبہ:۴۷)۔دشمن کے خلاف جس قدر ہو سکے اپنی جنگی تیاری مکمل رکھو (الانفال:۶۰)۔

وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئاً وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا

Islam The World Religion

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اے اہل کتاب! اس کلمے کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سواء کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی کسی کو اسکا شریک بنائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سواء رب بنائے۔ پھر اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہو کہ ہمارے مسلمان ہونے پر گواہ رہو (آل عمران: ٦٤)۔

(۲)۔احادیثِ نبویہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (دیگر ممالک کے علاوہ) خود مسلمانوں کے اپنے درمیان بھی معاہدہ جائز ہے سواء اس معاہدے کے جس میں حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دیا گیا ہو۔ مسلمان اپنی طے شدہ شرائط کے پابند ہوں گے۔ سواء ان شرائط کے جن میں حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دیا گیا ہو (ترمذی: ۱۳۵۲، ابن ماجہ: ۲۳۵۳، ابوداؤد: ۳۵۹۴)۔

جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ ہی نیا معاہدہ کرے جب تک اس کی مدت نہ گزر جائے یا صاف صاف ان کی طرف پھینک نہ دے (ابوداؤد: ۲۳۵۹، ترمذی: ۱۵۸۰)۔

خبردار! جس نے معاہدے والے آدمی پر ظلم کیا یا اس کا نقصان کیا یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا یا اس کی دلی خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی، میں قیامت کے دن اس کے مقابلے پر کھڑا ہوں گا (ابوداؤد: ۳۰۵۲)۔

حضرت مسور اور مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے دس سال تک جنگ نہ لڑنے پر صلح کی تھی۔ لوگ اس عرصے میں امن سے رہیں گے۔ ہمارے سینے صاف ہوں گے، نہ تلوار سونتی جائے گی اور نہ زرہ پہنی جائے گی (ابوداؤد: ۲۷۶۶)۔

(۳)۔بین الاقوامی معاہدوں کی مثالیں:

میثاق مدینہ کئی صفحات پر مبنی ہے اور سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۵۰۱ سے ۵۰۴ تک مذکور ہے۔ حدیبیہ کا وثیقہ مکمل کئی صفحات پر مبنی بخاری شریف کی حدیث نمبر ۲۷۳۲ میں مذکور ہے۔ نبی کریم ﷺ کی طرف سے مختلف بادشاہوں کو لکھے گئے بیس (۲۰) خطوط کتاب احتیاج

Islam The World Religion

العالمین الٰی سیرتِ سید المرسلین ﷺ کے صفحہ ۱۸۴ سے ۱۹۷ تک مذکور ہیں، جن سے خارجہ پالیسی میں اچھی راہنمائی لی جاسکتی ہے۔

(۴)۔اسلامی ممالک کا اتحاد:

اسلامی ممالک کا ایک اتحادی بلاک (FEDERATION) قائم کرنا بہت اچھی تدبیر ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً یعنی یقیناً یہ تمہاری امت، ایک ہی امت ہے(الانبیآء: ۹۲ ، مومنون:۵۲)۔اورلَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی مومن مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں (آلِ عمران:۲۸)۔ ان آیتوں میں اسلامی بلاک کی حوصلہ افزائی موجود ہے۔

(۵)۔اباحتِ اصلیہ ،نظریہ ضرورت اور علمِ ترجیحات:

ان تین چیزوں کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔انہی کی روشنی میں وقت کی ضروریات کے تحت خارجہ پالیسی وضع کی جاسکتی ہے جس کی کوئی شق کسی واضح شرعی حکم کے خلاف نہ ہو۔

(5)۔جہاد کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے

جہاد اسلامی حکومت کا اہم فریضہ ہے۔لیکن چونکہ جہاد کے وقت کا تعین، جہاد کا طریقہ کار اور اس کی حکمتِ عملی، مختلف محاذات میں سے زیادہ اہم محاذ کی ترجیح، فی الحال جنگ کی بجائے صلح وغیرہ کا تعلق حکومتی صوابدید سے ہوتا ہے، لہٰذا اس موضوع کو اسی باب میں درج کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حکمران ڈھال ہوتا ہے، اس کی نگرانی میں جنگ لڑی جاتی ہے (بخاری:۲۹۵۷، مسلم:۴۷۷۲)۔جہاد کو اپنے ہاتھ میں لے کر بوقتِ ضرورت اس کے فریضہ ادا کیا جائے۔اب انفرادی اور تنظیمی جہاد کرنے والوں کے پاس کوئی حجت باقی نہیں رہے گی۔

ملکی دفاع کے لیے ہر طرح کی طاقت کو جمع کرنا لازم ہے خواہ افرادی ہو یا بارودی، اللہ کریم فرماتا ہے: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ یعنی دشمن کے مقابلے پر جس قدر ہو سکے اپنی قوت کو تیار رکھو (الانفال:۶۰)۔

Islam The World Religion

دوسری فصل:

سیاسی نظام کا منصوص قانونی حصہ

(1)۔قانون اور اس کی بالادستی

ملک کے اندرونی بگاڑ سنوار کا دارومدار عدالتی نظام اور انصاف پر ہوتا ہے۔اسلامی قانون میں ملک کے کسی بھی شخص کو استثناء حاصل نہیں۔

(2)۔عدالتی نظام

(۱)۔جج کا اسلامی قوانین کا ماہر اور اس عہدے کا اہل ہونا ضروری ہے (النساء: ۵۷)۔

(۲)۔جج کے لیے ضروری ہے کہ دونوں فریقوں کو سامنے بلا کر فیصلہ کرے (ابوداؤد: ۳۸۷۲)۔

(۳)۔جج غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے (بخاری: ۷۱۵۸)۔

(۴)۔جج اپنی ذاتیات کو فیصلے میں ملوث نہ کرے اور نہ ہی اپنے ذاتی مذہب و مسلک کی بنا پر تعصب کا مظاہرہ کرے۔

(۵)۔عدالت کا ایک بنیادی اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ: اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعیٰ عَلَیْہِ یعنی مدعی کے ذمے گواہی ہے اور مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے (ترمذی: ۱۳۴۱)۔

یہ حدیث تقریباً تمام دیوانی اور فوجداری مقدمات کا حل ہے۔مختلف جرائم کی مختلف سزائیں اس طرح ہیں۔

(3)۔حدود

(۱)۔کنوارے زانی کی سزا سو (۱۰۰) کوڑے ہے (النور: ۲)۔

Islam The World Religion

(۲)۔جھوٹے الزام (قذف) کی سزا اسی (۸۰) کوڑے ہے(النور:۴)۔

(۳)۔شادی شدہ زانی کی سزا موت ہے(بخاری:۶۸۶۸)۔

(۴)۔زنا کے جرم کو ثابت کرنے کے لیے چار گواہوں کی ضرورت ہے جو عینی شاہد ہوں(النور:۴)، جبکہ دیگر جرائم کو ثابت کرنے کے لیے صرف دو دیانت دار گواہ کافی ہوتے ہیں(البقرۃ:۲۸۲)۔

(۵)۔چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے(المائدۃ:۳۷)۔

(۶)۔شرابی کی سزا اسی (۸۰) کوڑے ہے(مؤطا امام مالک:۱۵۱۸)۔

(۷)۔شک کا فائدہ دیتے ہوئے ملزم سے حدود ٹالنے کی کوشش کرو(ترمذی: ۱۴۲۴)۔

(۸)۔حدود کا تعلق چونکہ اللہ تعالیٰ کے حق سے ہے، لہٰذا کوئی بندہ انہیں معاف نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان میں صلح ہو سکتی ہے۔

(4)۔قصاص و دیت اور مرتد کی سزا

(۱)۔قتل کا بدلہ قتل ہے(المائدۃ:۴۵)۔

(۲)۔قتل خطاء میں مرد کی دیت سو(۱۰۰) اونٹ ہے(السنۃ للمروزی:۲۰۰)۔

(۳)۔مرتد کی سزا قتل ہے(بخاری:۲۰۱۷)۔

(۴)۔گستاخ رسول کی سزا قتل ہے(الاحزاب:۵۷، بخاری:۲۵۱۰)۔

(5)۔تعزیرات

تعزیرات کا تعلق حدود سے نیچے نیچے والے جرائم سے ہے۔اس میں اصول یہ ہے کہ جج اپنی صوابدید سے عدالتی نظائر(Legal Digests) کی روشنی میں فیصلہ کرے(مستدرکِ حاکم:۶۰۴۴، نسائی:۵۳۹۹، ۵۳۹۷، دارمی:۶۳۲)۔

تعزیرات کا تعلق چونکہ عدالتی نظام سے ہے اور یہ شوریٰ کی بجائے جج کی صوابدید سے طے پاتی ہیں، لہٰذا ہم نے اسی باب میں اسے جگہ دینا مناسب سمجھا ہے۔

Islam The World Religion

کوئی تعزیری سزا اتنی زیادہ نہیں ہوسکتی کہ کسی حد کے برابر ہوجائے (السنن الکبریٰ جلد ۸ صفحہ ۳۲۷)۔

علامہ ابنِ قیم کی کتاب زاد المعاد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے بڑی تفصیل سے درج ہیں، فقہ کی ہر کتاب میں کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب البیوع، کتاب الشفعہ، کتاب الشرکت، کتاب المضاربت، کتاب الھبہ، کتاب الدعوہ، آداب القاضی، کتاب السیر، کتاب المیراث وغیرہ موجود ہیں۔ ان کی تشریح پر مفصل ترین کتابیں دستیاب ہیں، جن میں سے بعض مثلاً فتاویٰ عالمگیری وغیرہ جج کے مطالعاتی میز پر ہر وقت موجود ہوسکتی ہیں۔ اتنی مفصل راہنمائی کسی دوسرے مذہب کے ہاں نہیں دکھائی جاسکتی۔

(6)۔ عائلی نظام

(۱)۔ طلاق کا حق شوہر کے پاس ہے بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ (البقرۃ: ۲۳۷)۔

(۲)۔ عورت اگر اپنے شوہر کو کچھ مال دے کر جدائی پر راضی کرلے تو اسے خلع کہتے ہیں۔ خلع میں عدالت کی مداخلت ضروری نہیں۔

(۳)۔ اگر شوہر میں کوئی شرعی نقص ہو جیسے نامردی، خاندانی دشمنی کی بنا پر عورت کو ذلیل کرتے رہنا اور نشے کی عادت وغیرہ، اور عورت کی جان بھی نہ چھوڑتا ہو تو ایسی صورت میں عورت عدالت میں جاکر جدائی کی درخواست کرسکتی ہے، جج پر لازم ہے کہ دونوں فریقوں کو بلائے، اور اگر جج عورت کے دلائل سے مطمئن ہوجائے تو ان کے درمیان تفریق کرسکتا ہے، اسے تفریق القاضی کہتے ہیں نہ کہ خلع۔

(۴)۔ اگر شوہر جج کے بلاوے پر حاضر نہ ہو تو جج یکطرفہ فیصلہ کرسکتا ہے۔

(۵)۔ محض معمولی شکایت پر ان کے نکاح توڑنے کا فیصلہ دے دینا درست نہیں اور نکاح پر نکاح کو رواج دینا ہے۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

تیسری فصل:

عصرِ حاضر میں اسلامی قانون نافذ کرنے کا طریقہ

(1)۔ مغربی نظام کا خاتمہ ضروری ہے

موجودہ نظام میں صرف امیر آدمی ہی الیکشن لڑ سکتا ہے، اسی سے اہلیت (Merit) کا تصور برباد ہو جاتا ہے۔ وہی پرانے چہرے نقاب بدل بدل کر سامنے آ رہے ہیں، ہر جگہ سے ایک ہی خاندان کے افراد بار بار سامنے آتے ہیں، کثیر جماعتی نظام میں ہمیشہ اقلیت کی حکومت اکثریت پر قائم ہوتی ہے، پڑھے لکھے اور جاہل کا ووٹ برابر ہوتا ہے۔ الیکشن میں دھاندلیوں کے الزامات لگتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ اب کوئی سسٹم کو غلط کہتا ہے، کوئی نئے پاکستان کی بات کرتا ہے اور کوئی باسٹھ تریسٹھ کی بات کرتا ہے مگر اصل حل کی طرف وہ تعلیم نہیں جانے دیتی جو مشنری سکولوں سے حاصل کی گئی تھی۔ وہ بزدلی اور احساسِ کمتری رکاوٹ ہے جو بیرونی طاقتوں کے مقابلے پر چھایا ہوا ہے، وہ ماحول مانع ہے جو ماڈرن ازم کے نام سے دماغوں پر قابض ہے۔ ہمیں انہی کمزوریوں کے خلاف ڈٹ جانے کی ضرورت ہے۔

(2)۔ نفاذِ اسلام کا عملی طریقہ

(۱)۔ الیکشن کمیشن کی طرز پر ماہرین کا ایک بورڈ قائم کر دیا جائے، جو الیکشن کی بجائے اہلیت والے لوگوں کو انٹرویو کے بعد پانچ سال کے لیے منتخب (Select) کرے۔ یوں موجودہ الیکشن سسٹم سے خود بخود نجات مل جائے گی۔

(۲)۔ اس قانون کے نفاذ کے لیے اخلاص اور اہلیت بنیادی ضرورت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب حکومت نااہلوں کے پاس ہو تو قیامت کا انتظار کرنا (بخاری:۵۹)۔ اسی اہلیت کو آج کل میرٹ (Merit) کہا جا رہا ہے۔

(۳)۔ تمام مسالک کے علماء کو مجلس شوریٰ میں شامل کر لیا جائے، جو اباحت، ضرورت اور ترجیح کے معاملے میں کوئی فیصلہ قرآن و سنت کے خلاف نہ کرے، یا پھر حکومت کے کسی ایوان

Islam The World Religion

کے غلط فیصلے پر اسکی اصلاح کر دے۔ یہاں بھی دونوں طرف محبت اور اخلاص ضروری ہے۔

(۴)۔موجودہ (Existing) ججوں کو مثلاً چھ ماہ تک تربیتی کورس کروا کر انہیں انکے عہدے پر بحال رکھا جائے اور آئندہ ججوں کا نصاب شرعی احکام کے مطابق درست کر دیا جائے۔

(۵)۔ایک طریقہ یہ بھی ممکن ہے کہ علماء اور ججوں کے مشترکہ بنچ (Bench) تیار کر دیے جائیں جو باہمی اعتماد اور دلی محبت کے ساتھ کام کریں۔

(۶)۔حدود آرڈیننس، نظامِ زکوۃ اور احکامِ میراث مرتب شکل میں پہلے ہی حکومت کے پاس موجود ہیں۔فضلاء کی نگرانی میں انہی قوانین پر نظر ثانی کر کے انہیں نافذ کیا جا سکتا ہے، صرف تھوڑی سی ہمت اور اخلاص درکار ہے۔

(۷)۔ہر ملک میں آئین اور قانون کی تشریح کی ضرورت آئے دن پڑتی رہتی ہے اور اس کام کو ہاتھ ڈالنے کی مخصوص افراد کو اجازت ہوتی ہے، بالکل اسی طرح اگر کوئی شرعی حکم یا آیت یا حدیث وضاحت طلب ہو تو اس کی مخلصانہ وضاحت اور تشریح اہلیت والوں سے کرالینا ہرگز مشکل نہیں اور نہ ہی یہ کوئی صرف اسلامی مسئلہ ہے۔غیر اسلامی قانون میں ابہام ہو تو اس کی تشریح کر لی جاتی ہے لیکن اگر کسی شرعی قانون میں ابہام ہو تو اسے فوراً سوتیلا (Disown) کر دیا جاتا ہے، یہی سلوک قابل اصلاح ہے اور نیت اور ارادے میں پختگی کی ضرورت ہے۔

(3)۔شریعت کا نفاذ ضروری ہے

(۱)۔یہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں کتابوں کا خلاصہ ہے جسے ہم نے چند صفحات میں پیش کر دیا ہے۔اسلام کے سواء دنیا کے کسی مذہب کے پاس اس قدر وسیع تعلیمات موجود نہیں ہیں۔ چونکہ اتنی مفصل راہنمائی کے بعد اسلام اور اہلِ اسلام کا ضمیر مطمئن ہے اسی لیے قرآن مجید میں اللہ کریم کا یہ فرمان موجود ہے کہ: وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ یعنی جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کریگا تو وہی لوگ ظالم ہیں (المائدۃ:۴۵)۔اسی لیے علماء کرام نفاذِ شریعت کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

پانچواں باب:

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Islam The World Religion

Islam The World Religion

کامیاب ترین معلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(1)۔ ایک مشن کو خود ہی شروع کرنا، مشکل ترین مراحل سے گزار کر اسے کامیابی سے ہم کنار کرنا، انفرادی زندگی، عائلی زندگی، ملکی نظام اور بین الاقوامی قوانین تک مکمل راہنمائی فراہم کر دینا اور اپنے مشن کے عین مطابق حکومت قائم کر کے دکھا دینا اور اپنے دین کے مکمل ہونے کا اعلان: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے الفاظ سے کر دینا، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا کارنامہ ہے جو پوری دنیا میں اول سے لیکر آج تک صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا خاصہ ہے۔

(2)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم ترین کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے افراد تیار فرمائے۔آپ کا تقریباً سوا لاکھ صحابہ کرام میں سے ہر ایک کو ہدایت کا ستارہ بنا دینا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا امتیاز اور جداگانہ شان ہے۔

(3)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا مضبوط تعلیمی نظام فراہم فرمایا ہے کہ کلمہ طیبہ، نفس کی اصلاح، ضروری عبادات اور موت فوت کے معاملات تک آپ کی امت کتابیں پڑھے بغیر ہی سب کچھ سینہ بسینہ اپنے بزرگوں سے سیکھتی آرہی ہے اور اگر علم کی صحیح تعریف کی جائے تو اس کے مطابق مسلمانوں میں شرح خواندگی سو فیصد ہے۔پھر کتابیں پڑھنا اور علم کے دیگر مدارج اپنی جگہ پر تسلیم شدہ ہیں۔

(4)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہیں، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳ (الجمعہ:۲،۳)۔

ترجمہ: وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے عظمت والے رسول کو بھیجا، وہ ان پر اسکی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتے ہیں اور بے شک وہ لوگ ایمان لانے سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے، اور انکی تعلیمات بعد والے لوگوں تک بھی

Islam The World Religion

پہنچیں گی جو ابھی ان پہلے لوگوں سے نہیں ملے اور وہی اللہ بڑا غالب بڑا حکمت والا ہے۔

(5)۔ دین کی تکمیل کے بعد اب کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔قرآن شریف میں ختم نبوت کا اعلان کر دیا گیا ہے (الاحزاب: ۴۰)۔اس موضوع پر لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (بخاری: ۳۴۵۵) جیسی بے شمار احادیث موجود ہیں اور ختم نبوت پر ہمیشہ سے پوری امت کا اجماع چلا آرہا ہے۔

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضور کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اور آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر ہم تک پہنچائی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں، اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اس کا مرادی مفہوم یہی ہے، اس میں کوئی تاویل اور تخصیص نہیں اور منکرین کے کفر میں قطعاً اور اجماعاً کوئی شک نہیں (الشفاء جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)۔

(6)۔ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر دنیا میں سب سے زیادہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔مثلاً: سیرت ابن اسحاق، سیرت ابن ہشام، دلائل النبوۃ، الوفا، الروض الانف، سیرت حلبیہ، سبل الہدیٰ والرشاد، بذل القوۃ اور احتیاج العالمین الی سیرۃ سید المرسلین۔

آپ ﷺ کے اسم گرامی محمد پر جتنے لوگوں کے نام رکھے جاتے ہیں اتنے کسی اور ہستی کے نام پر نہیں رکھے جاتے۔

ولادت باسعادت اور اس کے بعد

آپ ﷺ کا اسم گرامی ہے: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ (بخاری قبل حدیث: ۳۸۵۱)۔آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا نام ہے: آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ (سیرت

Islam The World Religion

ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ میں سے قریش کو چن لیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا (مسلم: ۸: ۵۹۳۸)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ ربیع الاول کو سوموار کے دن عام الفیل میں پیدا ہوئے (سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۵۸)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ام ایمن، حضرت ثویبہ اور حضرت حلیمہ سعدیہ بنتِ ذُوَیب نے دودھ پلایا۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے بطنِ اقدس میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدِ گرامی کا وصال ہوگیا (الوفا صفحہ ۸۶)۔

جب آپ چار سال کے ہوئے تو آپ کا شقِ صدر کیا گیا، جب آپ چھ سال کے ہوئے تو آپکی والدہ ماجدہ کا وصال مکہ اور مدینہ کے درمیان ابواء کے مقام پر ہوا۔ پھر آپکی کفالت آپکے دادا جان حضرت عبدالمطلب نے فرمائی۔

آٹھ سال کے ہوئے تو دادا جان کا بھی وصال ہوگیا اور اسکے بعد آپکی کفالت آپکے چچا ابوطالب بن عبدالمطلب نے کی۔

جب آپ بارہ سال کے ہوئے تو اپنے چچا ابوطالب کیساتھ شام گئے تو بصریٰ کے مقام پر آپکو بحیرا راہب نے دیکھا تو سابقہ کتب میں موجود آپکی نشانیوں کیمطابق آپکو پہچان لیا۔

جب آپ کی عمر شریف پچیس برس ہوئی تو آپ نے دوسری بار شام کا سفر میسرہ کے ساتھ فرمایا جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے غلام تھے۔ جب شام پہنچے تو راہب نے میسرہ کو بتایا کہ یہ اس امت کے نبی ہیں۔ آپ کی دیانت داری سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ نے آپ سے نکاح کی خود درخواست کی۔ آپ نے ان سے نکاح فرمایا۔

سیدہ خدیجہ میں سے حضرت سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم، سیدہ رقیہ، سیدہ فاطمہ اور حضرت قاسم پیدا ہوئے (سیرتِ ابنِ اسحاق صفحہ ۱۳۰، اصول کافی ۲ / ۴۳۵)۔

حضرت قاسم اعلانِ نبوت سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ آپ کی کنیت انہی کی وجہ سے ابو

Islam The World Religion

القاسم ہے۔آپ کی چاروں شہزادیوں نے اسلام کا دور پایا، مسلمان ہوئیں اور آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی (سیرتِ ابن اسحاق صفحہ ۱۳۰)۔

اعلان نبوت کے بعد حضرت عبداللہ پیدا ہوئے جن کا نام طیب اور طاہر بھی ہے۔ حضرت ابراہیم مدینہ میں حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین (تہذیب الاسماء واللغات جلد ا صفحہ ۳۳)۔

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک پینتیس (35) سال ہوئی تو قریش نے کعبہ شریف کو گرا کر دوبارہ تعمیر کیا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ لوگ حجر اسود رکھنے لگے تو جھگڑ پڑے کہ حجر اسود کون رکھے گا؟ آخر فیصلہ یہ ہوا کہ بنی شیبہ کے دروازے سے جو بھی سب سے پہلے داخل ہوگا وہی اسے رکھے گا۔اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ نبی کریم ﷺ سب سے پہلے تشریف لے آئے، سب لوگ آپ پر متفق ہو گئے، آپ ﷺ نے ایک کپڑا بچھانے کا حکم دیا، اسکے درمیان میں پتھر رکھا، ہر قبیلے کے سردار کو کپڑے کو چاروں طرف سے پکڑنے کا حکم دیا، جب وہ لوگ اسے اٹھا کر دیوار کے پاس لائے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے پتھر اٹھا کر دیوار میں نصب کر دیا (مسند ابی داوٗد طیالسی: ۱۱۳)۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ سب کے ساتھ مل کر کعبہ کی تعمیر کے لیے پتھر اٹھاتے رہے (بخاری: ۳۶۴)۔

بعثت سے پہلے آپ ﷺ کے خاص دوست ابوبکر صدیق اور حضرت حکیم بن حزام تھے۔ یہ وہی حکیم بن حزام ہیں جو کعبہ میں پیدا ہوئے تھے (مسلم: ۳۸۵۹)۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ کے اس پتھر کو آج بھی پہچانتا ہوں جو مجھ پر بعثت سے پہلے سلام بھیجتا تھا (مسلم حدیث: ۵۹۳۹)۔حضرت بَرّہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی بعثت کی ابتداء ہوئی تو آپ جس بھی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ کہتا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (سیرتِ ابنِ اسحاق صفحہ ۱۶۷)، اسی طرح کی ایک روایت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے (ترمذی حدیث: ۳۶۲۶)۔

Islam The World Religion

اعلانِ نبوت اور اس کے بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت چالیس سال کی عمر مبارک میں ہوئی (بخاری: ۳۹۰۲)۔

آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام غارِ حراء میں وحی لے کر آئے، غارِ حراء مکہ کے پہاڑ میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتداء نیند میں سچے خوابوں سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح ثابت ہوتا تھا (بخاری: ۳)۔

سب سے پہلے آپ پر قرآن مجید کی آیت: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ (سورۃ العلق: ۱) نازل ہوئی۔ پھر وحی کا سلسلہ وقتی طور پر منقطع ہو گیا (بخاری: ۳)۔ پھر اس انقطاع کے بعد: يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ نازل ہوئی اور پھر وحی میں تسلسل آ گیا (بخاری: ۴)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت خدیجہ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت زید بن حارثہ سب سے پہلے ایمان لائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے جس کو بھی اسلام کی دعوت دی اس نے تردد اور سوچ بچار سے کام لیا، سوائے ابوبکر کے، اس نے نہ تاخیر کی اور نہ تردد کیا (سیرت ابنِ اسحاق صفحہ ۱۸۳)۔

حضرت ابوبکر صدیق کی ترغیب پر حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طلحہٰ بن عبیداللہ جیسی جلیل القدر ہستیاں ایمان لائیں (سیرت ابن اسحاق صفحہ ۱۸۳)۔

حضرت بلال حبشی کو حضرت صدیق اکبر نے خرید کر آزاد کیا اور وہ مسلمان ہوئے اور اسلام کے سب سے پہلے مؤذِن بنے (اسد الغابہ ۱/ ۲۳۷)۔

نبوت کے چوتھے سال: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء: ۲۱۴) نازل ہوئی یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرائیے۔ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد آپ نے سرِ عام دعوت دینا شروع کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

اے قریش کی جماعت! تم اپنی جانوں کو عذاب سے بچا لو، میں تمہیں اللہ کے عذاب

Islam The World Religion

سے بالکل نہیں بچاؤں گا، اے بنو عبدِ مناف، میں تم کو اللہ کے عذاب سے بالکل نہیں بچاؤں گا، اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ کے عذاب سے بالکل نہیں بچاؤں گا اور اے صفیہ! رسول اللہ کی پھوپھی! میں تم کو اللہ کے عذاب سے بالکل نہیں بچاؤں گا، اور اے فاطمہ بنتِ محمد! تم میرے مال سے جو چاہو سوال کرو، مگر میں تم سے اللہ کا عذاب دور نہیں کروں گا (بخاری: ۲۷۵۳)۔ اس خطاب میں یہ انداز اس لیے اختیار فرمایا کہ آنذِرْ کی تعمیل میں اِنذار (یعنی ڈرانا) مقصود تھا (شفاعت کا جواز اپنی جگہ درست ہے)۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (الشعراء: ۲۱۴)، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے حتیٰ کہ آپ صفاء پہاڑ پر چڑھے، پھر آپ نے بلند آواز سے فرمایا: يَا صَبَاحَاهْ (اے لوگو! ہوشیار ہو جاؤ)، لوگوں نے کہا: یہ کون ہے، پھر وہ آپ کی طرف جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ گھڑ سواروں کی ایک جماعت اس پہاڑ کے پیچھے سے تم پر حملہ کرنے والی ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے آپکو جھوٹ بولتے کبھی نہیں سنا، تو آپ نے فرمایا: تو میں تم لوگوں کو سخت عذاب سے بروقت ڈراتا ہوں۔ ابولہب نے کہا: تمہارے لیے ہلاکت ہو (معاذ اللہ) کیا تم نے ہمیں اس مقصد کے لیے جمع کیا تھا؟ پھر وہ کھڑا ہو گیا، تب یہ آیت نازل ہوئی: تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ (المسد: ۱)۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا (بخاری: ۴۹۷۱)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلانِ نبوت سے پہلے بھی امین کہا جاتا تھا (اسد الغابہ ۱/۲۹)۔

صحابہ کرام نے جب نماز پڑھنا ہوتی تو گھاٹیوں میں چلے جاتے اور لوگوں سے چھپ کر نمازیں پڑھتے تھے، ایک دن حضرت سعد بن ابی وقاص بھی ایک گھاٹی میں صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران مشرکین مکہ کا ایک گروپ وہاں پہنچ گیا اور انہیں نماز سے منع کیا حتیٰ کہ جنگ تک نوبت آ گئی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے مشرکین کے ایک آدمی کے سر میں مرے ہوئے اونٹ کا جبڑا اٹھا کر مارا اور وہ زخمی ہو گیا، یہ اسلام کے ظاہر ہونے کے بعد سب سے پہلا خون بہایا گیا تھا (سیرتِ ابن اسحاق صفحہ ۱۹۰)۔

پانچویں سال میں کافروں نے مسلمانوں کو زیادہ تنگ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حبشہ کی

Islam The World Religion

طرف ہجرت کی اجازت دی، یہ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت تھی، وہاں کا بادشاہ ایک شریف انسان تھا، یہ ہجرت بارہ مردوں اور چار خواتین نے کی، سب سے پہلے سیدنا عثمان غنی اور ان کی زوجہ سیدہ رقیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی۔ تھوڑے عرصے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے تو حبشہ میں یہ خبر پھیل گئی کہ مکہ کے تمام قریشی مسلمان ہو گئے ہیں، تمام مہاجرینِ حبشہ واپس مکہ آ گئے، مگر وہ خبر غلط ثابت ہوئی، کچھ لوگ واپس حبشہ پلٹ گئے اور کچھ مکہ شریف میں ہی رہ گئے، جو لوگ مکہ شریف میں رہ گئے ان میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے (زاد المعاد صفحہ ۳۲)۔

اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دارِ ارقم کو اپنا مرکز بنایا اور اس میں پوشیدہ نمازیں شروع کر دیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ عمر کے ذریعے اسلام کی خصوصی مدد فرما (ابن ماجہ: ۱۰۵)، پہلی ہجرتِ حبشہ ہو چکی تھی کہ سیدنا عمر فاروق مسلمان ہو گئے، اس دن قریش نے کہا کہ آج مسلمان اور ہم آدھے آدھے ہو گئے ہیں (مجمع الزوائد: ۱۴۴۰۹)۔

اس کے بعد مسلمانوں نے سرِ عام نمازیں پڑھنا شروع کر دیں (مستدرکِ حاکم: ۴۵۴۳)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب سے حضرت عمر مسلمان ہوئے ہم عزت ہی پاتے گئے (بخاری: ۳۶۸۴)۔ حضرت عمر فاروق اسلام قبول کرنے والے چالیسویں فرد تھے، مگر مسلمانوں کی تعداد چند دنوں میں اتنی زیادہ ہو گئی کہ اسی سال دوسری ہجرتِ حبشہ کی اجازت ملی تو ہجرت کر کے حبشہ پہنچنے والے بچوں کے علاوہ تراسی افراد تھے۔

اسی سال حضرت سُمَیَّہ کی شہادت ہوئی جو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں، انہیں ابو جہل نے نیزہ مارا تھا، یہ اسلام میں سب سے پہلی شہید ہیں (اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۲۵۴)۔

نبوت کے چھٹے سال سیدنا ابو ذر غفاری اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہما ایمان لائے۔

نبوت کے ساتویں سال قریش کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ سختیاں شروع کر دی گئیں۔ قریش نے مل کر وادیِ مُحَصَّب میں بیٹھ کر قسم کھا لی کہ بنی ہاشم اور بنی

Islam The World Religion

عبدالمطلب سے قطع تعلق کریں گے(بخاری:۳۰۵۸)۔انہوں نے آپ ﷺ اور آپکے اہل بیت کوشعبِ ابی طالب میں تین سال تک محصور رکھا۔یہ اقدام صرف بنی ہاشم کے خلاف کیا گیا تھا، مگر دیگر صحابہ کرام اور خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس دوران زبردست خدمات سرانجام دیتے رہے۔جناب ابوطالب نے سیدنا صدیق اکبر کی خدمات کو اپنے اس شعر میں سراہا ہے:

هُمْ رَجَعُوْا سَهْلَ بْنَ بَيْضَاءَ رَاضِياً

وَ سُرَّ اَبُوْ بَكْرٍ بِهَا وَ مُحَمَّدٌ

ترجمہ: قریشیوں کے اپنے آدمی سہل بن بیضاء نے جب کہا کہ ہاشمیوں پر یہ ظلم بند ہونا چاہیے تو قریشیوں نے سہل کی یہ بات مان لی اور اسے راضی کر کے واپس بھیجا،اس فیصلے پر ابوبکر اور محمد(ﷺ) بہت خوش ہوئے(سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۳۷۹)۔

نبوت کے نویں سال چاندشق ہونیکا معجزہ دکھایا گیا(سورۃ القمر:۱، بخاری:۳۶۳۷)۔

نبوت کے دسویں سال ابوطالب فوت ہوگئے، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ آپ کا بوڑھا ضال چچا فوت ہوگیا ہے(ابوداوٗد:۳۲۱۴)۔

اس کے بعد ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔اس سال کا نام عام الحزن پڑ گیا یعنی غم کا سال۔کفار کی طرف سے اذیت میں اضافہ ہوگیا۔آپ ﷺ تبلیغ کے لیے طائف تشریف لے گئے۔آپ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔آپ وہاں چند دن ٹھہرے،ان لوگوں نے آپ کی دعوت کو قبول نہ کیا بلکہ راستے کے دونوں طرف قطاریں بنا کر کھڑے ہوگئے اور پتھر برسائے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے ٹخنوں تک خون بہہ گیا۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا جس نے عرض کیا:اگر آپ کہیں تو میں یہ دونوں پہاڑ اٹھا کر ان کے اوپر گرادوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:نہیں مجھے امید ہے کہ انکی اولاد میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ واحد کی عبادت کریں گے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے(بخاری:۳۲۳۱)۔

نبوت کے گیارہویں سال اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے غلبہ، اپنے نبی کے اعزاز اور اپنے وعدہ کے وفا کرنے کا ارادہ فرمایا۔نبی کریم ﷺ حج کے دنوں میں نکلے تو مدینہ شریف(اس وقت مدینہ کو یثرب کہتے تھے)کے کچھ لوگ آپ سے ملے۔آپ نے ہر سال کی طرح قبائلی حاجیوں کو تبلیغ

Islam The World Religion

فرمائی۔ آپ گھاٹی کے پاس تھے کہ آپ قبیلہ خزرج کے ایک گروپ سے ملے اللہ نے جن کی قسمت اچھی کردی تھی۔ یہ چھ آدمی تھے۔ یہ لوگ واپس مدینہ پہنچے تو انہوں نے اپنی قوم کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بتایا اور انہیں اسلام کی دعوت دی حتیٰ کہ ان میں اسلام پھیل گیا اور انصار کے ہر گھر میں رسول اللہ ﷺ کے چرچے ہونے لگے (سیرت ابن ہشام ۲ / ۴۲۸)۔ انصاریوں میں سے سب سے پہلے مسلمان ہونیوالے حضرت ابواُمامہ اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی سال آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

نبوت کے بارہویں سال آپ کو معراج شریف پر لے جایا گیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الْأَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ آیَاتِنَا إِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی، تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی سننے والا دیکھنے والا ہے (بنی اسرائیل: ۱)۔

اللہ جل شانہ نے آپ سے گفتگو فرمائی۔ پانچ نمازیں فرض کیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کھولی گئی۔ اور میں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا۔ پھر اسے زم زم کے پانی سے غسل دیا۔ پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔ اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر اسے سی دیا۔ (مسجد اقصیٰ میں نماز کے بعد) پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان پر چڑھ گئے (مسلم: ۴۱۵)۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جس آسمان سے بھی گزرا، ہر آسمان پر اپنا نام محمد رسول اللہ اور اپنے نام کے پیچھے ابوبکر صدیق لکھا ہوا پایا (مسند ابی یعلیٰ: ۶۶۰۰)۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: کیا تم اس میں تعجب کرتے ہو کہ خلیل ہونے کا شرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملے، کلیم ہونے کا شرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملے اور آنکھوں سے دیکھنے کا شرف سیدنا

Islam The World Religion

محمد ﷺ کو ملے (السنہ لابن ابی عاصم: ۴۵۱)۔

اسی سال انصار کے بارہ آدمی حج پر آئے اور آپ سے گھاٹی میں ملے، آپ ﷺ نے ان سے بیعت لی، یہی بیعتِ عقبہ اُولی کے نام سے مشہور ہے۔ اس وقت تک جنگ کی اجازت نہیں تھی (سیرت ابن ہشام ۲/۴۳۱، ۴۳۳)۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد صحابہ کرام کی ایک جماعت موجود تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے، اپنے پاس سے گھر کے کسی فرد پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے وعدہ وفا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور دنیا میں ہی سزا دیا گیا تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اسکی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اس سے درگزر کرے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی (بخاری: ۱۸)۔

پھر اہل مدینہ نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا کہ: ہم میں اسلام پھیل چکا ہے، آپ اپنے صحابہ میں سے کوئی آدمی ہماری طرف بھیجیں جو ہمیں قرآن پڑھائے، ہمیں اسلام سمجھائے، اسلامی طریقے بتائے اور ہمیں نمازیں پڑھائے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کی تربیت کے لیے حضرت مُصعَب بن عُمیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا (بخاری: 3925)۔ وہ حضرت ابو اُمامہ اسعد بن زُرارہ کے گھر میں ٹھہرے۔ حضرت مصعب کو مدینہ منورہ میں مُقری (پڑھانے والے) کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ حضرت ابو امامہ انہیں انصار کے گھروں میں لے کر جاتے تھے، انہیں اسلام کی دعوت دیتے اور جو مسلمان ہو جاتا اسے دین سمجھاتے تھے (دلائل النبوۃ للبیہقی: ۷۳۹)۔

نبوت کے تیرہویں سال مدینہ شریف سے ستر افراد حج پر آئے اور نبی کریم ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی، یہ بیعتِ عقبہ ثانیہ کہلائی۔

اسی سال حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا۔ جب برک

Islam The World Religion

الغماد کے مقام پر پہنچے تو علاقے کے سردار ربیعہ بن ابن دغنہ نے آپ کو مکہ میں پر امن حالات فراہم کرنے کا وعدہ کر کے واپس کر دیا، آپ نے مکہ واپس آ کر اپنے گھر میں مسجد بنائی (بخاری: ۲۲۹۷) اور یہ اسلام کی سب سے پہلی مسجد تھی۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے آپ لوگوں کی ہجرت کا مقام دو پتھریلے مقامات کے درمیان کھجوروں والا شہر دکھایا گیا ہے، اب کثرت سے صحابہ کرام نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی اور جو لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے انکی اکثریت وہیں سے براہِ راست مدینہ پہنچ گئی (بخاری قبل: ۳۸۷۲)۔

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ میں) حضرت مُصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ آئے، وہ دونوں لوگوں کو قرآن مجید پڑھاتے تھے، پھر حضرت بلال، حضرت سعد اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیس اصحاب کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، پھر میں نے دیکھا کہ اہلِ مدینہ جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے خوش ہوئے تھے اتنا کسی اور چیز سے خوش نہیں ہوئے (بخاری: ۳۹۲۵)۔

ہجرت کی رات سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سبز چادر اوڑھ کر سوئے، آپ تین دن اور تین راتیں مکہ شریف میں ٹھہرے اور لوگوں کی جو امانتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھیں وہ واپس کیں (سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۴۸۳، ۴۹۳)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کو ہجرت کر گئے۔ راستے میں غارِ ثور میں تین دن اور تین راتیں اکیلے ٹھہرے، ان کے ساتھ اللہ کے سواء تیسرا کوئی نہ تھا۔ اسی کی منظر کشی قرآن میں یوں کی گئی ہے: وَثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ یعنی دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے (التوبہ: ۴۰)۔ راستے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خدمت کی انتہا کر دی، سراقہ والا واقعہ پیش آیا (بخاری: ۳۹۰۶)۔

Islam The World Religion

اُمِ مَعبد والا واقعہ پیش آیا (مستدرکِ حاکم: ۴۳۲۷)، اور راستے میں ہی سیدنا بریدہ اَسلمی رضی اللہ عنہ اور ان کے ستر ساتھیوں نے اسلام قبول کیا (الوفا: ۱:۳۳۱)۔

آپ بارہ ربیع الاول بروز سوموار مدینہ منورہ کے مضافات میں پہنچے۔ آپ بنو عمرو بن عوف کے ہاں سوموار، منگل، بدھ اور جمعرات تک ٹھہرے رہے اور یہیں پر مسجد قباء کی بنیاد رکھی۔ پھر یہاں سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں بنی سالم کے ہاں جمعہ کا وقت آ گیا تو آپ نے بطنِ وادی میں نمازِ جمعہ ادا فرمائی۔ پھر مدینہ شریف پہنچے تو اہلِ مدینہ نے زبردست استقبال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابو ایوب انصاری کے ہاں قیام فرمایا اور مسجد نبوی اور رہائش گاہ کی تعمیر تک ان کے ہاں ٹھہرے رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات اور سرایا

پہلا سال: ہجرت کے پہلے سال مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان مواخات فرمائی تو حضرت سعد بن ربیع نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ میرا سارا مال آدھا لے لیں اور میری دو بیویوں میں سے جسے چاہیں میں طلاق دے دوں اور آپ اس سے نکاح کر لیں، انہوں نے کہا: اللہ آپ کے مال اور اہل میں برکت دے، مجھے صرف بازار کا راستہ دِکھا دیں (بخاری: ۳۷۸۱)، اسی سال مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان سیاسی معاہدہ ہوا اور اسی سال ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اور حضرت عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے۔ جنگِ بدر سے پہلے مکہ کے قریش نے عبد اللہ بن اُبی اور اسکے بت پرست ساتھیوں کو خط لکھا کہ: ہمارے آدمی کو تم لوگوں نے پناہ دے رکھی ہے، تمہیں اس سے ضرور جنگ کرنا ہوگی یا پھر تمہیں اس کو وہاں سے نکالنا ہوگا، ورنہ ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم سب تم پر حملہ کر دیں گے اور تمہیں قتل کر کے تمہاری عورتوں کو اپنے لیے مباح کر لیں گے (ابوداوٗد: ۳۰۰۴)، تو اسی سال جہاد کی اجازت نازل ہوگئی، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے نکالا گیا تو ابو بکر صدیق نے فرمایا تھا: انہوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے یہ لوگ ضرور ہلاک ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ

Islam The World Religion

ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ (الحج:۳۹)۔

ترجمہ: ان لوگوں کو جنگ کی اجازت ہے جن سے جنگ کی جاتی رہی اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد پر ضرور قادر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا (بخاری:۳۰۱۵)۔اس سال کے آخر میں غزوَہِ ابواء ہوا، یہ نبی کریم ﷺ کا پہلا غزوہ تھا (بخاری:۳۹۴۹)۔حضرت اسماء بنتِ ابی بکر فرماتی ہیں کہ جب میں ہجرت کر کے مدینہ گئی تو میں حاملہ تھی، جب قباء پہنچی تو میرا بیٹا عبداللہ بن زبیر پیدا ہوا، میں اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائی، اسے آپ ﷺ کی گود میں دیا، پھر آپ ﷺ نے کھجور منگوائی، اسے چبایا، پھر بچے کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا، سب سے پہلے آپ ﷺ کا لعاب مبارک ہی اسکے منہ میں گیا، پھر آپ نے وہ چبائی ہوئی کھجور اسکے منہ میں ڈالی، پھر آپ ﷺ نے اسکے لیے دعا فرمائی، یہ اسلام میں پیدا ہونے والا پہلا بچہ تھا (بخاری:۳۹۰۹)۔اس بچے کی پیدائش پر مسلمان بہت خوش ہوئے، اسلئے کہ یہودی کہتے تھے کہ ہم نے ان پر جادو کر دیا ہے ان کے ہاں کبھی اولاد نہ ہوگی، اللہ نے یہودیوں کو جھوٹا ثابت کر دیا۔

دوسرا سال: ہجرت کے دوسرے سال حضرت عبیدہ بن حارث کی سربراہی میں قریش کی طرف سرِیّہ بھیجا گیا، اس میں جنگ تو نہ ہوئی مگر سیدنا سعد بن ابی وقاص نے دشمن پر ایک تیر چلا دیا اور یہ اسلام میں پہلا تیر چلایا گیا تھا (بخاری:۴۳۲۶)، اسی سال غزوہِ بواط ہوا۔اس غزوہ میں مسلمانوں کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا اور جھنڈا سیدنا سعد بن ابی وقاص کے ہاتھوں میں تھا۔اسی سال غزوہِ عُشَیرہ ہوا، مسلمانوں کا جھنڈا سفید تھا جو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں تھا، اسی سال غزوہِ سفوان ہوا جسے غزوہِ بدرِ اُولیٰ بھی کہتے ہیں، اس غزوہ میں بھی جھنڈے کا رنگ سفید تھا اور جھنڈا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں تھا۔اس سال قبلہ تبدیل ہوا، اسی سال مسجد قباء کی تجدید ہوئی، اسی سال رمضان کے روزے فرض ہوئے۔

اسی سال غزوہ بدرِ کبریٰ ہوا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ** یعنی بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی حالانکہ تم کمزور تھے (آل

Islam The World Religion

عمران: ۱۲۳)، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ لیا تو سیدنا مقداد بن عمرو نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ حکم کریں، ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہیں کہیں گے کہ آپ اللہ کو ساتھ لے کر جنگ کو جائیں، اگر آپ ہمیں برک الغماد تک جانے کا حکم دیں گے تو ہم وہاں تک بھی جائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دعا دی (سیرتِ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۶۱۵)۔ **بَرْكُ الْغِمَاد** حبشہ کا دور دراز شہر ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بدر کا دن آیا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک عرشہ تیار کیا، ہم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک آپکی طرف بڑھنے کی ہمت نہ کرے؟ تو اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی قریب نہ گیا سوائے ابوبکر کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پہ تلوار لہرائے پہرہ دے رہے تھے، جب بھی کوئی دشمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھتا تو ابوبکر اسے آڑے ہاتھوں لیتے، تو یہی ہے تمام لوگوں سے زیادہ بہادر **فَهٰذَا اَشْجَعُ النَّاسِ** (مجمع الزوائد: ۱۴۳۳۳)، اسی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں ذوالفقار نامی تلوار حاصل فرمائی (ترمذی: ۱۵۶۱)۔

اسی سال سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔ آپ سے سیدنا حسن، سیدنا حسین اور سیدنا محسن رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے (مستدرک حاکم: ۴۸۳۴)۔ حضرت محسن چھوٹی عمر کے تھے کہ وصال فرما گئے۔ اور آپ سے سیدہ ام کلثوم اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہما بھی پیدا ہوئیں۔ اسی سال سیدہ رقیہ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا، اسی سال زکوٰۃ الفطر لازم ہوئی اور عید کی نماز شروع ہوئی، اسی سال مال پر زکوٰۃ فرض ہوئی، اسی سال غزوہ قرقرۃ الکدر ہوا، اسی سال غزوہِ بنی قینقاع اور غزوہِ سویق ہوئے، اسی سال سیدنا عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی اور اسی سال قربانی واجب ہوئی اور عیدِ قربان کی نماز واجب ہوئی۔

تیسرا سال: ہجرت کے تیسرے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین حضرت حفصہ بنتِ عمر بن خطاب سے نکاح فرمایا۔ پھر آپ نے ام المومنین حضرت زینب بنتِ خزیمہ سے نکاح فرمایا۔ اسی سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدہ ام کلثوم بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ہوا۔ اسی سال حضرت محمد بن مَسلمہ کی سربراہی میں کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے کے

Islam The World Religion

لیے سریہ بھیجا گیا اور وہ قتل ہوا (بخاری: ۲۵۱۰)، اسی سال غزوہِ غطفان ہوا۔ اسی سال غزوہِ بحران ہوا، اسی سال غزوہِ حمراء اور غزوہِ اسد ہوا، اسی سال حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ اسی سال غزوہِ احد ہوا۔ غزوہ احد کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنی اے محبوب جب آپ اپنے گھر سے جنگ کے لیے مومنوں کی صف بندی کرتے ہوئے نکلے اور اللہ سننے والا باخبر ہے (آل عمران: ۱۲۱)۔ جنگِ احد میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی طرف بڑھنے والا تیر اپنے ہاتھ سے روک لیا جس سے انکا ہاتھ زندگی بھر کے لیے شَل ہو گیا (بخاری: ۴۰۶۳)۔ اسی جنگ میں نبی کریم ﷺ زخمی ہوئے تو فرمایا: اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے، انہیں کچھ علم نہیں (بخاری: ۳۴۷۷)۔ اسی جنگ میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، اسی سال حضرت سلمان فارسی مسلمان ہوئے۔

چوتھا سال: ہجرت کے چوتھے سال غزوۃ الرجیع ہوا جس میں سیدنا عاصم اور خُبیب رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا (بخاری: ۴۰۸۶)، سیدنا خُبیب پہلے صحابی ہیں جنہوں نے شہادت سے پہلے دو نفل پڑھنے کا طریقہ جاری کیا، آپ نے شہادت کے وقت یہ شعر کہے:

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي
وَ ذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَا
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

ترجمہ: جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو مجھے قتل ہونے کی کوئی پرواہ نہیں، خواہ کسی بھی کروٹ لٹا کر مجھے اللہ کی خاطر قتل کیا جائے، یہ سب کچھ اللہ کی رضا کیلئے ہے، اگر وہ چاہے تو کاٹے گئے اعضاء کے جوڑوں میں بھی برکت ڈال دے (بخاری: ۳۹۸۹)۔

اسی سال بیر مَعُونہ کی طرف قاریوں کا سَریّہ بھیجا گیا جس میں ستر قاری شہید ہوئے، انہی میں سیدنا حرام بن ملحان بھی شہید ہوئے اور شہادت کے وقت اپنے سر اور چہرے پر اپنا خون ڈال رہے تھے اور فرما رہے تھے: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوا

Islam The World Religion

(بخاری: ۴۰۹۲)، اسی سال غزوہِ بنی نضیر ہوا، حضرت زینب بنتِ خزیمہ کی وفات ہوئی، غزوہِ ذات الرقاع ہوا جس میں نبی کریم ﷺ نے سیدنا عثمان غنی کو اہلِ مدینہ شریف کی نگرانی کے لیے چھوڑا۔ اسی سال صلوٰۃُ الخوف کا حکم ملا، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، غزوہِ بدرِ صغریٰ ہوا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

پانچواں سال: ہجرت کے پانچویں سال غزوہِ دَومَۃُ الجَندل ہوا اور آیت تیمم آلِ ابوبکر کی برکت سے نازل ہوئی (بخاری: ۳۳۴)۔ اسی سال غزوہِ بنی مصطلق ہوا جسے غزوہِ مُریسیع بھی کہتے ہیں۔ اسی سال نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ اسی سال غزوہِ خندق (الاحزاب) ہوا۔ جسکے بارے میں اللہ کریم فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَّ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا (الاحزاب:۹)۔

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب کافروں کی فوجیں تم پر آ پہنچیں تو تمہاری مدد کے لیے ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور فرشتوں کے لشکر بھیجے جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور اللہ تمہارے سب کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔

چھٹا سال: ہجرت کے چھٹے سال غزوہِ بنی لحیان اور غزوہِ ذی قُرُد (یعنی غزوہِ غابہ) ہوئے۔ غزوہِ غابہ کے لیے جاتے وقت آپ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اہلِ مدینہ شریف کی نگرانی کے لیے چھوڑا۔ اسی سال ابورافع یہودی کا قتل ہوا، جسے سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے قتل کیا (بخاری: ۳۰۲۲)۔ اسی سال صلح حدیبیہ ہوئی، صلح حدیبیہ کے بارے میں اللہ کریم نے فرمایا: لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی بے شک ایمان والوں سے اللہ راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے (الفتح:۱۸)۔ اسی سال ظہار کا حکم نازل ہوا، اسی سال شراب حرام ہوئی اور اسی سال نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنتِ ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

ساتواں سال: ہجرت کے ساتویں سال آپ ﷺ نے بادشاہوں کو خط لکھنے کے

Islam The World Religion

لیے مہر استعمال کرنا شروع فرمائی۔اس پر لکھا تھا: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ (بخاری: ٦٥) اسی سال آپ نے مختلف بادشاہوں کو خط لکھے۔قیصر روم کی طرف یہ خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل بادشاہِ روم کی طرف۔

سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔اس کے بعد: میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔اسلام لے آ ؤ گے تو اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا۔اگر منہ پھیرو گے تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمے ہوگا،(اللہ فرماتا ہے): اور اے اہلِ کتاب! اس کلمے کی طرف آ ؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سواء کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی کسی کو اس کا شریک بنائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سواء رب بنائے۔ پھر اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہو کہ ہمارے مسلمان ہونے پر گواہ رہو (بخاری: ۲۹۴۱)۔

اسی سال غزوہِ خیبر ہوا، جھنڈا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور فتح ہوئی (بخاری: ۲۹۴۲)۔خیبر کے مالِ فَی کے متعلق اللہ کریم نے فرمایا: مَآ اَفَآءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللهَ اِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ یعنی ان بستیوں والوں سے لیکر جو مال اللہ نے اپنے رسول پر لوٹا دیے تو وہ اللہ اور رسول کے لیے ہیں اور رسول کے قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے تاکہ یہ مال تمہارے مال داروں کے درمیان گردش نہ کرتے رہیں اور رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (الحشر: ۷)۔

اسی سال خیبر سے واپسی پر غزوہِ وادیِ قریٰ ہوا، اسی سال عمرۃ القضاء ہوا، اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

آٹھواں سال: ہجرت کے آٹھویں سال سیدہ زینب بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

Islam The World Religion

وصال ہوا، انہیں حضرت ام عطیہ اور دوسری انصاری خواتین نے نبی کریم ﷺ کی ہدایات کے مطابق غسل دیا (بخاری: ۱۶۷)۔حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو بن عاص اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم ایمان لائے۔اسی سال لکڑی کا منبر شریف بنوایا گیا۔اسی سال سریہ مُوتہ کو شام کی طرف بھیجا گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زید بن حارثہ نے جھنڈا پکڑا تو شہید ہوئے، پھر جعفر نے جھنڈا پکڑا تو شہید ہوئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا تو شہید ہوئے، اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے خود آگے بڑھ کر جھنڈا پکڑ لیا تو ان کے ہاتھوں فتح ہوگئی (بخاری: ۱۲۴۶)، حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹ گئیں (بخاری: ۴۲۶۶)۔

اسی سال فتح مکہ ہوئی اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھوں میں تھا جبکہ مہاجرین کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام کے ہاتھ میں تھا (بخاری: ۴۲۸۰)۔

جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی حاضر ہو کر کہنے لگا: ابن خطل کعبہ کے پردے کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، آپ نے فرمایا اسے قتل کردو (بخاری: ۱۸۴۶)۔اور فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امان ہے، جو شخص ہتھیار پھینک دے اسے امان ہے، اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امان ہے۔

اسی سال غزوہ حنین ہوا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ. ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی بے شک اللہ نے بکثرت مواقع میں تمہاری مدد کی اور حنین کے دن جب تمہاری کثرت نے تمہیں گھمنڈ میں ڈال دیا تو اس کثرت نے کسی نقصان کو تم سے دور نہ کیا اور زمین اپنے فراخی کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیرتے ہوئے واپس لوٹے۔ پھر اس کے بعد اللہ جس پر چاہے رحم کردے اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے (التوبہ: ۲۵، ۲۶، ۲۷)، اس جنگ میں اکیلے حضرت ابوطلحہ نے بیس کافروں کو قتل کیا (مستدرک

Islam The World Religion

حاکم: ۵۵۹۰)۔

اسی سال غزوہِ طائف ہوا، اس غزوہ میں مسلمانوں نے پہلی بار منجنیق کا استعمال کیا، اسی سال سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی، اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سب سے پہلا وفد آیا اور وہ ہوازن کا وفد تھا۔

نواں سال: ہجرت کے نویں سال حضرت کعب بن زہیر مسلمان ہوئے، اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کیلیے ایلاء فرمایا (بخاری: ۴۹۱۳)۔

اسی سال غزوہِ تبوک ہوا، جس میں سیدنا ابوبکر صدیق گھر کا سارا سامان اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما آدھا سامان لے کر حاضر ہوئے (ترمذی: ۳۶۷۵)۔ اس جنگ میں جھنڈا حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھوں میں تھا (اسد الغابہ ۳/۲۴۱)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مدینہ شریف کی نگرانی کے لیے چھوڑا۔ اللہ کریم نے فرمایا: لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (التوبہ: ۱۱۷)۔

ترجمہ: بے شک اللہ نے رحمت سے توجہ فرمائی نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جو سختی کی گھڑی میں نبی کے ساتھ رہے، اسکے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل اپنی جگہ سے ہل جائیں پھر اس نے ان پر رحم فرمایا، بے شک وہ ان پر نہایت مہربان بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

اسی سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر مقرر فرمایا اور اعلان کیا گیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی ننگا طواف نہیں کرے گا (بخاری: ۴۳۶۳)۔ جب مکہ شریف فتح ہوا اور قریش میں اسلام نفوذ کر گیا اور عربوں نے سمجھ لیا کہ اب ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جنگ کرنیکی ہمت نہیں رہی تو وہ بھی مسلمان ہو گئے اور لوگ ہر طرف سے فوج در فوج پہنچنے لگے۔ جیسا کہ اللہ کریم فرماتا ہے: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝٣ (سورۃ النصر)۔

ترجمہ: جب اللہ کی مدد آ گئی اور فتح ہو گئی اور آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین

Islam The World Religion

میں داخل ہورہے ہیں، تو اپنے رب کی تسبیح اور حمد کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے، بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اس سال اطراف سے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسی لیے اس سال کو عام الوفود کا نام دیا گیا۔

دسواں سال: ہجرت کے دسویں سال عدی بن حاتم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسی سال حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی حارث بن کعب کی طرف نجران میں بھیجا گیا اور وہ سب لوگ حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بھی یمن بھیجا گیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو اہل نجران کی طرف امین الامت کا لقب دیکر بھیجا گیا (بخاری: ۴۳۸۰)، اسی سال سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔

نبی کریم ﷺ نے اہل نجران کو اسلام کی دعوت دی اور ان کے سامنے قرآن پڑھا، انہوں نے انکار کیا تو اس موقع پر آیتِ مباہلہ نازل ہوئی۔ آپ ﷺ کے ساتھ سیدنا علی المرتضیٰ، سیدہ فاطمۃ الزہراء اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم مباہلہ کے لیے نکلے (مسلم: ۶۲۲۰)۔ سیدنا ابوبکر صدیق اور ان کی اولاد، سیدنا عمر فاروق اور ان کی اولاد، سیدنا عثمانِ غنی اور ان کی اولاد اور سیدنا علی المرتضیٰ اور ان کی اولاد سمیت مباہلہ کے لیے تشریف لے گئے (دُرِ منثور ۲/۷۵)۔ رضی اللہ عنہم

حضرت علامہ علی بن برہان حلبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سیدہ عائشہ اور حفصہ کے مباہلہ میں شامل ہونے پر قرآن دلالت کرتا ہے کہ: وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ (سیرۃ حلبیہ ۳/۳۸۷)۔ نساء کا لفظ بیویوں کیلیے استعمال ہوا ہے، اللہ کریم فرماتا ہے: يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ یعنی اے نبی کی بیویو (الاحزاب: ۳۰)۔

اِس وقت باقی تین شہزادیوں کا وصال ہو چکا تھا۔

حجۃ الوداع اور اس کا خطبہ

رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینہ میں رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال کے آخر میں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے

Islam The World Religion

لوگ جمع ہو گئے، وہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنا چاہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج پر جانا چاہتے تھے تاکہ حج کے افعال میں آپ کی اقتداء کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حج میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

تمہارے خون اور تمہارے مال آج کے دن کی عظمت کی طرح اس مہینے میں اور اس شہر میں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ آج جہالت کی تمام رسمیں میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ زمانۂ جہالت کی دشمنیاں ختم کردی گئی ہیں۔ سب سے پہلے میں ابن ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔ زمانۂ جاہلیت کے تمام سود ختم کر دیے گئے ہیں۔ سب سے پہلے میں عباس ابن عبدالمطلب کا سود ختم کرتا ہوں۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، اللہ نے انہیں تمہاری پناہ میں دیا ہے اور اپنے کلام کے ذریعے انکی شرم گاہیں تمہارے لیے حلال کی ہیں۔ عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی اور کو نہ سُلائیں۔ اگر وہ ایسی حرکت کریں تو انہیں جرم کے مطابق سزا دو۔ عورتوں کا تمہارے اوپر حق یہ ہے کہ تم انہیں اچھے طریقے سے کھانا اور لباس دو۔ میں تم میں اللہ کی کتاب چھوڑ کر جارہا ہوں، اگر اس پر عمل کرتے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ قیامت کے دن اللہ تم سے میرے بارے میں پوچھے گا تو کیا جواب دو گے؟ سب نے جواب دیا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے ہم تک احکام پہنچا دیے، تبلیغ کا حق ادا کردیا اور بھلائی کی انتہا کردی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی، اسی انگلی سے لوگوں کی طرف بھی اشارہ کیا اور فرمایا اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا (مسلم: ۲۹۵۰)۔ اے لوگو! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا اور ایک دوسرے کی گردن مت مارنے لگنا۔ جو لوگ حاضر ہیں وہ ان تک میرا پیغام پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں۔ کتنے ہی سننے والے ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ سنی ہوئی بات آگے بتاتے ہیں تو اگلا ان سے زیادہ سمجھدار ہوتا ہے (بخاری: ۶۷)۔ خبردار! شاید تم مجھے آئندہ سال نہ دیکھ سکو، تین بار فرمایا (مسند احمد: ۲۲۳۲۳)، اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج ہم نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کردیا، اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا (المائدۃ: ۳)۔

Islam The World Religion

آخری وصیت

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ کاغذ لے کر آ ؤ تا کہ میں کچھ باتیں لکھ دوں جن کے بعد میری امت گمراہ نہ ہو۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ میں کاغذ ڈھونڈ تا رہوں اور حضور کریم ﷺ کا وصال نہ ہو جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ زبانی ارشاد فرمادیں میں یاد کرلوں گا، فرمایا: میں تمہیں نماز اور زکوٰۃ اور غلاموں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں (مسند احمد: ۶۹۳)۔

وصال شریف

ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی، میرے بھائی عبدالرحمٰن داخل ہوئے، ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، نبی کریم ﷺ نے مسواک کی طرف بغور دیکھا، میں نے وہ مسواک بھائی سے لے لی اور اسے چبا کر نرم کیا، آپ ﷺ نے میری چبا کر نرم کی ہوئی مسواک اچھی طرح استعمال فرمائی، جیسے ہی آپ مسواک سے فارغ ہوئے آپ نے اپنی انگلی مبارک اٹھائی اور تین بار فرمایا: فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى یعنی رفیق اعلیٰ سے ملا یا جائے، پھر آپ ﷺ کا وصال ہو گیا، اس وقت آپ ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی (بخاری: ۴۴۳۸)۔

نبی کریم ﷺ کی نمازِ جنازہ اور اس کا طریقہ

حبیبِ کریم ﷺ کی نمازِ جنازہ مخصوص طریقے سے ادا کی گئی تھی۔ نہ کوئی امام تھا اور نہ ہی عام جنازے والی دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا پڑھی گئی بلکہ دس دس آدمیوں کی ٹولیاں اندر جا کر درود شریف اور حضور کریم ﷺ کی شان کے لائق دعا پڑھتی تھیں اور یہی طریقہ تین دن تک جاری رہا۔ ان میں سے ایک دعا اس طرح ہے جو حضرت ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے پڑھی: اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہم تک تیرا سارا پیغام پہنچا دیا جو ان پر نازل ہوا تھا اور آپ ﷺ نے اپنی اُمت کی خیر خواہی کی اور اللہ کی راہ میں جہاد فرمایا

Islam The World Religion

حتیٰ کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا اور اس کا وعدہ پورا ہوا۔اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو اس کلام کے پیروکار رہوئے جو تو نے اپنے رسول پر نازل فرمایا اور قیامت کے روز ہمیں حضور کی سنگت عطا فرما حتیٰ کہ امتی کی حیثیت سے ہم انکی شناخت ہوں اور نبی کی حیثیت سے وہ ہماری شناخت ہوں کیونکہ حضور ﷺ مومنین پر رؤف اور رحیم تھے۔ہم حضور ﷺ پر ایمان لانے کا کچھ بدلہ نہیں مانگتے اور نہ ہی اس کے بدلے میں کوئی سودا کریں گے۔حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما یہ دعا مانگ رہے تھے اور لوگ آمین آمین کہہ رہے تھے۔ پہلے لوگ درود شریف پڑھ چکتے تو دوسرے آ جاتے، حتیٰ کہ تمام مردوں،عورتوں اور بچوں تک نے شرکت کی (دلائل النبوہ للبیہقی:۸:۷ ۲ ۳ ۲)۔

تدفین مبارک

نبی کریم ﷺ کی تدفین کے بارے میں مشورہ ہوا تو کسی کے پاس اس موضوع پر اسکے بارے میں کوئی حدیث موجود نہیں تھی سوائے عالمِ اکبر سیدنا ابوبکر صدیق کے،آپ نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی جہاں وفات پاتے ہیں وہیں دفن ہوتے ہیں۔تو آپ ﷺ کو وہیں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیا گیا (ترمذی:۱۰۱۸)۔

ازواجِ مطہرات

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد، ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ (انہیں ام المساکین بھی کہا جاتا ہے) یہ دو ہستیاں آپ ﷺ سے پہلے وصال فرما گئیں۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ سے نکاح فرمایا۔انکی موجودگی میں آپ نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔حضرت عائشہ صدیقہ واحد ایسی زوجہ مطہرہ ہیں جو کنواری آپ کے نکاح میں آئیں۔آپکی پاکدامنی کی گواہی سات آسمانوں کے اوپر سے نازل ہوئی،آج بھی قرآن کی سورت نور کی سولہ آیات (دو رکوع) اسکی گواہی دے رہی ہیں، اسی لیے آپ پر الزام تراشی آج بھی بدترین کفر ہے۔آپ ﷺ نے حضرت حفصہ بنتِ عمر فاروق کو طلاق دی تھی مگر رجوع فرما لیا،

Islam The World Religion

حضرت جبریل نے آکر فرمایا کہ: حفصہ روزہ دار اور شب قیام متقی خاتون ہے۔ رضی اللہ عنہن

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں: اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ ﷺ نے جب وصال فرمایا تو اس وقت آپ کے پاس نو ازواج مطہرات تھیں: حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت حفصہ، حضرت زینب بنتِ جحش، حضرت ام سلمہ، حضرت صفیہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت میمونہ، حضرت سودہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہن (زاد المعاد صفحہ ۳۸)۔

آپ ﷺ کے چچے اور پھوپھیاں

آپ ﷺ کے دس (۱۰) چچے اور پانچ (۵) پھوپھیاں تھیں، ان میں سے حضرت حمزہ، حضرت عباس اور حضرت صفیہ ایمان لائے (اسد الغابہ ۱ / ۴۴، تحقیق الحق از پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ)۔

آپ ﷺ کی تلواریں، کاتب، خطیب اور شاعر

آپ ﷺ کی گیارہ تلواریں تھیں: ماثور: جو آپ ﷺ کے پاس اپنے والد گرامی کی نشانی تھی، یہی تلوار لیکر آپ مدینہ شریف پہنچے تھے۔ عضب: یہ تلوار جنگِ بدر میں جاتے وقت حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے آپکی طرف بھیجی تھی اور اس تلوار کو بدر کا عظیم اعزاز حاصل ہے۔ ذوالفقار: جسکے وسط میں چھلے بنے ہوئے تھے۔ فقار کا معنی ہے چھلے (rings) اسے آپ ﷺ نے بدر کی جنگ میں ابن منبہ سہمی کے مالِ غنیمت میں حاصل کیا تھا۔ قَلَعِیَّہ، بتّار، حتف، مخذم، رسُوب، قضیب، صَمصامہ، لُحَیف (سبل الہدیٰ والرشاد ۷ / ۳۶۳)۔

آپ ﷺ کے کاتب تیس سے زائد تھے۔ ان میں چاروں خلفاءِ راشدین شامل تھے، حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم ہمیشہ اس کام کے لیے وقف تھے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ کر وحی اور اس کے علاوہ تحریر کرتے تھے (سیرتِ حلبیہ ۳ / ۵۶۷)۔

سب سے پہلے خطیب حضرت ابو بکر صدیق ہیں (تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۳)، حضرت ثابت بن قیس خطیب النبی ہیں (مسندِ احمد: ۵۶۸۷)، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت کعب بن

Islam The World Religion

مالک اور حضرت حسان بن ثابت نبی کریم ﷺ کے معروف شعراء ہیں (مسلم: ۶۳۹۵)۔رضی اللہ عنہم

آپ ﷺ کے اسماء گرامی

قرآن شریف میں آپ کے کئی نام مذکور ہیں: الرسول، النبی، الامی، شاہد، مبشر، نذیر، المزمل، المدثر، الداعی الی اللہ، سراج منیر، رءُوف، رحیم، ذِکر، ہادی، رحمۃ للعلمین۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں اٹھانے والا ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک بھی نہ ہو (مسلم: ۶۱۰۵)۔ بعد میں آنے والا، نبی رحمت، نبی توبہ (مسلم: ۶۱۰۸)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ کی میراث مانگنے کے لیے بھیجیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے (بخاری: ۶۷۳۰)۔

آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل

(ا)۔ دلائل معنویہ

(ا)۔ آپ کا اسم گرامی "محمد" (ﷺ) آپ کے مولد کا نام مکہ، آپ کی کتاب کا نام قرآن، آپ کے دین کا نام اسلام، آپ کے ظہور کا زمانہ، یہ سب چیزیں آپ ﷺ کی نبوت و صداقت کے دلائل اور قرائن ہیں۔ (ب)۔ قرآن شریف کی فصاحت و تعلیمات، آپ ﷺ کی سیرت و اخلاق اور تعلیمات، زہد اور رقاق، آپ کا غیب کی خبریں دینا۔ (ج)۔ آپ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے لوگ: آپ کی زوجۂ مطہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ، آپ کے بچپن کے دوست

Islam The World Religion

حضرت ابوبکر صدیق، آپ کے چچازاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ اور آپ کے غلام حضرت زید بن حارثہ ہیں۔ یہ وہ رشتے ہیں جن سے کسی کے اندرونی اسرار تک پوشیدہ نہیں رہ سکتے مگر یہی لوگ آپ پر سب سے پہلے ایمان لائے حتیٰ کہ جب حضرت ورقہ بن نوفل کے پاس آپکو لے جایا گیا تو وہ بھی ایمان لے آئے۔

(۲)۔ دلائلِ حسیہ

(ا)۔ آپ ﷺ نے چاند کے دو ٹکرے کر کے دکھائے، جب قحط کے وقت بارش کی ضرورت پڑی تو آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، اُدھر ہی بارش ہونے لگی۔ (ب)۔ آپکی دعا سے تھوڑا کھانا کثیر ہوا، آپ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے پھوٹ پڑے اور ایسا کئی بار ہوا، آپ پر پتھروں اور درختوں نے سلام بھیجا اور آپکا حکم بھی مانا۔ (ج)۔ بھیڑیے نے آپکی رسالت کی گواہی دی اور اونٹ نے سامنے آکر گفتگو کی۔ (د)۔ آپ نے بیماروں کو شفا دی اور مردوں کو زندہ فرمایا۔

خلاصہِ سیرت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں پہلی وحی نازل ہوئی۔ آپ مکہ میں تیرہ سال رہے۔ پھر آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم ملا۔ آپ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور وہاں دس سال تک رہے۔ پھر آپ کا وصال شریف ہوا، اس وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی (بخاری: ۳۸۵۱)۔

سب سے پہلا غزوہ ابواء ہے پھر بواط اور پھر عشیرہ (بخاری قبل: ۳۹۴۹)۔ کل غزوات کی تعداد ستائیس (۲۷) ہے۔ بڑے اور اہم غزوات سات ہیں: بدر، احد، خندق، خیبر، فتح مکہ، حنین اور تبوک۔ انہی غزوات کا ذکر قرآن میں ہے، صلح حدیبیہ کا ذکر بھی قرآن میں ہے۔

سریہ جات کی کل تعداد علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی علیہ الرحمہ کی تحقیق کے مطابق ستتر (۷۷) ہے۔ سب سے پہلا سریہ جس مین تیس گھڑ سوار تھے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں سِیف البحر کی طرف بھیجا گیا، اور سب سے آخری سریہ سیدنا اسامہ بن زید کی قیادت میں اُبنیٰ کی طرف بھیجا گیا، جو ابھی راستے میں ہی تھا کہ رسول کریم ﷺ کا وصال ہو گیا، یہ لشکر واپس

Islam The World Religion

آ گیا اور پھر اسے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روانہ کیا۔ آپ ﷺ نے ایک حج اور چار عمرے کیے (بخاری: ۱۷۷۸)۔

حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ: میرے والد ہمیں رسول اللہ ﷺ کے غزوات پڑھاتے تھے، اور آپ ﷺ کے غزوات اور سریے ہمیں گنواتے تھے اور فرماتے تھے: اے میرے بیٹو! یہ تمہارے آباء کا شرف ہے اسے کبھی ضائع مت کرنا (سبل الہدیٰ والرشاد ۴/ ۱۰)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رحمہ اللہ کو فرمایا کہ دمشق کی مسجد میں بیٹھ جائیں اور لوگوں کو مغازی اور مناقبِ صحابہ کی تعلیم دیں (تہذیب التہذیب ۳/ ۳۲۸)۔

خلافتِ راشدہ

آپ ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر کو نمازوں میں اپنا خلیفہ بنایا (بخاری: ۶۷۸)، اور مسجد کی طرف ان کی کھڑکی کھلی رکھنے کا حکم دیا (بخاری: ۴۶۷)، سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تا کہ میں ایک ایسی تحریر لکھوا دوں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں کوئی خلافت کی تمنا نہ کرنے لگ جائے اور کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حق دار ہوں حالانکہ اللہ اور تمام فرشتے ابوبکر کی خلافت کے سواء ہر کسی کی خلافت کا انکار کر رہے ہیں (مسلم: ۶۱۸۱)۔

حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ: تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو (ابوداؤد: ۴۶۰۷)۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَفِيْنَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا. ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً، وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً، قَالَ سَعِيْدٌ قُلْتُ لِسَفِيْنَةَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ بِخَلِيْفَةٍ. قَالَ: كَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِيْ بَنِيْ

Islam The World Religion

مَرْوَانَ (ابوداؤد حدیث:۴۶۴۶)۔

ترجمہ: حضرت سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت تیس سال ہوگی۔ پھر ملوکیت ہو جائے گی۔ پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر کی خلافت دو سال شمار کر۔ اور عمر کی خلافت دس سال اور عثمان کی خلافت بارہ سال اور علی کی خلافت چھ سال۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ: کچھ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا یہ بنی مروان کی بکواس ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلٰی جَمِیْعِ الْعَالَمِیْنَ سِوَی النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاخْتَارَ لِیْ مِنْھُمْ اَرْبَعَۃً اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَعَلِیًّا فَجَعَلَھُمْ خَیْرَ اَصْحَابِیْ وَفِیْ اَصْحَابِیْ کُلِّھِمْ خَیْرٌ (مجمع الزوائد: ۱۶۳۸۳)۔حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو چن لیا ہے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ اور ان میں سے چار کو میرے لیے چنا ہے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی۔ یہ میرے صحابہ میں سب سے افضل ہیں، اور میرے سارے صحابہ میں بھلائی ہے

☆......☆......☆

Islam The World Religion

چھٹا باب:

اقوالِ صالحین

Islam The World Religion

Islam The World Religion

اقوالِ صالحین

(1)۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کوئی ایسا کام ترک نہیں کیا جسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا (بخاری: ۴۲۴۰)۔

(ب)۔ حضرت ابوبکر صدیق جب قرآن پڑھتے تو: مشرکین کی عورتیں اور بچے آپ پر گرتے تھے (بخاری: ۲۲۹۷)۔

(ج)۔ اور فرمایا: ہم مباح کے ستر دروازے ترک کر دیتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں گناہ میں نہ پڑ جائیں (فتوح الغیب مقالہ: ۳۵)۔

(د)۔ اور فرمایا: اللہ کی معرفت سے عاجز آجانا ہی معرفت ہے (رسائل ابن عربی صفحہ: ۳۹)۔

(2)۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عالم کا پھسل جانا، منافق کا قرآن پڑھ کر بحث کرنا اور گمراہ حکمرانوں کے فیصلے اسلام کو تباہ کر دیتے ہیں (سنن الدارمی: ۲۲۰)۔

(ب)۔ اور فرمایا: اے میرے اللہ! مجھے اپنے رسول ﷺ کے شہر میں موت دینا (بخاری: ۱۸۹۰)۔

(ج)۔ اور فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے (بخاری: ۷۲۹۳)۔

(د)۔ اور فرمایا: لوگ اپنے حکمرانوں کے مذہب پر ہوتے ہیں (یعنی جلدی قبول کر لیتے ہیں) (البدر المنیر: ۲:۷۰)۔

(ھ)۔ اور فرمایا: اس قوم میں کوئی اچھائی نہیں جو نصیحت کرنے والوں کو پسند نہ کرتی ہو (رسالۃ المسترشدین صفحہ ۱۲۰)۔

(و)۔ اور فرمایا: اپنا محاسبہ خود کرو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے (رسالۃ المسترشدین صفحہ ۸۰)۔

(ز)۔ اور فرمایا: ہر روز کہا جاتا ہے کہ فلاں اور فلاں مر گیا، اس دن سے چھٹکارا نہیں جب کہا جائے گا کہ عمر مر گیا (رسالۃ المسترشدین صفحہ ۱)۔

Islam The World Religion

(3)۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر، میرے لیے گواہ بن جاؤ! ربِ کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔ تین بار فرمایا (ترمذی: ۳۷۰۳)۔

(ب)۔ اور فرمایا: میں نے جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے، اپنے اس ہاتھ سے کبھی شرم گاہ کو نہیں چھوا (ابن ماجہ: ۳۱۱)۔

(ج)۔ اور فرمایا: میں نے کبھی جہالت کے زمانے میں بھی اور اسلام لانے کے بعد بھی بدکاری نہیں کی اور اسلام لانے کے بعد میری حیاء میں اضافہ ہی ہوا (النسائی: ۴۰۱۹)۔

(4)۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا (البدر المنیر: ۱۹۸۹)۔

(ب)۔ اور فرمایا: مت ڈر سوائے اپنے گناہ کے (رسالۃ المستر شدین صفحہ ۸۱)۔

(ج)۔ اور فرمایا: اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر (مسند احمد: ۸۳۸)۔

(د)۔ اور فرمایا: میں نے جسے بھی پایا کہ مجھے ابوبکر وعمر پر فضیلت دیتا ہے تو اسے مفتری کی حد (اسی کوڑے) لگاؤں گا (السنۃ لعبداللہ بن احمد بن حنبل: ۱۳۲۲)۔

(ھ)۔ اور فرمایا: عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور انہیں اللہ کے خوف سے بے پرواہ نہ کرے (احیاء علوم الدین صفحہ ۱۵۶۹)۔

(و)۔ اور فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا (الاستیعاب: ۵۴)۔

(5)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم زیادہ روایت کا نام نہیں بلکہ علم کی پہچان اللہ کا خوف ہے (حلیۃ الاولیاء ۱/۱۸۹)۔

(ب)۔ اور فرمایا: سعادت مند وہ ہے جس نے دوسروں سے نصیحت پکڑی (مسلم: ۶۷۲۶)۔

(ج)۔ اور فرمایا: علم کی علامت یہ ہے کہ جس بات کا علم نہ ہو تو کہہ دے کہ: میں نہیں جانتا (بخاری: ۴۷۷۴)۔

(د)۔ اور فرمایا: عمر فاروق کے ساتھ میری ایک مجلس میرے نزدیک ایک سال کے عمل

Islam The World Religion

سے بہتر ہے(الاستیعاب صفحہ ۵۵۴)۔

اور فرمایا:لوگوں سے میل جول رکھ لو، مگر اپنے دین کو زخمی نہ کر لینا(بخاری قبل:۶۱۲۹)۔

(6)۔ سیدنا أنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جریر بن عبداللہ کی صحبت میں رہا، وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ مجھ سے بڑے تھے(بخاری:۲۸۸۸)۔

(ب)۔نیز فرمایا: نبی کریم ﷺ دو مینڈھوں کی قربانی فرماتے تھے، اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں(بخاری:۵۵۵۳)۔

(ج)۔نیز فرمایا: میں نے دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی ہے(مدینہ شریف کا مکمل عرصہ)(بخاری:۶۸۳۸)۔

(د)۔حضرت انس بن مالک کا گھر زاویہ(بصرہ کے قریب آستانہ) کے مقام پر تھا (بخاری قبل:۹۰۲)۔

(7)۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پیٹ بھرنا، ذہانت کو ختم کر دیتا ہے(البدر المنیر:۱۰۰۲)۔

(8)۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کریم وہ ہے کہ جب غالب آجائے تو معاف کردے(البدر المنیر:۱۷۸۴)۔

(9)۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک گھڑی فکر کرنا رات کے قیام سے بہتر ہے (کتاب العظمۃ:۴۳)۔

(ب)۔اور فرمایا: تزکیہ کا معنی: اِطاعت اور اخلاص ہے(بخاری قبل:۴۶۵۴)۔

(ج)۔اور فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو آپ کا آخری قول یہ تھا: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنی میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے(بخاری:۴۵۶۴)۔

(د)۔اور فرمایا: دعا میں قافیہ بندی مت کرو(بخاری:۶۳۳۷)۔

(10)۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے بندوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند

Islam The World Religion

وہ بندہ ہے جو طعنے دینے والا لعنتیں کرنے والا ہو (کتاب الزہد: ۶۸۰)۔

(ب)۔حضرت ابن عمر اس وقت تک کھانا نہ کھاتے جب تک ان کے پاس کوئی مسکین نہ آتا (بخاری: ۵۳۹۳)۔

(ج)۔اور فرمایا: جو شخص اللہ کے بارے میں ہمیں دھوکہ دیتا ہے تو ہم دھوکا کھا جاتے ہیں (رسالہ قشیریہ صفحہ ۲۷۶)۔

(د)۔ابن عمر رضی اللہ عنہ کسی آدمی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جب خود کوئی چیز دیتا تھا تو اسے رد نہیں کرتے تھے (صوفیاء کا طریقہ لَا طَمَعَ وَلَا مَنْعَ وَلَا جَمْعَ یہیں سے ثابت ہے) (مسلم: ۲۴۰۶)۔

(ھ)۔لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوَى حَتَّى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ یعنی کوئی آدمی اس وقت تک تقویٰ کی حقیقت کو نہیں پاسکتا جب تک وہ اُسے نہ چھوڑ دے جو دل میں چبھے (بخاری ترجمۃ الباب قبل: 8)۔

(11)۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ نے آپ میں لوگوں کے لیے برکت رکھی ہے، اے آلِ ابوبکر آپ لوگ ان کے لیے سراپا برکت ہو (بخاری: ۴۶۰۸)۔

(12)۔ سیدنا حرام بن ملحان شہید کیے گئے تو اپنے زخموں کا خون چہرے اور سر پہ ڈالتے ہوئے فرمایا: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا (بخاری: ۴۰۹۲)۔

(13)۔ ایک انصاری صحابی جب نماز میں تھے تو انہیں کسی نے تین تیر مارے (انہوں نے نماز نہیں توڑی) اور فرمایا: میں ایک سورۃ کی تلاوت کر رہا تھا تو میں نے پسند نہیں کیا کہ اسے منقطع کروں (ابوداؤد: ۱۹۸)۔

(14)۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عار بہتر ہے نار سے (البدر المنیر: ۱۵۴۰)۔

(15)۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تلبینہ کھانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ یہ نفع دینے والی ناپسندیدہ چیز ہے (بخاری: ۵۶۹۰)۔

(16)۔ حضرت عبداللہ بن مُغَفَّل نے ایک آدمی کو دیکھا وہ کسی کو کنکر مار رہا تھا، تو فرمایا کنکر مت مار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے سے منع فرمایا ہے، انہوں نے اس کے بعد اسی آدمی کو

Islam The World Religion

دوبارہ کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا،تو فرمایا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بتا رہا ہوں کہ آپ ﷺ نے کنکریاں مارنے سے منع فرمایا ہے اور تم پھر بھی کنکریاں مار رہے ہو، میں تم سے کبھی نہیں بولوں گا (بخاری:۵۴۷۹)۔

(17)۔ سیدنا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق (متوفی ۱۱۲ھ) فرماتے ہیں: کیا تم جانتے ہو کہ جو ہمارے اسلاف گزر چکے ہیں وہ مشکلات کا سامنا خوشی سے کرتے تھے اور نعمتوں کا سامنا عاجزی سے کرتے تھے (حلیۃ الاولیاء ۲/۷۸)۔

(ب)۔آپ حج یا عمرہ کے سفر میں مکہ اور مدینہ کے درمیان فوت ہوئے،تو آپ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: میرے اُوپر خوب مٹی ڈال دینا اور اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ جانا اور مت کہنا کہ بڑا یہ تھا اور بڑا وہ تھا (حلیۃ الاولیاء ۲/۷۹)۔

(18)۔ سیدنا محمد بن سیرین (تابعی متوفی ۷۷ھ) فرماتے ہیں: عام طور پر جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے (منسوب کرکے) روایت کیا جاتا ہے وہ جھوٹ ہوتا ہے (بخاری:۳۷۰۷)۔

(19)۔ سیدنا حسن بصری (تابعی متوفی ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں: اللہ کی قسم ہم نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جن میں کوئی عیب نہیں تھا، پھر انہوں نے لوگوں کے عیب تلاش کیے (تو اس کی نحوست سے) اللہ نے ان کے اپنے اندر عیب پیدا کر دیے (انوارِ قدسیہ ۲/۹۵)۔

(ب)۔اور فرمایا: تفکر وہ آئینہ ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور تیری برائیاں دکھاتا ہے (کتاب العظمۃ:۱۳)۔

(20)۔ سیدنا امام ابوجعفر محمد باقر (متوفی ۱۱۸ھ) فرماتے ہیں: بجلیاں مومن تک بھی پہنچتی ہیں اور غیر مومن تک بھی۔مگر ذکر کرنیوالے تک نہیں پہنچتیں (حلیۃ الاولیاء ۲/۲۶۱)۔

(ب)۔اور فرمایا: اللہ عزوجل کا کلام مخلوق نہیں (حلیۃ الاولیاء ۲/۲۶۷)۔

(ج)۔اور فرمایا: جس نے ابوبکر اور عمر کی فضیلت کو نہیں سمجھا وہ عقیدے سے جاہل رہا (حلیۃ الاولیاء ۲/۲۶۵)۔

(د)۔اور فرمایا: فقہاء رسولوں کے امین ہیں۔جب تم دیکھو کہ فقہاء سواریوں پر سوار ہو کر بادشاہوں کی طرف جا رہے ہیں تو ان سے بے زار ہو جانا (حلیۃ الاولیاء ۲/۲۷۴)۔

Islam The World Religion

(ھ)۔اور فرمایا: جب تیرے پاس ایسی چیز آئے جو تمہیں پسند ہے تو کثرت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھو اور جب ایسی چیز آئے جو تجھے ناپسند ہے تو کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھو، اور جب رزق سے دوری ہو تو کثرت سے استغفار کرو(حلیۃ الاولیاء ۲/۲۷۵)۔

(21)۔ سیدنا بکر بن عبداللہ مزنی (تابعی متوفیٰ ۱۰۸ھ) فرماتے ہیں: ابوبکر لوگوں سے روزے اور نماز کے ذریعے فضیلت نہیں لے گئے، وہ صرف اس چیز کی وجہ سے فضیلت لے گئے ہیں جو ان کے دل میں تھی (یعنی اخلاص)(فضائل صحابہ صفحہ ۱۱۸)۔وَقِيْلَ مَرْفُوعٌ۔

(22)۔ حضرت فرقد سبخی (س ب خ ی) فرماتے ہیں: پیٹ بھر کر کھانا کفر کا باپ ہے(حلیۃ الاولیاء ۳/۳۲۴)۔

(23)۔ سیدنا امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اہل سنت کی پہچان یہ ہے کہ تم شیخین (ابوبکر وعمر) کو افضل سمجھو اور ختنین (عثمان وعلی) سے محبت رکھو(شرح عقائد نسفیہ صفحہ ۱۵۰)۔

(24)۔ اس پر تمام صوفیاء کا اجماع ہے کہ اللہ کو دنیا میں آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا (التعرف صفحہ ۴۲)۔

(25)۔ اس پر تمام صوفیاء کا اجماع ہے کہ قرآن اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے (التعرف صفحہ ۴۱)۔

(26)۔ تمام صوفیاء کا ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کی افضلیت پر اجماع ہے(التعرف صفحہ ۶۲) اور اس پر ان کا اجماع ہے کہ موزوں پر مسح کا جواز حق ہے(التعرف صفحہ ۶۴)۔

(27)۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: اگر مجھے جنت میں داخل ہونے اور عبداللہ بن محرر سے ملاقات کرنے میں سے ایک کام پہلے کرنے کا اختیار دیا جاتا تو میں اس سے ملاقات کو ترجیح دیتا پھر جنت میں جاتا۔تو جب میں نے اسے دیکھا تو اسکی نسبت بکری کی مینگنی مجھے زیادہ پسند ہے، اسلیے کہ وہ تحقیق کے بغیر احادیث بیان کرتا تھا(مسلم:۸۷)۔

(28)۔ امام مالک طہارت کے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث بیان نہیں کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے ادب کی وجہ سے(حلیۃ الاولیاء ۵/۲۴۰)۔

(29)۔ امام شافعی فرماتے ہیں: لوگوں کو راضی کرنا ایسی دور کی منزل ہے جس تک پہنچا نہیں جا

Islam The World Religion

سکتا(البدرالمنیر ۱۳۰۱)۔

(ب)۔فرمایا: جہمیہ اور معتزلہ(فرقوں) کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے (السنہ:٦)۔

(30)۔ امام شافعی کے بھائی ابراہیم فرماتے ہیں کہ: میں نے محمد بن ادریس شافعی سے اچھی نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ امام شافعی نے مسلم بن خالد زنجی سے نماز کا طریقہ حاصل کیا، مسلم نے ابن جریج سے حاصل کیا، ابنِ جریج نے عطاء سے، عطاء نے عبداللہ بن زبیر سے، ابن زبیر نے ابو بکر صدیق سے، ابو بکر صدیق نے نبی کریم ﷺ سے اور نبی کریم ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے حاصل کیا(حلیۃ الاولیاء ۷/ ۲۷۴)۔

(31)۔ حضرت ایوب (تابعی) نے فرمایا: مجھے اہل سنت میں سے کسی آدمی کی موت کی خبر ملتی ہے تو ایسے لگتا ہے جیسے میرے اعضاء میں سے کوئی عضو گر گیا ہے(حلیۃ الاولیاء ۲ / ۲۸۶)۔

(32)۔ حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبی نے فرمایا: جان لے کہ جس نے تجھے نصیحت کی اس نے تجھ سے محبت کی (رسالۃ المستر شدین صفحہ ۱۱۹)۔

(ب)۔اور فرمایا: جو چیز تو نے اللہ کی خاطر ترک کر دی، تو اسے گم نہیں پائے گا (رسالۃ المستر شدین صفحہ ۱۳۹)۔

(ج)۔اور فرمایا: اہل خشیت سے علم حاصل کرو (رسالۃ المستر شدین صفحہ ۱۴۹)۔

(د)۔اور فرمایا: استقامت کی بنیاد تین چیزوں میں ہے: قرآن کا اتباع، سنت کا اتباع اور جماعت کا ساتھ دینا (رسالۃ المستر شدین صفحہ ۱۸۹)۔

(ھ)۔اور فرمایا: جس نے تجھ پر ظلم کیا اس سے درگزر کر، اور جس نے تجھے محروم کیا اسے عطا کر اور جس نے تجھ سے قطع تعلق کیا اس سے اللہ کی خاطر تعلق جوڑ (رسالۃ المستر شدین صفحہ ۱۹۴)۔یہی الفاظ ایک حدیث مرفوع کے بھی ہیں (ابن جریر:۱۷۰۱)۔

(و)۔اور فرمایا: زیادہ قسمیں مت اٹھا خواہ تو سچا ہو (رسالۃ المستر شدین صفحہ ۱۹۸)۔

(ز)۔اور فرمایا: کسی ایسے کام میں مت پڑ جس کی طرف تجھے دعوت نہیں دی گئی (رسالۃ المستر شدین صفحہ ۲۰۲)۔

(ح)۔اور فرمایا: اپنے دین کے بدلے دنیا مت کھا (رسالۃ المستر شدین

Islam The World Religion

صفحہ ۲۱۴)۔

(ط)۔اور فرمایا: راضی رہنے والا منع اور عطا میں متغیر نہیں ہوتا (رسالۃ المستر شدین صفحہ ۲۳۴)۔

(ی)۔اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی محبت کی علامت آپ ﷺ کی سنت کی پیروی ہے(رسالۃ المستر شدین صفحہ ۲۴۲)۔

(33)۔ حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا: گھٹیا آدمی وہ ہے جو اللہ تک جانے کا راستہ نہیں جانتا اور کسی سے پوچھتا بھی نہیں (رسالہ قشیریہ صفحہ ۲۴)۔

(ب)۔اور فرمایا: عوام کی توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور خواص کی توبہ غفلت سے ہوتی ہے(رسالہ قشیریہ صفحہ:۲۴)۔

(34)۔ حضرت ابوسلیمان دارانی فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ پر درود کبھی رد نہیں ہوتا (البدر المنیر :۱۴۵۰)۔

(ب)۔اور فرمایا: سب سے افضل عمل: نفس کی خواہش کی مخالفت ہے (رسالہ قشیریہ صفحہ:۴۱)۔

(ج)۔اور فرمایا: میں نے اس میں کبھی کوئی شک نہیں کیا اور تم بھی شک مت کرنا کہ تمہارے رات کے اجتماع بدعت ہیں (حلیۃ الاولیاء ۷/ ۴۰۴)۔

(35)۔ حضرت ابراہیم بن ادھم نے فرمایا: دُم بن کررہ، سرمت بن (البدر المنیر :۱۸۱۳)۔

(36)۔ حضرت سفیان بن عُیینہ فرماتے ہیں: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا وہ راحت پا گیا (البدر المنیر :۱۹۹۰)۔

(37)۔ بعض سلف (اگلے بزرگوں) نے فرمایا: جس نے جاہل کو نصیحت کی، وہ اس کا دشمن بن گیا (البدر المنیر :۲۰۱۹)۔

(38)۔ حضرت فُضیل بن عیاض فرماتے ہیں: لوگوں (کو دکھاوے) کے ڈر سے عمل چھوڑ دینا ریاء ہے اور لوگوں کی خاطر عمل کرنا شرک ہے (رسالہ قشیریہ صفحہ ۲۶)۔

(ب)۔اور فرمایا: میں اللہ کی نافرمانی کر بیٹھتا ہوں تو اسے اپنے گدھے اور اپنے خادم

Islam The World Religion

کے رویے سے سمجھ جاتا ہوں (رسالہ قشیریہ صفحہ:۲۶)۔

(ج)۔اور فرمایا: میں ان سے محبت کرتا ہوں جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور وہ لوگ وہ ہیں جن سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ محفوظ ہیں اور میں ان سے بغض رکھتا ہوں جن سے اللہ بغض رکھتا ہے اور وہ خواہش پرست اور بدعتی لوگ ہیں (حلیۃ الاولیاء۶/ ۳۳۸)۔

(د)۔اور فرمایا: جب کسی آدمی میں تین خوبیاں ہوں تو اس پر کچھ (بوجھ) نہیں: جب وہ خواہش پرست نہ ہو، اور وہ اگلے بزرگوں کو گالیاں نہ دیتا ہو اور وہ حکمران سے ملاقات نہ رکھتا ہو (حلیۃ الاولیاء۶/ ۳۳۹)۔

(ہ)۔اور فرمایا: خوف مذکر ہے اور رجاء مؤنث۔ان دونوں میں سے ایمان کے حقائق جنم لیتے ہیں (التعرف صفحہ ۱۱۶)۔

(39)۔ حضرت بشر بن حارث حافی نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو مجھ سے فرمایا: اے بشر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ نے تمہیں تمہارے ہم عصروں میں کس وجہ سے بلند کیا؟ میں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، فرمایا: میری سنت کے اتباع کی وجہ سے، صالحین کی خدمت کی وجہ سے، اپنے بھائیوں (مریدوں) کو نصیحت کرنے کی وجہ سے اور میرے صحابہ اور اہل بیت سے محبت کرنیکی وجہ سے (رسالہ قشیریہ صفحہ:۳۱)۔

(40)۔ حضرت داؤد طائی نے فرمایا: لوگوں سے بھاگ جس طرح شیر سے بھاگتے ہو (حلیۃ الاولیاء۶/ ۱۹۳)۔

(41)۔ حضرت سری سقطی نے فرمایا: جو لوگوں کے سامنے ایسا بنا جو خوبی درحقیقت اس میں نہیں ہے تو وہ اللہ کی نظروں سے گر گیا (رسالہ قشیریہ صفحہ:۴۴)۔

(42)۔ حضرت معروف کرخی نے فرمایا: جس نے روزانہ دس مرتبہ یہ کہا وہ ابدالوں میں لکھا گیا۔ اے میرے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی اصلاح فرما، اے میرے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر کشائش فرما، اے میرے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر رحم فرما (حلیۃ الاولیاء۷/ ۱۱۳)۔

(ب)۔ ہر چیز کی ایک رکاوٹ ہے اور دل کے نور کی رکاوٹ پیٹ بھر کر کھانا ہے (رسالہ قشیریہ صفحہ:۴۱)۔

Islam The World Religion

(43)۔ امام بخاری فرماتے ہیں: تمام صحابہ سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی۔ میں اسی عقیدے پر زندہ رہا ہوں، اور اسی پر مروں گا اور انشاء اللہ اسی پر قیامت کے دن اٹھوں گا (تہذیب التہذیب ۵/ ۴۸۰)۔

(44)۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی نے فرمایا: وہ شخص سچا نہیں جس نے محبت کا دعویٰ کیا اور اسکی حدود (یعنی آداب) کا پاس نہ رکھا (رسالہ قشیریہ صفحہ: ۳۵۱)۔

(ب)۔ اور فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچ، غافل علماء، چاپلوس فقراء، اور جاہل صوفیاء۔ (سید علی ہجویری فرماتے ہیں کہ مرشد پر لازم ہے کہ ان تینوں گروہوں پر اچھی طرح نظر رکھے اور اپنے مریدوں کو ان سے بچنے کی تلقین کرے) (کشف المحجوب صفحہ ۱۷)۔

(45)۔ ابوصالح حمدون نے فرمایا: اگر تجھ میں طاقت ہو کہ دنیا کے کسی معاملے میں غصہ نہ کرے تو ایسا ہی کر (رسالہ قشیریہ صفحہ: ۴۹)۔

(46)۔ حضرت سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں: میں تیس سال سے اللہ کے ساتھ باتیں کرتا ہوں اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں ان سے بول رہا ہوں (التعرف صفحہ ۱۶۲)۔

(47)۔ حضرت ابوالحسین نوری فرماتے ہیں: تصوف نفس کے ہر حق کو ترک کردینے کا نام ہے (رسالہ قشیریہ صفحہ: ۵۳)۔

(48)۔ حضرت ابوحفص حداد فرماتے ہیں کہ تصوف سارا آداب ہے، ہر وقت کا ادب ہے، ہر مقام کا ادب ہے اور ہر حال کا ادب ہے (کشف المحجوب صفحہ ۴۰)۔

(49)۔ حضرت ابو یزید بسطامی فرماتے ہیں: جس کا ایک استاد نہ ہو وہ طریقت کا مشرک ہے (انوارِ قدسیہ ۱/ ۴۰)۔

(50)۔ حضرت ابوعبداللہ نباجی فرماتے ہیں: سماع وہ ہے جو فکر پیدا کرے اور عبرت فراہم کرے، اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ فتنہ ہے (التعرف صفحہ ۱۷۹)۔

(51)۔ حضرت ابوبکر شبلی نے فرمایا: مرید کو زیب نہیں دیتا کہ کوئی ایسی بات کرے جو اس کے مشاہدے یا معاینے میں نہ ہو (انوار قدسیہ ۲/ ۴۰)۔

(52)۔ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی فرماتے ہیں: ہمارا یہ مذہب (طریقت) قرآن اور سنت

Islam The World Religion

کے اصولوں کا پابند ہے(رسالہ قشیریہ صفحہ:۵۱)۔

(ب)۔اور فرمایا: ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا تو میں نے اللہ سے عافیت مانگی، تو میرے راز میں فرمایا: میرے اور اپنے آپکے درمیان مت حائل ہو(التعرف صفحہ ۱۷۰)۔

(ج)۔اور فرمایا: نیکوں کی صحبت کی وجہ سے اللہ سے نہ کٹ جانا(نفحات الانس صفحہ ۱۹۱)۔

(د)۔اور فرمایا: حق کی خاطر، حق کی طرف سے حق کو قبول کرنا عاجزی ہے(التعرف صفحہ ۱۱۴)۔

(ھ)۔اور فرمایا: سماع (بغیر ساز کے) تین چیزوں کا محتاج ہے۔ زمان، مکان اور اخوان (یعنی فارغ وقت ہو، علیحدہ جگہ ہو اور نااہل لوگ موجود نہ ہوں)(رسالہ قشیریہ صفحہ:۲۶۹)۔

(53)۔ حضرت ابو طالب مکی فرماتے ہیں: جن چیزوں نے بندوں کو اللہ عزوجل سے دور کیا وہ تین ہیں: ارادے میں صدق کی کمی، راستے سے بے خبری، اور علماء سوء کا اپنی خواہشات کے مطابق باتیں کرنا(قوت القلوب ۱/۱۶۹)۔

(54)۔ حضرت ابو القاسم قشیری فرماتے ہیں: اولیاء کبھی نبیوں کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، اس پر تمام صوفیاء کا اجماع منعقد ہو چکا ہے(رسالہ قشیریہ صفحہ:۳۸۰)۔

(55)۔ حضرت ابو علی دقاق فرماتے ہیں: حیاء یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے سامنے دعویٰ کو ترک کر دیا جائے(رسالہ قشیریہ صفحہ:۲۵۲)۔

(56)۔ حضرت عبد اللہ رازی فرماتے ہیں: عاجزی یہ ہے کہ خدمت کرنے میں تفریق ترک کر دی جائے(رسالہ قشیریہ صفحہ:۱۸۵)۔

(57)۔ حضرت حذیفہ مرعشی فرماتے ہیں: اخلاص یہ ہے کہ بندے کے افعال ظاہر اور باطن میں ایک جیسے ہوں(رسالہ قشیریہ صفحہ:۲۴۴)۔

(58)۔ امام قشیری نے بعض صوفیا سے نقل فرمایا ہے کہ: حضوری کے آداب کو ملحوظ رکھنا ادب ہے(رسالہ قشیریہ صفحہ:۳۱۵)۔

(59)۔ حضرت علی بن عثمان ہجویری فرماتے ہیں:

Islam The World Religion

اِنَّ الصَّفَا صَفَا الصِّدِّیْقِ اِنْ اَرَدْتَ صُوْفِیاً عَلَی التَّحْقِیْقِ

ترجمہ: اگر تم تحقیقی طور پر کسی صوفی کو جاننا چاہتے ہو تو (سن لو کہ) تصوف ابو بکر صدیق کے تصوف کا نام ہے (کشف المحجوب صفحہ ۳۲)۔

(ب)۔اور فرمایا: جان لے کہ شریعت اور طریقت میں رقص کا کوئی ثبوت موجود نہیں (کشف المحجوب صفحہ ۴۷۶)۔

(60)۔ حضرت امام محمد غزالی فرماتے ہیں: کسی مسلمان کے بارے میں حسن ظن رکھنے میں غلطی کر جانا بہتر ہے اس سے کہ اس پر بجا طور پر طعن کیا جائے (الاقتصاد صفحہ ۱۴۸)۔

(61)۔ حضرت احمد غزالی فرماتے ہیں: اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جسے منع کیا جائے تو باز نہ آئے (سبع سنابل صفحہ ۱۴۴)۔

(62)۔ حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: تھوڑے پر راضی ہو جا (فتوح الغیب مقالہ ۲۳:)۔

(ب)۔اور فرمایا: اللہ سے رضا طلب کر و یا فنا (فتوح الغیب مقالہ: ۵۳)۔

(ج)۔اور فرمایا: بچ، بچ، بچ، اللہ سے ڈر، اللہ سے ڈر، اللہ سے ڈر، نجات پا، نجات پا، ڈر جا، ڈر جا، بے شک اکثر قسم کی مشکلات جو ابن آدم پر آتی ہیں وہ اپنے رب عز وجل سے شکوہ کرنے کی وجہ سے آتی ہیں (فتوح الغیب مقالہ: ۱۸)۔

(د)۔اور فرمایا: جو شخص اپنے مرشد کے کامل ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتا وہ ان ہاتھوں پر فلاح نہیں پا سکتا (انوار قدسیہ ۲/۷)۔

(ہ)۔اور فرمایا: رافضیوں کی علامت یہ ہے کہ: اہل سنت کو ناصبی کا نام دیتے ہیں (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۶۶)۔

(63)۔ حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے فرمایا: اگر تصوف کی ماہیت سے واقف ہونا چاہتے ہو تو اپنے اوپر آسائش کا دروازہ بند کر دو۔ پھر زانوئے محبت کے بل بیٹھ جاؤ۔ اگر تم نے یہ کام کر لیا تو سمجھو کہ بس تصوف کے عالم ہو گئے (الاسرار الحقیقیۃ مکتوب نمبر ۱)۔

(64)۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں: چاہیے کہ تیرا ورد اللہ ہو بالکل جاہل

Islam The World Religion

کی طرح، کسی تخیل کے بغیر اور نہ ہی اس طرح بیٹھ کر ذکر کرنے سے تیری غرض اللہ کی طرف سے دروازے کھلنے کا انتظار ہو، بلکہ یہ ذکر اس لیے کر کہ وہ تیرے ایثار اور اخلاص کا حقدار ہے۔ اور کہہ: رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ اسی میں زندہ رہ اور اسی میں مر (رسائل ابن عربی صفحہ ۲۹۳)۔

(ب)۔ اور فرمایا: کسی بزرگ نے کہا ہے کہ میں نے اپنے شیخ سے کہا مجھے وصیت فرمایئے، انہوں نے فرمایا: اے بیٹے دروازہ بند کر دے، اسباب ختم کر دے، وہاب کے پاس بیٹھ جا، وہ بغیر کسی حجاب کے تمہاری کفالت کرے گا (رسائل ابن عربی صفحہ ۴۱۰)۔

(ج)۔ اور فرمایا: ہمارے شیخ کو الہام کیا گیا کہ تم عیسیٰ بن مریم ہو، تو شیخ نے اسکا علاج اس چیز (شریعت) سے کیا جس سے کیا جانا چاہیے تھا (فتوحاتِ مکیہ ۴ / ۳۸۲)۔

(65)۔ حضرت بہاؤ الدین نقشبند فرماتے ہیں: اہل اللہ جو کچھ فنا اور بقاء کے بعد دیکھتے ہیں وہ سب اپنے اندر دیکھتے ہیں اور جو کچھ معرفت حاصل کرتے ہیں اپنے ہی اندر حاصل کرتے ہیں اور ان کی حیرت خود اپنے وجود کے اندر ہوتی ہے (مکتوبات ربانیہ ۱ / ۲۵)۔

(66)۔ شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا ملتانی فرماتے ہیں: جسم کی سلامتی تھوڑا کھانے میں ہے اور روح کی سلامتی گناہ ترک کرنے میں ہے اور دین کی سلامتی محمد خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے میں ہے (اخبار الاخیار صفحہ ۲۸)۔

(67)۔ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمان تھے، صحابی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برادرِ نسبتی تھے، انکی ہمشیرہ امِ حبیبہ زوجہِ رسول اور حرمِ رسول تھیں (فوائد الفواد صفحہ ۳۰۱)۔

(68)۔ حضرت محمد بن ابی بکر امام زادہ فرماتے ہیں: متقی آدمی صدقات واجبہ لینے سے بچے یہ لوگوں کا میل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر متقی آدمی آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے (شرعۃ الاسلام مع شرحہ مفاتیح الجنان صفحہ ۲۲۶)۔

(69)۔ امام بوصیری فرماتے ہیں:

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجىٰ شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ترجمہ: وہی حبیب ہیں جن کی شفاعت کی امید رکھی جاتی ہے، مشکلات میں سے ہر مشکل کے

Islam The World Religion

لیے جو اچانک آن پڑے۔

علامہ عمر بن احمد خرپوتی لکھتے ہیں: جان لو کہ یہ شعر مناجات اور قبولیتِ دعا میں چوٹی کا شعر ہے، جس شخص کو دنیا یا آخرت کی کوئی حاجت پیش آئے تو وہ ایک ہی مجلس میں یہ شعر ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور بلا تاخیر اس کی حاجت روائی کرے گا انشاءاللہ تعالیٰ (شرح الخربوتی علی البردہ صفحہ ۷۷)۔

(70)۔ علامہ شمس الدین ابن قیم لکھتے ہیں: سلف کا اس پر اجماع ہے اور ان سے متواتر آثار منقول ہیں کہ میت زیارت کرنے والے زندہ کو پہچانتا ہے اور اس کے آنے سے خوش ہوتا ہے (کتاب الروح صفحہ ۱۳)۔

(71)۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں: بعض بے علم لوگوں کی طرف سے مجھ تک صوفیاء کے سرداروں کی مشہور بات کا انکار پہنچا ہے کہ ان میں ابدال، نقباء، نجباء، اوتاد اور اقطاب ہوتے ہیں، حالانکہ اس حقیقت کے اثبات میں احادیث اور آثار وارد ہو چکے ہیں (الحاوی للفتاویٰ ۲/۲۲۹)۔

(72)۔ حضرت امام ربانی احمد سرہندی فرماتے ہیں: شریعت کے اعمال اور طریقت و حقیقت کے احوال سے مقصود صرف نفس کا تزکیہ اور قلب کا تصفیہ ہے (مکتوبات ربانیہ ۱/۲۱۴)۔

(ب)۔ اور فرمایا: اپنے نفس کو چھوڑ دے اور چلا آ (مکتوبات ربانیہ ۱/۲۹۹)۔

(ج)۔ اور فرمایا: تو جلد ہی جان لے گا کہ تیری سیر تیری اپنی طرف ہی تھی، جب تو منزل تک پہنچ جائے گا (مکتوبات ربانیہ ۱/۲۹۹)۔

(73)۔ حضرت امام شعرانی نے فرمایا: ذکر کے آداب میں یہ چیزیں ہیں: طہارۃ، کپڑوں کو اور منہ کو خوشبو دار بنانا، سکون اور خاموشی، ایصالِ ثواب کر کے مدد حاصل کر لینا، مجلس ذکر میں خوشبو پھیلانا، آنکھیں بند کرنا، ذکر کرنے والا اپنی آنکھوں کے درمیان اپنے مقصود پر نظر رکھے، ذکر کے معنی پر دھیان دے (الانوار القدسیہ ۱/۲۲، ۲۳)۔

(ب)۔ اور فرمایا: اس پر صوفیاء کا اجماع ہے کہ جس دن مرید اپنا ورد ترک کرتا ہے اس دن اس کی امداد منقطع ہو جاتی ہے (الانوار القدسیہ ۱/۶۳)۔

Islam The World Religion

(ج)۔اور فرمایا: مرید کی شان یہ ہے کہ اپنے شیخ سے ہرگز نہ کہے: کیوں؟ (الانوار القدسیہ ۲/۲۶)۔

(د)۔اور فرمایا: مرید کی شان یہ ہے کہ ہم عصر مشائخ میں سے کسی کی زیارت اپنے شیخ کی اجازت کے بغیر نہ کرے، واضح طور پر ہو یا اشارۃً ،خواہ جس کی زیارت کرنا ہے وہ اس کے شیخ کا سب سے بڑا دوست کیوں نہ ہو؟ (الانوار القدسیۃ ۲/۶۹)۔

(ہ)۔اور فرمایا: مرشد پر لازم ہے کہ اپنے بھائیوں (مریدوں) کو اہل بدعت کے پاس بیٹھنے سے منع کرے۔ان لوگوں کی صحبت دل کو مردہ کرنے کے لیے مجرب ہے(الانوار القدسیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۴)۔

(74)۔ شیخ ابوسعود بن عشایر نے فرمایا: مرید کی کتاب اسکا قلب ہے (الانوار القدسیہ جلد ا صفحہ ۷۰)۔

(75)۔ حضرت میر سید عبدالواحد (بلگرامی) نے فرمایا: ہمارے مشائخ کا اس پر اجماع ہے کہ ایک ہی ذکر اور ایک ہی فکر طالبِ صادق کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔وہ ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور فکر یہ ہے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے جہاں بھی جائے (سبع سنابل صفحہ ۴۹)۔

(76)۔ حضرت علی بن وفا نے فرمایا: جب مرید نے نصیحت کو قبول کر لیا تو رسوائی سے بچ گیا (الانوار القدسیہ ا/۲/۷۲)۔

(77)۔ سید احمد بن رفاعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سب سے پہلی بنیاد جو مریدِ صادق طریقت میں رکھتا ہے وہ: ترکِ دنیا ہے، جس نے دنیا سے بے رغبتی اختیار نہیں کی اس کے بعد کسی چیز کی بنیاد درست نہیں رہتی (الانوار القدسیہ ا/۸۰)۔

(78)۔ شیخ ابوالعباس مرسی رحمہ اللہ نے فرمایا: مرید وہ نہیں جو اپنے شیخ پر فخر کرے، مرید وہ ہے جس پر اس کا شیخ فخر کرے (الانوار القدسیہ ۲/۲۳)۔

(79)۔ حضرت ابوبکر ورّاق نے فرمایا: ہر وہ مرید جو اپنے شیخ کے اعمال سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ اس کے اقوال سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا (الانوار القدسیہ ۲/۲۴)۔

(80)۔ حضرت احمد بن فاتک نے فرمایا: صوفی کی توحید، مخلوق کی نفی کر کے ازل کو قائم کرنا

Islam The World Religion

ہے(نفحات الانس صفحہ ۳۲۱)۔

(81)۔شیخ ابوعبداللہ تروغبذی نے فرمایا: خوشخبری ہو اسے جس کے پاس اُس تک پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہ ہوسوائے اُسی کے(نفحات الانس صفحہ ۴۵۸)۔

(82)۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: بے شک علماء کے ذریعے اسلام کی پشت مضبوط ہوتی ہے اور انہی کے ذریعے اہل اسلام غالب آتے ہیں، مگر جب علماء پھسلتے ہیں اور مداہنت کرتے ہیں تو اسلام کا معاملہ کمزور پڑ جاتا ہے، اور اسلام اور اہل اسلام کی کمر ٹوٹ جاتی ہے(لمعات التنقیح ۱/۳۰۷)۔

(ب)۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اتنے خطبات اور فصول ابوبکر وعمر کی مدح و ثنا میں منقول ہیں کہ ان پر اطلاع پانے کے بعد کسی باغی کے پاس بھی دم مارنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ اگر علماءِ اہل سنت ابوبکر وعمر کی افضلیت بلکہ اس کی قطعیت پر استدلال کرنے کے لیے ان دلائل پر اکتفا کرلیں تو یہ دلائل اس مقصد کے لیے کافی وافی ہیں(تکمیل الایمان صفحہ ۶۴)۔

(83)۔ حضرت (ملا) علی قاری فرماتے ہیں: وہ شخص کاملین میں سے نہیں جو رات کو قیام نہیں کرتا(مرقاۃ ۳/۱۴۸)۔

(84)۔ حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش فرماتے ہیں:

مرشد اللہ، مرشد پاک محمد، مرشد چارے یار
مرشد دستگیر پیارا قادر دا مختار

(گنج شریف صفحہ ۱۹۱)۔

(85)۔ حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں: میں روافض اور خوارج کے مذہب سے بے زار ہوں، میں سنی ہوں اور چار یار کا یار ہوں(عقل بیدار صفحہ ۲۴۶)۔

(86)۔ قدوۃ الاولیاء سید عبدالقادر آخرین نے فرمایا:

قِیۡلَ اِنَّ الۡاِلٰهَ ذُوۡ وَلَدٍ   قِیۡلَ اِنَّ الرَّسُوۡلَ قَدۡ کَهَنَا
مَا نَجَا اللّٰهُ وَالرَّسُوۡلُ مَعًا   مِنۡ لِّسَانِ الۡوَرٰی فَکَیۡفَ اَنَا

ترجمہ: اللہ کو صاحبِ اولاد کہا گیا، رسول ﷺ کو (معاذ اللہ) کاہن کہا گیا، لوگوں کی زبان

Islam The World Religion

نے اللہ اور رسول کو نہیں چھوڑا تو میں کیا چیز ہوں؟ (گلزار قادری صفحہ ۵۳)۔

(87)۔ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی فرماتے ہیں:

معروف ترین اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی اس کا قتل واجب ہے (السیف الجلی علی ساب النبی صفحہ ۱۱۴)۔

(88)۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں: میں نے مکاشفے میں رسول اللہ ﷺ سے ایک مخصوص طبقے کے بارے میں پوچھا تو فیضان جاری فرمایا کہ: انکا مذہب باطل ہے، انہوں نے ائمہ کی جو تعریف مقرر کر رکھی ہے اس میں غور کرو۔ میں نے غور کیا تو سمجھ گیا کہ یہ لوگ ائمہ کو اللہ کی طرف سے مامور سمجھتے ہیں، انکی اطاعت کو فرض سمجھتے ہیں، انہیں معصوم مانتے ہیں اور ان پر وحی کا نزول مانتے ہیں، یہ سب عقائد ختمِ نبوت کے عقیدہ کے خلاف ہیں (الانتباہ فی سلاسل الاولیاء صفحہ ۸،۹)۔

(89)۔ سیدنا محمد راشد روضے دھنی فرماتے ہیں: مریدوں کے دروازوں پر بھیک مانگنے مت جاؤ (مخزنِ فیضان صفحہ ۱۹۰)۔

(ب)۔ فرمایا: اہل ظاہر کہتے ہیں کہ شریعت اِزار (پاجامہ) اور طریقت کرتہ اور حقیقت چادر اور معرفت کو دستار کی طرح سمجھنا چاہیے، لیکن ہمارا مذہب اور طریقہ یہ ہے کہ شریعت جس کو اہل ظاہر اِزار (پاجامہ) سمجھتے ہیں یہ ہمارے لیے دستار اور سر کا تاج ہے (مخزنِ فیضان صفحہ ۲۵۹)۔

(90)۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور آپ سے پوچھا: کون سا طریقہ آپکے طریقے کے مطابق ہے؟ فرمایا: ہم نماز، تلاوت اور ذکر میں مشغول رہتے تھے اور آپ لوگ صرف ذکر میں مشغول رہتے ہو (فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۱۰۸)۔

(91)۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی فرماتے ہیں: خلفائے راشدین کی افضلیت بھی اسی ترتیب سے ہے جس طرح انکی خلافت کی ترتیب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تمام لوگوں میں افضل ابوبکر ہے پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی (مرآۃ العاشقین صفحہ ۲۲)۔

Islam The World Religion

(92)۔ حضرت قبلہ غلام نبی للّٰہی نے فرمایا: طالب کے لیے ضروری ہے کہ شریعت پر کامل استقامت اور طریقت پر استقلال لازم جانے اور بہت ذکر وشغل اور مراقبہ کیا کرے۔ اکثر عبادت میں رہے اور اپنے تمام اوقات کو ذکرِ حق سے معمور رکھے تا کہ احوالِ باطن کھل جائیں (تذکرہ اعلیٰ حضرت للّٰہی صفحہ ۱۳۰)۔

(93)۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری فرماتے ہیں: ہمت ہی اسمِ اعظم ہے (خزینۂ معرفت صفحہ ۲۹۲)۔

(94)۔ حضرت خواجہ نور محمد تیراہی (چورہ شریف) فرماتے ہیں: طالبانِ حق کو چاہئے کہ ایک لمحہ جنابِ الٰہی سے غافل نہ ہوں تا کہ توجہ الی اللہ بے مزاحمتِ اغیار ہو کہ اسی کو دوامِ حضور بھی کہتے ہیں اور کوئی مقصود سوائے اللہ تعالیٰ کے دل میں نہ رہے (تذکرہ مشائخ آلومہار شریف صفحہ ۳۲۱)۔

(95)۔ حضرت خواجہ سید محمد امین شاہ (آلومہار شریف) فرماتے ہیں: مخلوق کے انقطاع سے مطلب دراصل تطہیرِ قلب ہے تا کہ دل میں خدا کی یاد کے بغیر کچھ نہ ہو اور آدمی باہمہ ہوتے ہوئے بھی بے ہمہ ہو جائے (تذکرہ مشائخ آلومہار شریف صفحہ ۴۴۴)۔

(96)۔ حضرت خواجہ پیر ایرانی فرماتے ہیں: جملہ اختلافات غیر مستحسن کے اصلی اسباب نفسانیت، عصبیت اور جہالت ہیں۔ اگر انسان ان تینوں پر قابو پائے اور فتح حاصل ہو تو فرشتوں سے برتر ہو جاتا ہے اور یہی انسان کی اشرفیت کا مقام ہے (مینائے مصطفائی صفحہ ۳۰۸)۔

(97)۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی (سیدا شریف) فرماتے ہیں: ایک بار پھر سن کہ اہل اللہ کا ادب بہت ہی ضروری۔ یہ نہایت ہی مضبوط حلقہ اور موٹی اور طاقتور رسی ہے لہٰذا تو ان کی صحبت اختیار کر اور ان سے محبت کر، کیونکہ یہ محبوبوں کا گروہ ہے (الطاف الاذکار صفحہ ۵۵)۔

(98)۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو آدمی تہجد کی نماز میں سستی کرے وہ سست گدھا ہے جو صرف پیٹ بھرنا جانتا ہے (انوارِ لاثانی صفحہ ۷۸)۔

(99)۔ حضرت خواجہ غلام فرید (کوٹ مٹھن) فرماتے ہیں: عشرہ مبشرہ کی فضیلت مخصوص ہے اور دوسروں کو یہ شرف حاصل نہیں ہے، ان کے مراتب باقی تمام لوگوں سے زیادہ بلند ہیں۔ یہ نص تفصیل کے ساتھ صحابہ کرام کی خلافت اور مراتب پر دلالت کرتی ہے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Islam The World Religion

ساتھ جس قدر کسی کو قرب ومنزلت تھی وہی علی الترتیب ظاہر کرتی ہے۔ اگرچہ صحابہ کرام کے مراتب و مدارج دوسری بے شمار احادیث میں موجود ہیں لیکن اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ دس صحابہ کرام کے مدارج ترتیب وار بیان کیے گئے۔ چنانچہ پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، دوسرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، تیسرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ ،علیٰ ہذا القیاس تمام صحابہ کرام بہشت میں بھی اسی ترتیب سے داخل ہوں گے (مقابیس المجالس صفحہ ۹۲۴)۔

(100)۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فرماتے ہیں: شیخ پر لازم ہے کہ اہل سنت ہو، اور عالم ہو، اور کبائر سے بچتا ہو (اور صغائر پر اصرار نہ کرتا ہو)، اور اسے ایسا اذن ہو کہ اس کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہو (فتاویٰ رضویہ ۲۱ / ۴۹۲)۔

(ب)۔ تفسیر بغوی اور کتاب الخمیس کے حوالے سے فرماتے ہیں: کفر چار قسم کا ہے: کفرِ انکار، کفرِ جحود، کفرِ عناد اور کفرِ نفاق، ان میں سے کسی کا بھی مرتکب مغفور نہیں (شرح المطالب فی مبحث ابی طالب، فتاویٰ رضویہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۹۴)۔ کذا فی نور الابصار صفحہ ۲۴۔

(101)۔ حضرت بابا جی محمد قاسم موہڑوی نے اپنے صاحبزادے کو وصیت فرمائی کہ: امیر اور غریب دونوں آپ کے پاس آئیں گے۔ اگر غریبوں کو باہر نکال دیا اور امیروں کو ترجیح دی تو میرا دل دکھے گا۔ دونوں سے برابر سلوک کرنا۔

(102)۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں: بعد از پیغمبر کوئی شخص ابوبکر سے افضل نہیں کیونکہ اس نے مقاتلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے (تصفیہ صفحہ ۱۹)۔

(ب)۔ باقی رہی بارہ ناموں کی تعیین تو خلفاء اربعہ کے بعد اس کی تصریح نہیں ملتی۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ قیامت سے قبل بارہ کا عدد پورا ہو جائیگا (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۴۶)۔

(ج)۔ آلِ محمد سے مراد سب مومن ہیں (فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۸)۔

(د)۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب ہیں (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۱۵۹)۔

(ھ)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں: زینب، رقیہ، امِ کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ

Islam The World Religion

عنہن ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سواء سب نے آنحضرت ﷺ سے پہلے وفات پائی (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۱۵۱)۔ آپ ﷺ کے چچاؤں اور پھوپھیوں میں سے تین ایمان لائے: حضرت حمزہ، حضرت عباس اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہم (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۱۵۳)۔

(و)۔حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ اپنے نکاح میں لائے (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۱۵۲)۔

(103)۔ہمارے مرشد کریم سیدی وسندی حضرت قطب الاقطاب فقیہ اعظم محمد قاسم مشوری نے فرمایا: اے نادم! دَرمت چھوڑنا۔

(ب)۔اور فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ان سے افضل سمجھنا گمراہی اور مذہبِ اہل سنت سے خروج ہے۔ اسی طرح کسی بھی صحابی بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنا اسلام پر جرح کو متلزم ہے اور نصوصِ قطعیہ کے انکار کے مترادف ہے۔ **وَهُوَ تَعَالٰى اَعْلَمُ كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ مُحَمَّد قَاسِم عُفِيَ عَنْهُ**۔

(104)۔حضرت محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خادمہ مانگی تو رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خادمہ عنایت نہ فرمائی بلکہ تسبیح پڑھنے کا حکم فرمایا۔لہٰذا کوئی چیز مانگنے پر نہ دینا محبت میں کمی کی دلیل نہیں ہے۔اسی طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو باغ فدک نہ دینا یہ محبت میں کمی کی دلیل نہیں ہے بلکہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث پاک کی اتباع ہے، بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۰۸ (ملفوظات محدثِ اعظم صفحہ ۲۶، ۲۷)۔

(105)۔ شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی نے فرمایا: سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باہمی نزاع کو ہم متشابہات کے درجہ میں رکھیں گے۔ ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم ان کے مرتبہ اور ان کی عظمت میں کسی قسم کا شک کریں (انوار قمریہ

Islam The World Religion

صفحہ ۳۶۹)۔

(106)۔ ہمارے سید وسند علی محمد (حضرت میاں سائیں) نے فرمایا: پانچ وقت نماز پڑھ، ذکر کر اور مرشد کریم کی صورت کو یاد رکھ، اب تیرا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

(107)۔ سیدی وسندی ''محمد'' (عرف سائیں نالے مٹھا) مشوری نے فرمایا: جان لو کہ کوئی کسی کا برا نہیں کرسکتا۔ جو کسی کا برا کرتا ہے وہ اپنا ہی برا کرتا ہے۔ اور کوئی کسی کا اچھا نہیں کرسکتا۔ جو کسی کا اچھا کرتا ہے وہ اپنا ہی اچھا کرتا ہے۔

(108)۔ ہمارے استاد حضرت مولانا علی بخش چانڈیو رحمہ اللہ نے فرمایا: فقیر کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند چیز اپنی ذات کی نفی ہے۔

(109)۔ حضرت امیر بخش جمالی نے فرمایا: اپنے نفس پر قابو رکھ اور درگاہ سے بلاضرورت مت نکل۔

(110)۔ حضرت خواجہ سدید الدین معظم آبادی نے فرمایا: کالی مرچ گونگا طبیب ہے۔

(111)۔ حضرت خواجہ محمد صادق صدیقی (گلہار شریف) فرماتے ہیں: گیارہویں شریف کے بارے میں ہمارا موقف وہی ہے جو جمہور اہل سنت و جماعت کا ہے۔ پکا کر کھلانے میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ یہ شرائط جمع ہوجائیں: جگہ پاک وصاف ہو، پکانے والے پابندِ صوم وصلوٰۃ ہوں اور کھانے والے مستحقین ہوں۔ بصورت دیگر ہمارے نزدیک یہ صورت بہتر رہے گی کہ یہ رقم مساجد اور دینی درسگاہوں کے طلبہ کی ضروریات پر خرچ کی جائے اور ثواب حضرت پیرانِ پیر علیہ الرحمہ کی روح کو ایصال کیا جائے کیونکہ آپ کی ساری زندگی دین کی نشوونما کے لیے وقف تھی (سلوک صادق صفحہ ۲۶۳)۔

(112)۔ کتابیں ترتیب سے رکھ، مفضول کو افضل سے اوپر مت رکھ، سب سے افضل قرآن ہے، پھر تفسیر، پھر حدیث، پھر حدیث کی شرح، پھر سیرت، پھر فقہ، پھر تصوف، پھر عقائد، پھر بلاغت اور نحو اور صرف۔ سب کتابوں سے افضل اللہ کی کتاب ہے، سب نبیوں سے افضل سیدنا محمد ﷺ ہیں۔ اللہ کی کتاب کے بعد سب سے افضل کتاب صحیح بخاری ہے، نبیوں کے بعد افضل البشر ابوبکر ہیں، تیرے زمانے میں تمام ولیوں سے افضل شخصیت کو ہر کوئی نہیں جان سکتا،

Islam The World Religion

اوران میں تیرے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند تیرا مرشد ہے، اور ہر مرشد پر لازم ہے کہ وہ کم ازکم اِس کتاب کا عالم ہو اور وہ اسے اپنے بھائیوں کو پڑھائے اور انہیں نصیحت کرے۔ان اقوال میں سے ہر قول ہر فقیر کی ضرورت نہیں، بلکہ اپنی رات کے اندھیرے کے مطابق روشن موتی چن لے جیسا کہ حضرت ابوالحسین نوری فرماتے ہیں: جس نے وقت کا ادب نہیں سمجھا وہ بھٹک گیا (الانوار القدسیۃ ۱ / ۳۷)۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

چودہ سو سال میں علماء وصوفیاء اور ان کی تصانیف

تقریباً چودہ سو سال میں علماء وصلحاء نے دین کی تبلیغ کے لیے زبردست محنت فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَن یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا (ابوداؤد:۴۲۹۱)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر کچھ لوگ ایسے پیدا کرے گا جو اس کے دین کی تجدید کر دیں گے۔

ذیل میں ہم تاریخِ وفات کی بنیاد پر ہر صدی کے متعدد بزرگوں کی خدمات تحریر کر رہے ہیں، لیکن واضح رہے کہ سب کا احاطہ مقصود نہیں ہے۔

پہلی صدی کے آغاز پر خود نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان موجود تھے۔

دوسری صدی میں حضرت موسیٰ بن عقبہ (متوفی 141ھ) نے مغازی سیدنا محمد ﷺ لکھی۔ امام اعظم ابوحنیفہ (متوفی ۱۵۰ھ) اور ان کے شاگردوں نے فقہ اکبر، موطاء امام محمد، کتاب الآثار، جامع صغیر، جامع کبیر، مسندِ ابی حنیفہ وغیرہ مرتب کیں۔ اسی صدی میں امام مالک (متوفی ۱۷۹ھ) نے موطاء امام مالک مرتب فرمائی۔ امام محمد بن اسحاق (متوفی ۱۵۰ھ) نے سیرت پر دنیائے اسلام کی پہلی مکمل کتاب السیرۃ النبویۃ لکھی جو سیرت ابن اسحاق کے نام سے مشہور ہے۔

تیسری صدی میں امام شافعی (متوفی ۲۰۴ھ) نے مسندِ شافعی اور کتاب الاُم لکھیں، علامہ ابو محمد عبدالملک بن ہشام (متوفی ۲۱۳ھ) نے سیرت پر مشہور کتاب السیرۃ النبویۃ لابن ہشام لکھی۔ امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۲ھ) نے مسند احمد اور فضائل الصحابہ لکھیں۔ امام بخاری (متوفی ۲۵۲ھ) نے صحیح بخاری، امام مسلم قشیری نیشاپوری (متوفی ۲۶۱ھ) نے صحیح مسلم، امام ابو داؤد سجستانی (متوفی ۲۷۵ھ) نے سنن ابی داؤد، امام ابوعیسیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) نے جامع ترمذی، اور امام ابوعبداللہ محمد ابن ماجہ قزوینی (متوفی ۲۷۳ھ) نے سنن ابن ماجہ لکھی۔ حضرت ابو طالب مکی (متوفی ۲۸۶ھ) نے تصوف پر مایہ ناز کتاب قوت القلوب لکھی۔

چوتھی صدی میں امام نسائی (متوفی ۳۰۳) نے سنن نسائی لکھی۔ علامہ ابن جریر طبری

Islam The World Religion

(متوفی ۳۱۰ھ) نے تفسیر جامع البیان، امام ابوجعفر طحاوی (متوفی 321ھ) نے شرح معانی الآثار، عقیدۂ طحاویہ اور مشکل الآثار وغیرہ لکھیں۔ امام ابوالحسن اشعری (متوفی ۳۲۴ھ) نے عقائد پر کتاب الابانہ لکھی۔ امام ابومنصور ماتریدی (متوفی ۳۳۳ھ) نے تفسیر تاویلاتِ اہلِ سنت اور کتاب التوحید لکھی۔ امام طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) نے المعجم الصغیر، المعجم الاوسط، المعجم الکبیر، کتاب الاوائل اور مکارم الاخلاق لکھیں۔ امام ابوبکر جصاص (متوفی ۳۷۰ھ) نے تفسیر احکام القرآن، امام خطابی (متوفی ۳۸۸ھ) نے معالم السنن شرح ابی داؤد اور اعلام السنن شرح بخاری لکھیں۔

پانچویں صدی میں قاضی امام باقلانی (متوفی ۴۰۳ھ) نے الانتصار للقرآن، الانصاف فیما یجب اعتقادہ ولا یجوز الجہل بہ، مناقب الائمۃ الاربعہ اور اعجاز القرآن وغیرہ لکھیں۔ امام ابوالحسین احمد بن محمد القدوری (متوفی ۴۲۸ھ) نے مختصر القدوری لکھی۔ حاکم (متوفی ۴۰۵ھ) نے اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ، امام بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) نے اپنی تمام کتب السنن الکبریٰ، السنن الصغریٰ، المدخل اور الاعتقاد وغیرہ مرتب فرمائیں۔ امام ابوالقاسم قشیری (متوفی ۴۶۵ھ) نے تفسیر قشیری، رسالہ قشیریہ اور کتاب المعراج وغیرہ تحریر فرمائیں۔ حضرت سید علی ہجویری (متوفی ۴۶۵ھ) نے کشف المحجوب اور کشف الاسرار لکھیں۔ علامہ ابوشکور سالمی (معاصر داتا صاحب) نے عقائد پر التمہید فی بیان التوحید لکھی۔ علامہ ابن عبدالبر (متوفی ۴۶۳ھ) نے الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جامع بیان العلم و فضلہ، التمہید شرح موطا امام مالک اور الاستذکار بمذاہب علماء الامصار تحریر فرمائیں۔

چھٹی صدی میں حضرت امام غزالی (متوفی ۵۰۵ھ) نے اِحیاء علوم الدین، منہاج العابدین، المنقذ من الضلال اور اَيُّهَا الْوَلَد وغیرہ کتابیں لکھیں۔ سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی (متوفی ۵۶۱ھ) نے فتوح الغیب، سر الاسرار اور اَلْغُنْيَةُ لِطَالِبِيْ طَرِيْقِ الْحَقِّ لکھیں اور آپ کے مکتوبات، ملفوظات اور خطابات کثرت سے شائع ہوئے۔ علامہ عبدالرحمٰن بن الجوزی (متوفی ۵۹۷ھ) نے کشف المشکل (شرح بخاری)، الوفا، الموضوعات، زاد المسیر فی علم التفسیر اور تلبیس ابلیس وغیرہ لکھیں۔ اسی صدی میں علامہ ابوالحسن مرغینانی (متوفی ۵۹۳ھ) نے ہدایہ لکھی۔ علامہ قاضی عیاض (متوفی ۵۴۴ھ) نے الشفاء بتعریفِ حقوق المصطفیٰ اور اِکمال المُعلم شرح صحیح

Islam The World Religion

مسلم لکھیں۔ شیخ الاسلام عمر بن محمد نسفی (متوفی ۷۵۳ھ) نے عقائدِ نسفی لکھی۔

ساتویں صدی میں امام نووی (متوفی ۶۷۶ھ) نے شرح مسلم، کتاب الاذکار، بستان العارفین اور ریاض الصالحین وغیرہ لکھیں۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (متوفی ۶۳۸ھ) نے فتوحاتِ مکیہ، فصوص الحکم اور بے شمار رسائل تحریر فرمائے۔ امام فخر الدین رازی (متوفی ۶۰۶ھ) نے مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) لکھی۔ امام ابوعبداللہ قرطبی (متوفی ۶۶۸ھ) نے تفسیر الجامع لاحکام القرآن اور التذکرہ لکھیں۔ علامہ عزالدین علی بن محمد جزری (متوفی ۶۳۹ھ) نے اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لکھی۔ علامہ ابن اثیر جزری (متوفی ۶۰۶ھ) نے النہایہ فی غریب الحدیث والاثر لکھی۔

آٹھویں صدی میں علامہ ابوالبرکات نسفی (متوفی ۷۱۰ھ) نے تفسیر مدارک التنزیل اور کنز الدقائق لکھیں۔ علامہ میرولی الدین تبریزی (متوفی ۷۴۱ھ) نے مشکوٰۃ المصابیح لکھی اور اس کی شرح ان کے استاد طیبی (متوفی ۷۴۳ھ) نے لکھی۔ علامہ شمس الدین ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) نے تذکرۃ الحفاظ، تاریخ اسلام، تلخیص المستدرک، میزان الاعتدال اور سیر اعلام النبلاء لکھیں۔ علامہ سعد الدین تفتازانی (متوفی ۷۹۲ھ) نے شرح العقائد النسفیہ، مختصر المعانی اور مطول لکھیں۔

نویں صدی میں علامہ ابن کثیر (متوفی ۸۰۸ھ) نے تفسیر القرآن العظیم اور البدایہ والنہایہ لکھیں۔ علامہ نورالدین ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) نے مجمع الزوائد لکھی۔ امام کمال الدین ابن ہمام حنفی (متوفی ۸۶۱ھ) نے ہدایہ کی شرح فتح القدیر لکھی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۴ھ) نے فتح الباری فی شرح البخاری اور الاصابہ فی تمییز الصحابہ وغیرہ لکھی۔ علامہ بدرالدین عینی (متوفی ۸۵۵ھ) نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری لکھی۔

دسویں صدی میں علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے تفسیر جلالین، تفسیر درِ منثور، الاتقان فی علومِ القرآن اور صحاح ستہ میں سے ہر ایک کی شرح اور موطاء کی شرح تنویر الحوالک وغیرہ لکھیں۔ علامہ زین الدین ابن نجیم مصری (متوفی ۹۷۰ھ) نے کنز الدقائق کی شرح البحر الرائق لکھی۔ علامہ ابنِ حجر مکی (متوفی ۹۷۴ھ) نے فتاویٰ حدیثیہ، الاعلام بقواطع الاسلام اور

Islam The World Religion

صواعق محرقہ لکھیں۔ علامہ احمد قسطلانی (متوفی ۹۲۳ھ) نے بخاری کی شرح ارشاد الساری لکھی۔ علامہ نورالدین سمہودی (متوفی ۹۱۱ھ) نے وفا الوفا، الغُماز علی اللُّماز اور جواہر العقدین لکھیں۔ امام عبدالوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ) نے میزان الشریعۃ الکبریٰ، کشف الغمہ، الانوار القدسیہ اور طبقاتِ صوفیہ وغیرہ لکھیں۔

گیارہویں صدی میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (متوفی ۱۰۳۴ھ) نے ردالروافض اور المبدء والمعاد لکھیں اور آپ کے مکتوبات نے بہت شہرت پائی۔ میر سید عبدالواحد بلگرامی (متوفی ۱۰۱۷ھ) نے تصوف پر سبع سنابل لکھی۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) نے اَشِعۃ اللُّمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح فارسی، لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح عربی، شرح سفر السعادت، تکمیل الایمان، اخبار الاخیار اور مدارج النبوت لکھیں۔ حضرت ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے جمالین شرح جلالین، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، شرح فقہ اکبر، جمع الوسائل، موضوعاتِ کبیر اور بہت سے رسائل لکھے۔ حضرت علامہ عبدالرءُوف مناوی (متوفی ۱۰۳۱ھ) نے فیض القدیر شرح الجامع الصغیر اور شرح الشمائل لکھیں۔ علامہ علاؤ الدین حصکفی (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے الدر المختار لکھی۔ علامہ شہاب الدین خفاجی (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے نسیم الریاض شرح شفاء لکھی۔

بارہویں صدی میں علامہ عبدالباقی زرقانی (متوفی ۱۱۲۴ھ) نے شرح المواہب اللدنیہ لکھی۔ ملا نظام الدین (متوفی ۱۱۶۱ھ) نے فتاویٰ عالمگیری لکھی۔ ملا احمد جیون (متوفی ۱۱۳۰ھ) نے تفسیراتِ احمدیہ اور نور الانوار لکھیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) نے حجۃ اللہ البالغہ، عقد الجید، القول الجمیل، الدر الثمین، الفوز الکبیر وغیرہ لکھیں اور قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (متوفی ۱۱۷۴ھ) نے بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، تفسیر ہاشمی، الطریقۃ الاحمدیۃ اور السیف الجلی علی ساب النبی وغیرہ لکھیں۔ علامہ سید اسماعیل حقی (متوفی ۱۱۳۷ھ) نے تفسیر روح البیان لکھی۔

تیرہویں صدی میں علامہ احمد طحطاوی (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے مراقی الفلاح کی شرح طحطاوی لکھی۔ علامہ ابنِ عابدین شامی (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے فتاویٰ شامی (رد المحتار) اور بہت

Islam The World Religion

سے رسائل لکھے ۔ سید محمود آلوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ) نے تفسیر روح المعانی لکھی ۔حضرت سید محمد راشد روضے دھنی بادشاہ (متوفی ۱۲۳۳ھ) نے شرح اسماء الحسنیٰ لکھی اور آپ کے ملفوظات نے بہت شہرت پائی ۔قاضی ثناء اللہ پانی پتی (متوفی ۱۲۲۵ھ) نے تفسیر مظہری اور السیف المسلول لکھیں ۔علامہ عبدالعزیز پرہاروی (متوفی ۱۲۳۹ھ) نے نبراس اور الناھیہ عن طعن امیر المومنین معاویہ وغیرہ لکھیں۔

چودھویں صدی میں امام احمد رضا خان بریلوی (متوفی ۱۳۴۰ھ) نے ترجمہ قرآن (کنز الایمان)، فتاویٰ رضویہ، احکام شریعت اور بے شمار کتب لکھیں ۔علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (متوفی ۱۳۵۰ھ) نے جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، شواہد الحق، حجۃ اللہ علی العالمین، سعادۃ الدارین اور الاسالیب البدیعہ وغیرہ لکھیں ۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی (متوفی ۱۳۵۶ھ) نے سیف چشتیائی، شمس الہدایہ، تحقیق الحق، اور اعلاء کلمۃ اللہ لکھیں۔

پندرہویں صدی اس وقت جاری ہے ۔کسی کی زندگی میں اسے بڑے بڑے القاب دے دینا خطرناک ہوسکتا ہے ۔بہت سے لوگ ایسے گزرے ہیں جنہیں ان کے عقیدت مندوں نے القاب دیے اور بعد میں وہ لوگ بدعقیدہ ہو گئے اور بعض نے مہدویت اور نبوت کے دعوے کر دیے۔

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو پیروی کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے ان کے طریقے پر چلے جو فوت ہو چکے ہیں ۔بے شک زندہ آدمی فتنوں سے محفوظ نہیں ہوتا ۔وہ لوگ محمد ﷺ کے صحابہ ہیں جو اس امت میں سب سے افضل تھے، ان کے دل سب سے نیک تھے، علمی طور پر سب سے گہرے تھے، تکلف میں سب سے کم تھے، اللہ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت کے لیے اور دین کی اقامت کے لیے منتخب فرمایا تھا ۔ان کے فضائل کو پہچانو، قدم بہ قدم انکی پیروی کرو ۔جس قدر ہو سکے ان کے اخلاق اور طریقے سے سبق حاصل کرو ۔وہی لوگ سیدھی ہدایت پر تھے (مشکوٰۃ المصابیح: ۱۹۳ وعزاہ الیٰ رزین)۔

کسی کو اسکے منہ پر بڑے القاب دینا اسے ذبح کرنے کے مترادف ہے ۔نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے سامنے اسکی تعریف کی تو آپ ﷺ

نے فرمایا: **وَيْلَكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ (ثَلَاثًا)** تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی (بخاری: ۶۱۶۲)۔

اللہ کریم جل شانہ وعم نوالہ ہماری اور ہمارے معاصرین کی حفاظت فرمائے اور خاتمہ بالایمان نصیب ہو۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

ساتواں باب:

تاریخِ اسلام

Islam The World Religion

Islam The World Religion

تاریخ اسلام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ(آل عمران:137،138)۔

ترجمہ: تم سے پہلے تاریخی مثالیں گزر چکی ہیں،تو زمین میں گھوم پھر کر دیکھو، جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔

(1)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دور

سب سے پہلے سورۃ اقراء نازل ہوئی (بخاری:3)۔ پھر آہستہ آہستہ قرآن مجید نازل ہوتا رہا۔ اللہ کریم فرماتا ہے:

وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكۡثٍ وَّنَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِيۡلًا (الاسراء:106)۔

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ جُمۡلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلۡنٰهُ تَرۡتِيۡلًا(الفرقان:32)۔

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ اس طرح آہستہ آہستہ اس لیے اتارا ہے تا کہ اس سے آپ کے دل کو مضبوط رکھیں اور اسی واسطے ہم اسکو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں۔

9 ذوالحج 10 ہجری کو میدان عرفات میں احکام کے اعتبار سے آخری آیت نازل ہوئی:

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا (المائدۃ:3)۔

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور

Islam The World Religion

تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کرلیا۔

وحی کا کل عرصہ تقریباً تئیس (23) سال ہے۔ وحی کے کاتب اٹھائیس (28) صحابہ تھے جن میں چاروں خلفاء راشدین حضرت امیر معاویہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے قرآن کی وضاحت فرمائی

اللہ کریم نے قرآن کی تشریح نبی کریم ﷺ کے ذمے لگائی، فرمایا: وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡهِمۡ (النحل:44)۔

ترجمہ: ہم نے آپ پر قرآن اس لیے اتارا ہے کہ آپ لوگوں پر واضح کریں جو کچھ انکی طرف نازل کیا گیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ حِفْظَهُ. فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوا: أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْمَأَ بِأُصْبُعِهِ إِلَى فِيهِ. فَقَالَ: اُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ (ابو داؤد:3646)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز سن کر لکھ لیتا تھا۔ میرا ارادہ زبانی یاد کرنے کا ہوتا تھا۔ قریش کے کچھ بزرگوں نے مجھے منع فرمایا۔ کہنے لگے تم جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہو ہر چیز لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ انسان ہیں، آپ ناراضگی اور رضا کی حالت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ میں لکھنے سے باز آ گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھا کر، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس میں سے حق کے سواء کچھ نہیں نکلتا۔

خطبہ حجۃ الوداع نبی کریم ﷺ کا ایک عظیم علمی، اصلاحی اور تحریکی کارنامہ ہے، جس کی مثال پوری انسانیت میں آج کوئی پیش نہیں کرسکا۔ یہ خطبہ پہلے گزر چکا ہے۔

Islam The World Religion

10 سال میں 27 غزوات، 77 سریہ جات، قرآن جمع کرانا، خود قران حفظ کرنا اور ہر سال قرآن کا دور، تعلیمی ذمہ داریاں اور ہر سوال کا جواب، ہر کسی کی غلطی پر اس کی اصلاح، سوا لاکھ کاملین کی تربیت اور دنیا کے عظیم ترین افراد کی تیاری، خود چھ نمازیں پڑھنا اور دیگر نوافل کی ادائیگی، ذاتی اوراد و وظائف، ہر وقت اللہ کی یاد، ہر سال اعتکاف، کثرت سے نفلی روزے، صدقہ نہ خود کھایا نہ اپنے خاندان کو کھلایا، مختلف بادشاہوں کو خطوط لکھنا، مختلف ملکوں اور علاقوں میں مبلغ بھیجنا اور انہیں مکمل تربیت دے کر روانہ کرنا، قیامت تک دین کی بقاء کے لیے منصوبہ بندی، بے انتہاء کمالات کے باوجود خدائی دعویٰ نہیں بلکہ صرف اللہ کی طرف بلایا، عائلی ذمہ داریاں اور ازدواجی زندگی، مہمان نوازی، دعوتوں پر جانا، وصال کے وقت نہایت قیمتی وصیتیں:

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہا میں کیا کیا کہوں تجھے

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق فتویٰ دیتے تھے (تاریخ الخلفاء صفحہ 43)۔ایک روایت میں ہے کہ: سیدنا علی المرتضیٰ بھی فتویٰ دینے میں ان کے ساتھ شامل تھے رضی اللہ عنہم (تاریخ الخلفاء صفحہ 43)۔

مطالعہِ سیرت کی مقصدیت

محبوب کریم ﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد سب سے پہلے اپنی زوجہ مطہرہ، اپنے خاص دوست، اپنے خادم اور اپنے چچا زاد بھائی کو ساتھ ملایا۔اس کے بعد آپ ﷺ نے سب سے پہلے اپنے دیگر خاندان والوں کو دعوت دی، اس کے بعد مکہ کے تمام لوگوں کو دعوتِ عام دی۔

آہستہ آہستہ قافلہِ اہل حق میں اضافہ ہوا۔مخالفتیں برداشت فرمائیں۔کوئی سخت ردِعمل نہیں فرمایا۔پھر طائف اور گردونواح میں جا کر تبلیغ فرمائی۔حالات کشیدہ ہوئے تو صحابہ کرام کو دو بار ہجرتِ حبشہ کا حکم دیا۔مکہ کے اہم ترین لوگ سیدنا عثمان غنی، سیدنا امیر حمزہ، سیدنا فاروق اعظم مسلمان ہوئے۔13 سال کی ان تھک تبلیغ و آزمائش کے بعد ہجرتِ مدینہ منورہ ہوئی۔

اب جہاد اور مغازی و سریہ جات کا سلسلہ شروع ہوا۔جنگِ بدر، احد اور خندق کے بعد بہت بڑی حکمتِ عملی کے تحت صلح حدیبیہ ہوئی۔مشرکینِ مکہ سے صلح ہو جانے کے بعد تبلیغ کا دائرہ بین

Islam The World Religion

الاقوامی سطح تک پھیلا۔ مدینہ سے منافقین کا کافی حد تک خاتمہ، بنونضیر کا مدینہ منورہ سے اخراج، خیبر کی فتح ہوئی اور بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ بحرین کے حکمران منذر بن ساوی مسلمان ہو گئے۔ تبلیغی وسعت کا منظر مکہ کے تاجروں نے بادشاہِ روم کے دربار میں خود دیکھا۔

اب مکہ کو فتح کرنے کے لیے راستہ ہموار ہونے لگا اور جنگی پوزیشن مضبوط ہوگئی۔ مکہ کے اندر بھی بہت سے مسلمان مرد و خواتین زندگی گزار رہے تھے۔ یہ تھا مکہ شریف میں اندرونی مدد اور ہمدردی کا سامان۔ مسلمان اپنی جنگی مشق و مہارت میں پہلے کی نسبت بہت تیز اور ان کی ہمت اور حوصلے پہلے سے بہت بلند ہو چکے تھے۔ فتح خیبر، اجلاءِ یہود اور بحرین کے حکمران کے مسلمان ہو جانے کے بعد مسلمانوں کے مالی حالات بھی پہلے سے بہت بہتر تھے۔

اب مکہ والوں سے ایسی غلطی ہوئی کہ صلح حدیبیہ کا صلح نامہ مکہ والوں کی غلطی کی وجہ سے کالعدم کر دیا گیا، نبی کریم ﷺ نے مکہ والوں کی کسی منت وسماجت کو قبول نہیں کیا اور ان کی منت وسماجت کو قبول نہ کرنا آپ ﷺ کی بہت بڑی سیاسی بصیرت اور اعلیٰ ترین ترجیح تھی۔

10 ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر مکہ کو بلا مزاحمت فتح کر لیا گیا، کسی قسم کا بدلہ نہیں لیا گیا، اس لیے کہ آپ ﷺ کا مقصد بدلے لینا نہیں تھا بلکہ دین پھیلانا تھا اور دین عام معافی سے ہی پھیل سکتا تھا، صرف چند افراد کو ضرورتاً قتل کرنا پڑا، یا بعض افراد مفرور ہو گئے۔

گرد و نواح کے بہت سے لوگ اس بات کے منتظر تھے کہ اگر یہ سچے نبی ہوئے تو مکہ کو ضرور فتح کریں گے۔ فتح مکہ کے بعد لوگوں نے دل کھول کر اسلام قبول کیا اور محنت کم مگر نتیجہ زیادہ رہا۔ آخری سال ہر طرف سے لوگ مدینہ منورہ آکر مسلمان ہونے لگے اور یہ سال عام الوفود کہلایا۔ آپ ﷺ نے اسی سال حج کیا، اسی حج میں مشہورِ عام خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا، دینِ اسلام کا کھیت اپنے سامنے لہلہاتا دیکھا، اپنے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کے مصلے پر کھڑا کیا، دنیا میں ایک دن بھی غیر ضروری نہیں گزارا اور اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔

نبی کریم ﷺ کے بعد

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ الحديث (البخاری: 678)

Islam The World Religion

مسلم:948)۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ: اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ، وَ اَخَاكِ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا، فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلٰى، وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ (مسلم:6181)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کررہے ہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ(الترمذی: 3662، ابن ماجۃ:97)۔صَحِيْح

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دو کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے، ابوبکر اور عمر۔

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَاَوْصِنَا، فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا

Islam The World Religion

بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (مسند احمد:17149، ابو داؤد:4607، الترمذی:2676، ابن ماجۃ:42)۔ سندہ صحیح

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اپنا چہرۂ اقدس ہماری طرف کر لیا اور ہمیں بڑا زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے لگتا ہے کہ یہ خطاب آخری ہے۔ آپ ہمیں وصیت فرمائیں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ ناک کٹا حبشی کیوں نہ (تمہارا امیر) ہو۔ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ جلد ہی بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اس کے ساتھ چمٹے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ نئے نئے کاموں سے بچ کے رہنا۔ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(2)۔ خلفائے راشدین کا دور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد کسی کو باقاعدہ طور پر خلیفہ نامزد نہیں کیا البتہ صدیق اکبر کے بارے میں صراحت کے قریب قریب اشارے دے دیے۔ قرآن میں تصریح موجود ہے کہ: وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ یعنی مسلمانوں کے باہمی امور مشورے سے طے ہوں گے (الشوریٰ:38)۔

لہٰذا متفقہ مشورے سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا اور انتخاب کے وقت دلائل کا سہارا لیا گیا جو اوپر مذکور ہوئے۔ آپ کی افضلیت کو خلافت کے لیے اہلیت کا سبب قرار دیا گیا۔ آپ نے خلافت سنبھالتے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تیار کیا ہوا لشکرِ اسامہ جنگ کے لیے رخصت کر دیا، بعض صحابہ نے حالات کے پیشِ نظر فی الحال اسے نہ بھیجنے کا مشورہ دیا، تو آپ نے فرمایا: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي بَكْرٍ بِيَدِهِ لَوْ ظَنَنْتُ أَنَّ السِّبَاعَ تَخْطَّفُنِي لَأَنْفَذْتُ بَعْثَ أُسَامَةَ كَمَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ (البدایہ والنہایہ 6/335)۔

Islam The World Religion

ترجمہ:قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوبکر کی جان ہے،اگر مجھے معلوم ہو کہ مجھے درندے پھاڑ کر کھا جائیں گے پھر بھی میں اس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا جس کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہوا تھا۔

اور فرمایا:لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ(بخاری:3093)۔

ترجمہ: میں کوئی ایسا کام ترک نہیں کروں گا جسے رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔

صدیق اکبر کے دور میں جنگِ یمامہ میں بہت سے قاریوں کی شہادت کے بعد قرآن کو ایک تحریری نسخے میں جمع کرنا ضروری سمجھا گیا(بخاری:4986)۔

اس کے بعد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآن کے کئی نسخے لکھوائے اور انہیں دوسرے ملکوں تک پھیلایا(البخاری قبل:64)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر خلیفہ تھے،اورعرب کے لوگوں میں سے کافر ہو گئے جو بھی کافر ہوئے،حضرت عمر نے عرض کیا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کرتے ہیں؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ : مجھے لوگوں کے ساتھ جنگ کا حکم ملا ہے حتیٰ کہ لا الہ الا اللہ کہیں،تو جس نے یہ کلمہ پڑھا اس کا مال اور جان مجھ سے محفوظ ہو گیا سوائے اس کے حق کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔اس پر حضرت ابوبکر نے فرمایا:اللہ کی قسم میں اس سے ضرور جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا،بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے،اللہ کی قسم انہوں نے اگر ایک بکری کا بچہ بھی ادا نہ کیا جسے یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو اس عدم ادائیگی پر میں ان سے جنگ کروں گا۔حضرت عمر فرماتے ہیں کہ : اللہ کی قسم یہ محض اس لیے تھا کہ ابوبکر کا سینہ اللہ نے کھول دیا تھا، پھر مجھے بھی سمجھ آ گئی کہ یہ حق تھا(بخاری:1399،مسلم:124)۔

آپ نے اسی موقع پر فرمایا: قَدْ تَمَّ الدِّيْنُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَيٌّ یعنی دین مکمل ہو چکا ہے،کیا اس میں نقص آ سکتا ہے جب کہ میں زندہ ہوں؟(مشکوٰۃ:6034)۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَاشْرَأَبَّ النِّفَاقُ ، فَنَزَلَ بِأَبِي مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ

Islam The World Religion

الرَّاسِيَاتِ لَهَاضَهَا، قَالَتْ: فَمَا اخْتَلَفُوا فِي نُقْطَةٍ إِلَّا طَارَ أَبِي بِحَظِّهَا وَسِنَانِهَا، ثُمَّ ذَكَرَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ: كَانَ وَاللهِ أَحْوَذِيًّا نَسِيجَ وَحْدِهِ، قَدْ أَعَدَّ لِلْأُمُورِ أَقْرَانَهَا(المعجم الصغير للطبرانی 2/ 101، المعجم الاوسط للطبرانی:4913)۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو عرب کے لوگ مرتد ہو گئے اور نفاق نے سر اٹھایا، اور میرے والد پر وہ امتحان آیا کہ اگر وہ بلند ترین پہاڑوں پر بھی نازل ہوتا تو انہیں توڑ کر رکھ دیتا۔ فرماتی ہیں کہ: صحابۂ کرام کا جس مسئلے پر بھی اختلاف ہوا میرے والد مضبوط ترین اور بلند ترین موٗقف لے کر چلے۔ پھر انہوں نے عمر ابنِ خطاب کا ذکر کیا اور فرمانے لگیں: اللہ کی قسم وہ ہمیشہ دین کے لیے تیار رہتے تھے اور اپنی مثال آپ تھے، مہمات کے لیے ہر وقت آمادہ رہتے تھے۔

خلفاء راشدین کے دور میں اہم مفتی خود چاروں خلفاء راشدین، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت تھے۔

اشاعتِ دین

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں تدریس کے لیے بھیجا، انہوں نے وہاں جا کر تدریس اور تبلیغ کا حق ادا کر دیا اور ہزاروں علماء تیار کیے۔ ان کے بعد سیدنا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں اپنا دار الخلافہ منتقل کیا اور علم و حکمت کے دریا بہائے۔ اسی کوفہ میں امام اعظم ابو حنیفہ پیدا ہوئے جو سیدنا ابن مسعود اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے بالواسطہ شاگرد ہیں۔ کوفہ کے قریب ہی بصرہ تھا اور امام ابو حنیفہ بصرہ میں پوری امت کے مخدوم صاحبِ زاویہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے براہِ راست شاگرد ہیں۔ سیدنا انس بن مالک نے بصرہ میں بلاشک وشبہ علم وحکمت کے دریا بہائے اور کثرت سے احادیث تعلیم فرمائیں، اور حضرت حسن بصری اور حضرت ثابت بن اسلم بنانی جیسے عظیم صوفیاء کی سالہا سال تک تربیت فرمائی۔ آپ کثرت سے حدیث روایت کرنے والے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔

Islam The World Religion

فاروقی دور اور عثمانی دور کی کثیر فتوحات ان دونوں خلیفوں کی شہادتوں کا سبب بنیں، اس لیے کہ ان کے دور میں اسلام کو بے پناہ ترقی ملی، اور ظاہر ہے کہ جن لوگوں کو فتح کیا گیا ان میں سے بعض نے اپنے دلوں میں بغض پال لیا۔

بنی مروان سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ برحق نہیں مانتے تھے: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا ، ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً ، وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةً وَعَلِيٍّ سِتَّةً ،قَالَ سَعِيدٌ قُلْتُ لِسَفِينَةَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ ،قَالَ: كَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ (ابو داؤد: 4646، الترمذی: 2226، المستدرك للحاكم: 4755)۔

ترجمہ: حضرت سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت تیس سال ہوگی۔ پھر ملوکیت ہو جائے گی۔ پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر کی خلافت دو سال شمار کر۔ اور عمر کی خلافت دس سال اور عثمان کی خلافت بارہ سال اور علی کی خلافت چھ سال۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ: کچھ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا یہ بنی مروان کی حرکت ہے۔

روافض کی کتاب مناقبِ شہر آشوب میں اسی نکتے کی وضاحت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: مَنْ لَمْ يَقُلْ اِنِّي رَابِعُ الْخُلَفَاءِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ یعنی جس نے مجھے چوتھا خلیفہ نہیں مانا اس پر اللہ کی لعنت ہے (مناقب آل ابی طالب صفحہ ۶۴۳)۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ بِهِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِهِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِمَا قَالَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لِأَبِي

Islam The World Religion

بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِيْهِ شَيْئٌ قَالَ بِرَأْيِهِ (المستدرك للحاكم: 446).

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن ابی بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اگر وہ اللہ کی کتاب میں ہوتا تو آپ کتاب اللہ سے اس کا جواب دیتے اور اگر کتاب اللہ میں موجود نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں موجود ہوتا تو آپ اسی سے اسکا جواب دیتے اور اگر رسول اللہ ﷺ سے اس کا جواب نہ ہوتا تو آپ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے جواب دیتے۔ اگر حضرت ابو بکر و عمر کی طرف سے اس مسئلہ کے بارے میں کوئی قول نہ ہوتا تو آپ اپنے اجتہاد کی روشنی میں فیصلہ کرتے۔

عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللهِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللهِ وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللهِ وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ، فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ، وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَّكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (النسائی: 5399). صحیح

ترجمہ: حضرت قاضی شریح فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف راہنمائی لینے کے لیے خط لکھا۔ انہوں نے انہیں جواباً لکھا کہ جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس سے فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے، اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ ہو تو پھر جو فیصلے اگلے نیک لوگوں نے دیے ہیں انکی روشنی میں فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صالحین کے فیصلوں میں بھی اسکا حل نہ ہو تو پھر اگر چاہو تو آگے بڑھو (یعنی خود اجتہاد کرو) اور اگر چاہو تو پیچھے رہو۔ ویسے میرے خیال میں تمہارا پیچھے رہنا بہتر ہے۔ والسلام علیکم۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللهِ فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ

Islam The World Religion

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ، فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ، فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهُ، وَلَا يَقُولُ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ، فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذَٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ، فَدَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ (النسائی: 5397)۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کے سامنے مقدمہ پیش ہو تو وہ اس سے فیصلہ کرے جو اللہ کی کتاب میں ہے اور اگر اس کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو پھر وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے جو اس کے نبی ﷺ نے فیصلہ کیا ہے۔ اگر اس کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اس کے نبی ﷺ نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کرے جو صالحین نے فیصلہ دیا ہے۔ اور اگر اس کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اس کے نبی نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو اور صالحین نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اب اپنی رائے سے اجتہاد کرے اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں میں ڈرتا ہوں۔ بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں۔ پس مشکوک کو چھوڑ کر یقینی بات کو پکڑ لو۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بڑی زبردست چیز ہے ،زبردست چیز ہے۔

خوارج کا وجود نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تھا، اور ایک خارجی نے نبی کریم ﷺ پر تقسیمِ غنیمت میں معاذ اللہ ناانصافی کا الزام لگایا تھا (بخاری: 3344)۔

جب سیدنا علی المرتضیٰ اور سیدنا امیر معاویہ کے درمیان صلح ہوئی تو خوارج نے دونوں فریقوں کو کافر کہا تھا۔ گویا حضرت امیر معاویہ کی مخالفت صرف رافضیت ہی نہیں بلکہ خارجیت بھی ہے۔ روافض نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو کیا، نبی کریم ﷺ نے ان ظالموں کے بارے میں پہلے آگاہ کر دیا تھا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ سَيَكُونُ فِيْ أُمَّتِيْ قَوْمٌ يَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ أَهْلِ الْبَيْتِ، لَهُمْ نَبَزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ، قَاتِلُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ (المعجم الكبير للطبرانی: 12822، مجمع الزوائد: 16434)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس حضرت علی بھی تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی جلد ہی میری امت میں ایک قوم ہوگی جو اہل بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائے گی، انکا ایک خاص لقب ہو گا، انہیں رافضی کا نام دیا جائے گا، ان سے جنگ کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِيْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ، فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ، فَسَبَقَهَا عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ يَزْعَمُ أَنَّهُ يُحِبُّكَ أَقْوَامٌ يَرْفُضُوْنَ الْإِسْلَامَ، ثُمَّ يَلْفِظُوْنَهُ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، لَهُمْ نَبَزٌ يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ، فَجَاهِدْهُمْ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ؟ قَالَ: لَا يَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً، وَلَا جَمَاعَةً وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ الْأَوَّلِ (المعجم الاوسط للطبرانی: 6605، مجمع الزوائد: 16431)۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میری باری کی رات تھی، اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، آپ کے پاس (سیدہ) فاطمہ حاضر ہوئیں، علی ان سے پہلے پہنچ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہیں، مگر تمہاری محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے کچھ اقوام ایسی ہوں گی جو اسلام سے نکل چکے ہوں گے، صرف زبانی اسلام کا دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ان کا خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، اگر تم انہیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو، بے شک وہ مشرک ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوں گے، اور نہ ہی جماعت کے وقت حاضر ہوں گے، اگلے گزرے ہوئے لوگوں پر طعن کریں گے۔

روافض کی اپنی کتاب میں بھی لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (رضی اللہ عنہ) نے

Islam The World Religion

فرمایا: اللہ سبحانہ نے جن منافقوں کے بارے میں آیات نازل فرمائی ہیں، وہ سب کے سب شیعہ بنے بیٹھے ہیں یَنْتَحِلُ التَّشَيُّعَ (رجال کشی صفحہ ۳٦٦)۔اور فرمایا: ہمارے سب سے بڑے دشمن وہی ہیں جو ہماری محبت کا ڈھونگ رچاتے ہیں وَمَا اَحَدٌ اَعْدیٰ لَنَا مِمَّنْ يَّنْتَحِلُ مَوَدَّتَنَا (رجال کشی صفحہ ۳۷۳)۔

اسی لیے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے بارے میں غلو کرنے والوں کو زندہ آگ میں جلا دیا تھا۔ سیدنا امام حسن اور سیدنا امیر معاویہ کے درمیان صلح کے بعد خوارج، روافض اور اہلِ سنت مکمل طور پر جدا جدا ہو کر سامنے آ گئے۔ خوارج پہلے ہی سیدنا علی اور سیدنا معاویہ دونوں کو کافر سمجھتے تھے، روافض نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر لینے کی وجہ سے کافر کہہ دیا، بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ: اِیں مثلِ پدرش کافِر شُد۔

البتہ اہلِ سنت نے ان سب اللہ کے پیاروں کا ادب کیا اور ان کے باہمی معاملات کو اللہ کے سپرد کیا، ان کا یہ روَیہ، سنت اور جماعت کے لفظوں سے ہی ظاہر ہے، یعنی انہوں سے سنت کو بھی نہیں چھوڑا اور تمام صحابہ اور اہل بیت کو ایک ہی جماعت مانا۔

تفضیلی فتنہ کا علوی تدارک

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا اَبُوْبَكْرٍ ، وَبَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ عُمَرُ ، وَبَعْدَهُمَا آخَرُ ثَالِثٌ، وَلَمْ يُسَمِّهٖ (المسند لاحمد بن حنبل: 836، ابن ماجة: 106)۔

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل ابو بکر ہیں، ابو بکر کے بعد عمر ہیں، اور ان دونوں کے بعد ایک تیسرا ہے، مگر آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔ ایسی ہی ایک حدیث صحیح بخاری میں بھی موجود ہے (بخاری: 3671)۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ (فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل: 49 عن حکم بن حجل، 387)۔

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جسے پایا کہ وہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہتا ہے تو میں اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ والوں نے سیدنا امام حسن کے ہاتھ پر اور شام والوں نے سیدنا امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ حکومت کی اور اس کے بعد سیدنا امیر معاویہ کو خود حکومت سونپ دی۔ بخاری شریف میں اس کی تفصیل اس طرح موجود ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ يَقُولُ: اسْتَقْبَلَ وَاللهِ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ العَاصِ: إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لاَ تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ، وَهَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ، فَاعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولاَ لَهُ: وَاطْلُبَا إِلَيْهِ، فَأَتَيَاهُ، فَدَخَلاَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا، وَقَالاَ لَهُ: فَطَلَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ المُطَّلِبِ، قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا المَالِ، وَإِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا، قَالاَ: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ: فَمَنْ لِي بِهَذَا، قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ، فَقَالَ الحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً، وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ (بخاری:2704)۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ اللہ کی قسم، جب حسن بن علی رضی اللہ عنہما معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں

Islam The World Religion

پہاڑوں میں لشکر لے کر پہنچے، تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مقابل کو نیست و نابود کیے بغیر واپس نہ جائے گا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اور اللہ کی قسم، وہ ان دونوں اصحاب میں زیادہ اچھے تھے، کہ: اے عمرو! اگر اُس لشکر نے اِس لشکر کو قتل کر دیا، اور اِس نے اُس کو قتل کر دیا، تو جنگ کے بعد مجھے لوگوں کے معاملات کی ضمانت کون دے گا، لوگوں کی بیوہ عورتوں کی خبر گیری کی ضمانت کون دے گا۔ لوگوں کی اولادوں کو پالنے ضمانت کون دے گا۔ آخر کار معاویہ رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کے یہاں قریش کی شاخ بنو عبد شمس کے دو آدمی بھیجے۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ: حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان کے سامنے صلح پیش کرو، ان سے اس پر گفتگو کرو اور فیصلہ انہیں کی مرضی پر چھوڑ دو۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور آپ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک تو ہم بنو عبدالمطلب کو خلافت کی وجہ سے فی سبیل اللہ روپیہ پیسہ خرچ کرنے کی عادت ہوگئی ہے ، دوسرے ہمارے ساتھی لوگ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں ، یہ بغیر روپیہ لیے صلح کو ماننے والے نہیں۔ وہ کہنے لگے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو اتنا اتنا روپیہ دینے پر راضی ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں، اور آپ سے پوچھا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اس کی ضمانت کون دے گا؟ ان دونوں قاصدوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ حضرت حسن نے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا، تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ آخر آپ نے صلح کر لی، پھر حضرت حسن بصری نے فرمایا: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، جبکہ سیدنا حسن آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے، اور فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، وہ وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

مسلمانوں کے درمیان اتنی بڑی صلح ہو جانے کی وجہ سے اس سال کا نام عام الجماعۃ پڑ گیا یعنی جماعت کا سال۔ اس کے بعد بنو امیہ کا دور شروع ہوا۔

Islam The World Religion

(3)۔ بنو امیہ کا دور (41 ہجری تا 132 ہجری)

سیدنا امیر معاویہ، معاویہ بن یزید، عبداللہ بن زبیر اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم کی عظمت و شرافت اور صحتِ حکمرانی پر اہلِ سنت کا اجماع ہے۔ بنو امیہ کے حکمران مروان اور حجاج بن یوسف ناپسندیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ روایتِ حدیث میں ثقہ مانے گئے ہیں۔ اسی طرح کوفہ کے متشیع حضرات سے بھی احادیث قبول کی گئی ہیں۔ اگرچہ یہ دو متضاد سوچ کے راوی ہیں مگر ان کے بارے میں یقین تھا کہ یہ لوگ کم از کم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھ سکتے۔ محقق سوچ والے طالب علموں کے لیے یہ نکتہ نہایت اہم ہے۔

ایک اور اہم بات یہ بھی ہے کہ: سیدنا ابوسفیان، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں سے احادیث روایت کی گئی ہیں، مگر یزید بن معاویہ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔ یہ فرق ہر مخلص مسلمان کی تحقیق کی آنکھیں کھول دیتا ہے۔

وضعِ حدیث اور انکارِ حدیث کے فتنے

خوارج منکر حدیث تھے اور روافض نے خود احادیث گھڑ لی تھیں، اور اہل سنت ان کے درمیان تحقیق کی راہ پر گامزن رہے اور تحقیق سے کام لے کر صحیح اور سقیم میں فرق کیا۔

كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ التَّابِعِيُّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ يَرٰى: اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ (البخاری: 3707)۔ صحیح، و مر برقم: 174۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ کی تحقیق تھی کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے روایت کی جانے والی اکثر باتیں جھوٹ ہیں۔

عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: لَمَّا اَحْدَثُوْا تِلْكَ الْاَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَيَّ عِلْمٍ اَفْسَدُوْا (مقدمۃ صحیح لمسلم: 24)۔

ترجمہ: ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں نے یہ چیزیں گھڑ لیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک نے کہا: اللہ انہیں تباہ کرے، انہوں نے

کیسے قیمتی علم کو خراب کر دیا ہے۔

عَنِ ابنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ: کَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَسْأَلُهُ اَنْ یَّکْتُبَ لِیْ کِتَاباً وَیُخْفِیْ عَنِّیْ، فَقَالَ: وَلَدٌ نَاصِحٌ، اَنَا اَخْتَارُ لَهُ الأُمُوْرَ اِخْتِیَاراً وَأُخْفِیْ عَنْهُ، قَالَ: فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، فَجَعَلَ یَکْتُبُ مِنْهُ اَشْیَاءَ، وَیَمُرُّ بِهِ الشَّیْئُ فَیَقُوْلُ: وَاللهِ مَا قَضٰی بِهٰذَا عَلِیٌّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ضَلَّ (مقدمہ صحیح لمسلم:22)۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابنِ عباس کی طرف خط لکھا کہ میری طرف کچھ احادیث لکھوا کر بھیج دیں اور میری سمجھ سے بالاتر نہ لکھیں۔ حضرت ابنِ عباس نے سوچا کہ یہ شخص نیک فطرت ہے، میں احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے منتخب کر کے چھپا کر اس کو بھیجتا ہوں، اس کے بعد حضرت ابنِ عباس نے حضرت علی کے لکھے ہوئے فیصلے منگوائے اور ان میں سے کچھ باتیں لکھنا شروع کیں، مطالعہ کے دوران حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم یہ حضرت علی کے فیصلے نہیں بلکہ یہ تو کسی گمراہ شخص کے فیصلے ہیں۔

مختلف شہروں کے اہم مفتیان

مختلف علاقوں میں صحابہ کرام نے جا کر علم پھیلایا اور حلقہ ہائے دروس قائم فرمائے، اور محض صحبت سے سلسلہ ہائے طریقت قائم ہوئے۔

مدینہ منورہ میں اساتذہ اور اہم مفتی: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، عبد اللہ ابن عمر، ابو ہریرہ، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر بن عوام، علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، سالم بن عبد اللہ بن عمر، قاسم بن محمد بن ابی بکر، نافع مولی عبد اللہ بن عمر، ابن شہاب زہری، ابوجعفر محمد بن علی باقر، یحیٰی بن سعید انصاری رضی اللہ عنہم۔

مکہ مکرمہ کے مفتی: سیدنا عبد اللہ بن عباس، مجاہد، عکرمہ، عطا بن ابی رباح۔

کوفہ کے اہم مفتی: حضرت علقمہ بن قیس نخعی، مسروق بن اجدع ہمدانی، ابراہیم بن یزید نخعی، سعید بن جبیر، عامر بن شراحیل شعبی۔

Islam The World Religion

بصرہ کے اہم مفتی: سیدنا انس بن مالک، ابوالعالیہ رفیع بن مہران، محمد بن سیرین مولیٰ انس بن مالک، قتادہ بن دعامہ۔

شام کے اہم مفتی: عبدالرحمان بن غانم اشعری، ابوادریس خولانی، قبیصہ بن ذویب، مکحول بن ابی مسلم، رجاء بن حیوٰۃ کندی، عمر بن عبدالعزیز بن مروان۔

مصر کے اہم مفتی: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص، ابوالخیر مرثد بن عبداللہ، یزید بن ابی حبیب۔

یمن کے اہم مفتی: طاؤس بن کیسان جندی، وہب بن منبہ صنعانی، یحیٰی بن ابی کثیر تھے۔

بصرہ میں سیدنا انس بن مالک کی رہائش زاویہ کے مقام پر تھی، وہاں حضرت حسن بصری، ثابت بن اسلم بنانی، ابوقلابہ اور محمد بن سیرین جیسے کامل صوفیاء آپ کے زیر تربیت رہے۔ آپ ہی کی رہائش گاہ زاویہ کی وجہ سے ہر آستانے کو زاویہ کہا جانے لگا۔

سپین میں اسلام بذریعہ موسیٰ بن نُصیر

دمشق میں عبدالملک بن مروان اموی کی حکومت تھی۔ شمالی افریقہ انہی کے ماتحت تھا اور وہاں کا گورنر موسیٰ بن نصیر (نون پر پیش) تھا۔ اس کے ایک خادم کا بیٹا طارق بن زیاد ایک صالح آدمی تھا، وہ مراکش کے علاوہ طنجہ کا گورنر بنایا گیا۔ طنجہ سے سپین تک 14 کلومیٹر کا سمندر حائل ہے۔ سپین کا حاکم راڈرک تھا۔ شاہی آداب سکھانے کے لیے لوگ اپنے بچوں کو اس کے پاس بھیجتے تھے۔ اس کے ایک وزیر جولین کی بیٹی فلورنڈا، اس کے محل میں رہی تو اس نے اس لڑکی سے بد اخلاقی کی۔ لڑکی نے اپنے باپ جولین سے شکایت کی۔ جولین غیرت کھا کر راڈرک کا مخالف ہو گیا۔ جولین نے موسیٰ بن نصیر کے ساتھ ساز باز کی اور موسیٰ نے طارق بن زیاد کو 7 ہزار بربر فوج دے کر جائزہ لینے کے لیے بھیجا۔ حالات کی سازگاری اور جذبہ جہاد سے کام لے کر طارق نے 92 ہجری بمطابق 15 اپریل 710 عیسوی کو سپین یعنی اندلس پر حملہ کر دیا اور سمندر پار پہنچ کر جہاز جلا دیے۔ راڈرک نے 40 ہزار کی فوج لے کر مزاحمت کی مگر شکست کھائی۔ طارق نے فتوحات کا دائرہ بڑھایا اور اندلس کے بعد طلیقہ پر بھی قابض ہوا۔ 93 ہجری میں موسیٰ بن نصیر نے دوبارہ حملہ کیا اور

Islam The World Religion

سپین مکمل طور پر مسلمانوں کے قبضہ میں چلا گیا۔

اُدھر دمشق میں عبدالملک کی وفات کے بعد سلیمان بن عبدالملک تخت نشین ہوا، تو اس نے اپنے مخالف جرنیلوں کو ظلم کا نشانہ بنایا۔ موسیٰ بن نصیر پر خرد برد کا الزام لگایا۔ موسیٰ بن نصیر کو قید کیا اور وہ قید میں ہی فوت ہو گئے۔ موسیٰ بن نصیر کی وفات کے بعد طارق بن زیاد کو بھی معزول کر دیا گیا۔ اس کے بعد طارق کے حالات گمنامی میں گزرے، البتہ 102 ہجری 720 عیسوی میں 37 سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ موسیٰ بن نصیر اور محمد بن قاسم ہم عصر تھے، ایک ہی حکمران کے مقرر کردہ تھے اور اس کے بعد والے حکمران سلیمان نے ان دونوں پر تقریباً ایک جیسا ظلم کیا۔

یاد کرتا ہے زمانہ ان انسانوں کو
پھیر دیتے ہیں جو بڑھتے ہوئے طوفانوں کو

1452ء تک اندلس پر مسلمانوں کا اقتدار رہا، اس کے بعد آج تک عیسائیوں کے قبضہ میں ہے۔ اِس وقت وہاں مسلمانوں کی آبادی صرف 4 فیصد ہے۔

سپین میں اسلام کی تبلیغ کے اہم مراکز قرطبہ، غرناطہ اور پرتگال رہے۔ وہاں کے اہم علماء میں یحیٰ بن یحیٰ لیثی (موطا امام مالک کے مولف)، قاضی عیاض اندلسی، امام قرطبی صاحب تفسیر قرطبی، ان کے استاد ابو العباس قرطبی شارح مسلم، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، ابو حیان اندلسی، ابن رشد، ابو عبیدہ اور ابو فرح اندلسی شامل ہیں۔ ابن خلدون مراکش (تیونس) کا پیدائشی تھا، 1361ء میں غرناطہ گیا، یہ دراصل معتزلہ تھا، وہاں ابن خطیب سے اس کا اختلاف ہوا تو واپس مراکش چلا گیا۔

اموی حکمران وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بُعدِ زمانہ سے متاثر ہوتے گئے۔ بنو امیہ کا آخری حکمران مروان الحمار تھا۔ 132 ہجری میں قتل ہوا اور بنو امیہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

سندھ اور ہند میں اسلام بذریعہ محمد بن قاسم

86 ہجری 705 عیسوی میں سری لنکا کے بادشاہ نے وہاں کے عراقی تاجروں کی بیوہ خواتین کو واپس ان کے وطن بھیجا تو راستے میں ڈاکوؤں نے انہیں دیبل کے مقام پر لوٹ لیا۔ حجاج کو خبر ملی تو اس نے سندھ کے راجہ داہر کو آگاہ کیا، اس نے کہا یہ لوگ ڈاکو ہیں اور میرے بس میں

Islam The World Religion

نہیں، اس پر حجاج نے پہلے محمد بن قاسم کو 93 ہجری بمطابق 711 عیسوی شیراز کے راستے سے بھیجا، محمد بن قاسم نے پہلے دیبل کا قلعہ فتح کیا اور سلسلۂ فتوحات کو بڑھاتے ہوئے ہندوستان کے بہت اندر تک پہنچ گیا، 96 ہجری 714ء میں ولید بن عبدالملک امیر دمشق فوت ہو گیا اور سلیمان بن عبدالملک امیر بنا، اس وقت حجاج فوت ہو چکا تھا، سلیمان کی حکومت محمد بن قاسم کو پسند نہ تھی، سلیمان نے محمد بن قاسم کو 96 ہجری میں واپس بلا کر جیل میں ڈالا، بالآخر بادشاہ کے خلاف سازش کے الزام میں قتل کر دیا گیا۔

ایران کے ابومسلم اصفہانی نے عربوں کو باہم لڑایا، عباسیوں کو ابھارا۔

(4)۔ بنوعباس کا دور (132 ہجری تا 656 ہجری)

بنوعباس کا سب سے پہلا خلیفہ: السفاح تھا اس کا مکمل نام: ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔ یہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب کی اولاد ہونے کی وجہ سے عباسی کہلائے، اور سفاح کے اس نام کی وجہ یہ ہے کہ وہ خون بہانے اور قتل کرنے میں بہت جلد باز تھے: كَانَ السَّفَّاحُ سَرِيْعًا اِلٰى سَفْكِ الدِّمَاءِ (تاریخ الخلفاء صفحہ 206)۔

سفاح نے بنوامیہ کے بچے بچے کو ذبح کر دیا۔ دوسرے خلیفہ ابوجعفر منصور نے ابومسلم اصفہانی کا اثر رسوخ دیکھ کر اسے بھی قتل کرا دیا۔

عباسی دور میں مذاہب اربعہ کی تشکیل ہوئی۔ امام ابوحنیفہ متوفیٰ 150ھ، امام مالک متوفیٰ 179ھ، امام شافعی متوفیٰ 204ھ، امام احمد بن حنبل متوفیٰ 242ھ۔ یہ سب تاریخیں بنو عباس کے دور کی ہیں۔ اسی دور میں اہل سنت کی حدیث کی کتابیں موطا امام مالک، موطا امام محمد، کتاب الآثار، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن سعید بن منصور، مسند شافعی، مسند امام احمد اور صحاح ستہ وغیرہ مرتب ہوئیں۔

ہارون الرشید کے دور (170 تا 193) میں امام مالک کی وفات ہوئی، پھر اس کا بیٹا امین خلیفہ بنا (193 تا 198)، اس کے بعد مامون الرشید (198 تا 218) کے دور میں حضرت سفیان بن عیینہ، امام شافعی اور عبدالرحمٰن بن مہدی فوت ہوئے۔

پہلی صدی کے آخر میں ہی معتزلہ جنم لے چکے تھے، انہوں نے یونانی فلسفہ کا رد کیا لیکن

Islam The World Religion

اس تردید کے دوران خود کچھ ایسے نئے گل کھلا دیے کہ اہل سنت کو مجبوراً ان کی اصلاح کرنا پڑی۔اہل سنت نے یہ بھی ثابت کردیا کہ یونانیوں کے علوم انسانیت کے لیے کسی کام کے نہیں۔ ہاں اگر طب ہے تو یہ سابقہ انبیاء علیہم السلام کے علوم کا سرقہ ہے۔آج کے دور میں بھی مغربی طب نے عناصرِ اربعہ پر اپنی تھیوری کا دارومدار نہیں مانا۔

مامون معتزلہ تھا، اس نے کالے لباس کی بجائے سبز لباس کو فروغ دیا، دوسری طرف اس نے تفضیلی عقیدہ، حضرت امیر معاویہ کی مخالفت اور قرآن کے مخلوق ہونے کا فتنہ کھڑا کیا، اور قرآن کو مخلوق نہ ماننے والوں کو مشرک قرار دیا (تاریخ الخلفاء صفحہ 243، 245)۔

اس کے بعد مامون کا بیٹا ابو اسحاق محمد بن رشید (218 تا 226) خلیفہ بنا، اپنے والد مامون کی راہ پر چلا، خلق قرآن کے عقیدہ کی مخالفت کرنے والے علماء کو بھاری تعداد میں قتل کیا، امام احمد بن حنبل کو اسی نے 220 ہجری میں کوڑے لگوائے (تاریخ الخلفاء صفحہ 262)۔

بنو عباس کے دور میں جب اہل سنت کی کتبِ حدیث شائع ہوگئیں تو اب روافض کو اپنی کتب لکھنے کا خیال آیا۔ تاخیر ہوجانے کی وجہ سے روافض کے پاس کوئی معقول ذریعۂ علم نہیں تھا، انہوں نے اہل سنت ہی کی کتابیں سامنے رکھ کر ان کے برعکس لکھنا شروع کردیا، چنانچہ اس بات کا برملا اعتراف ان کی کتاب اصول کافی میں امام جعفر صادق کی طرف منسوب کرکے لکھا ہے کہ فرمایا: دَعُوا مَا وَافَقَ الْقَوْمَ فَإِنَّ الرُّشْدَ فِي خِلَافِهِمْ یعنی جو بات اہل سنت کے موافق ہو اسے ترک کردو، ہدایت ان کی مخالفت میں پوشیدہ ہے (اصول کافی صفحہ 2)۔

ان کے مصنفین کی تاریخ ہائے وفات اس طرح ہیں۔

الکافی	مصنفہ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی	متوفی ۳۲۹ ہجری
من لا یحضرہ الفقیہ	مصنفہ ابو جعفر الصدوق قمی	متوفی ۳۸۱ ہجری
الاستبصار	مصنفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی	متوفی ۴۶۰ ہجری
تہذیب الاحکام	مصنفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی	متوفی ۴۶۰ ہجری
نہج البلاغہ	مصنفہ شریف رضی	متوفی ۴۰۶ ہجری

تقیّہ اس مذہب کی بنیادی تعلیم ہے اور جھوٹی باتوں کو اماموں کی طرف منسوب کردینا ان

Islam The World Religion

کے لیے عین عبادت ہے۔

معتزلہ فرقہ کا علم الکلام، ان کی تفاسیر کشاف وغیرہ اسی متاخر دور کی کتب ہیں۔ اس کے علاوہ فارسی کتب کے عربی ترجمے اسی عباسی دور میں کرائے گئے، مامون یونانی فلسفہ اور ارسطو کے نظریات سے بھی بہت متاثر تھا، عقیدہِ خلق قرآن کو زبردستی منوایا اور محدثین کی سخت مخالفت کی گئی (تاریخ الفقہ الاسلامی صفحہ 117)۔

چوتھی صدی کے آغاز سے لے کر عباسی حکومت کے خاتمے تک معتزلہ، روافض، اسماعیلیہ، قرامطہ، زنادقہ اور اشاعرہ وغیرہ میں مناظرے اور جدال بھی جاری رہے۔

عباسیوں نے بنوامیہ کے خلاف تحریک چلائی تھی، اسی وجہ سے ہاشمیوں نے عباسیوں کا ساتھ دیا تھا، لیکن جب عباسی برسرِاقتدار آگئے تو انہوں نے ہاشمی، علوی اور فاطمی سب کو اپنے ظلم کا نشانہ بنایا، فاطمیوں پر حجاج سے بھی زیادہ مظالم عباسیوں نے ڈھائے اور یہ دور سخت اختلاف و انتشار کا دور رہا۔

صورتحال یہ تھی کہ شمالی فریقہ میں اسماعیلیوں نے تیونس کے قریب: المہدیہ نامی شہر کو اپنا مرکز بنا کر عبیداللہ مہدی کی سربراہی میں حکومت قائم کر رکھی تھی اور خود کو فاطمی کہتے تھے۔

مصر میں محمد الاخشید بنوعباس کا ہم خیال اور انہی کا مدعی و مبلغ تھا، موصل اور حلب میں بھی انہی کا زور تھا۔ لیکن یمن میں زیدی شیعہ اور بغداد میں دیلمیوں کا تسلط تھا جو بنی بویہ کہلاتے تھے، یہاں اصل حکومت انہی کی تھی اور بنوعباس کا صرف نام تھا۔ مشرق میں دولت سامانیہ ایک عظیم حکومت تھی جس کا مرکز ماوراء النہر کا شہر بخارا تھا۔

فاطمیوں نے شام اور مصر کے نواح میں اپنے مراکز بنا لیے اور اسلامی ممالک میں تبلیغ کے لیے اپنے مبلغ بھیجنے لگے۔ بنوعباس نے فاطمیوں کو غیر فاطمی ثابت کرنے کے لیے جلسے کیے اور ایک تحریر بنا کر اس پر سادات اور علما سے چار ناچار دستخط کروائے۔

بنوعباس کی حکومت تقریباً سوا پانچ سو سال تک رہی، بنوامیہ سے بھی بڑھ کر خاندانیت چھائی رہی۔ انہوں نے عربوں کی طاقت ختم کرنے کے لیے ترکوں کو اہم عہدوں پر فائز کیا اور ترکوں نے ان کی حکومت میں اپنا اندرونی قبضہ جما لیا۔ اس سے بڑی خرابی یہ ہوئی کہ عباسیوں نے

Islam The World Religion

عربوں سے دشمنی میں ایران کو زیادہ اہمیت دی۔

ہندوستان میں اسلام بذریعہ محمود غزنوی

عباسیوں کے دور میں مرکز کی کمزوریوں کی وجہ سے ملک کے صوبے خود بخود مختار ہونے لگے، بخارا کا حاکم اسماعیل سامانی فوت ہوا تو اس کے ایک امیر الپتگین نے غزنی میں اپنی خود مختار حکومت قائم کر دی۔ اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا ایک ترک داماد سبکتگین غزنی کا حاکم بنا۔ اس نے کابل اور پشاور پر بھی قبضہ کر لیا۔ لاہور کے راجہ جے پال سے سرحدی معاملے پر جھگڑا ہوا، لڑائی تک نوبت آئی، جے پال کو شکست ہوئی اور اس نے خراج دینے کی شرط پر صلح کر لی۔ جب جے پال مر گیا تو اس کا جانشین انند پال بنا۔ دوسری طرف سبکتگین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا محمود تخت پر بیٹھا۔ انند پال نے خراج سے انکار کر دیا اور جنگ کی تیاری کی۔ محمود نے فتح پا کر لاہور میں ایاز کو اور پھر سندھ پر قبضہ کر کے ایک حاکم کو وہاں مقرر کیا۔ تقریباً شمالی ہند میں اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔ 416 ہجری بمطابق 1025 عیسوی میں گجرات کا ایک اہم مندر سومنات فتح ہوا۔ محمود غزنوی نے 421 ہجری بمطابق 1030 عیسوی میں غزنی میں وفات پائی۔

صلیبی جنگیں اور صلاح الدین ایوبی

صلاح الدین یوسف بن ایوب 532 ہجری 1138 عیسوی میں عراق کے شہر تکریت میں کرد خاندان میں پیدا ہوئے، ان کے چچا شیر کوہ صلاح الدین اور نور الدین زنگی کی فوج کے سالار تھے، جوان ہو کر آپ نے بھی اسی فوج میں شمولیت کی، 564ھ میں نور الدین زنگی نے مصر پر حملہ کیا، صلاح الدین ایوبی اس فوج میں تھے اور سالار اُن کے چچا تھے۔ نور الدین نے صلاح الدین کو مصر کا حاکم مقرر کر دیا اور صلاح الدین ایوبی نے یہ ذمہ داری سنبھالنے کے بعد اپنے اندر تقویٰ اور احساس ذمہ داری بڑھا دیا اور حکومت کو ایک مسلمان کی حیثیت سے خطرات سے محفوظ کیا۔ پانچ سال بعد 569ھ میں یمن کو فتح کیا۔ مزید چھ سال کے عرصہ میں 575ھ میں شام، موصل، حلب اور دیگر علاقے اپنی حکومت میں شامل کر لیے۔

581ھ میں جنگِ حطین ہوئی اور بیت المقدس آزاد کرا لیا گیا، یہ پہلی صلیبی جنگ

Islam The World Religion

تھی۔اس کے بعد صلیبی سردار، ریجی نالڈ نے عیسائیوں کی مدد سے مدینہ منورہ پر قبضہ کے ارادے سے حجاز مقدس پر حملہ کیا۔ یہ وہی شخص تھا جس کے ساتھ صلاح الدین ایوبی کا امن معاہدہ ہو چکا تھا۔ایوبی ان کا تعاقب کرتے ہوئے مقامِ حطین پر پہنچا۔12 ہزار مسلمان بمقابلہ 50 ہزار عیسائی تھے۔آدھے صلیبی مارے گئے ،مسلمانوں کو فتح ہوئی باقی گرفتار ہو گئے ،ریجی نالڈ اوران کا بادشاہ گائی بھی گرفتار ہو گئے۔ریجی نالڈ کو قتل کر دیا۔تمام صلیبی علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔یہ دوسری صلیبی جنگ تھی۔

اس کے فوراً بعد سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کا رخ کیا اور ایک ہفتہ کی خون ریز جنگ کے بعد عیسائیوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ یہ وہی 27 رجب کا یوم معراج تھا۔ جب یہ خبر گرم ہوئی تو پورے یورپ میں کہرام مچ گیا۔ اٹلی، فرانس، جرمنی اور برطانیہ سے چھ لاکھ فوجی متحد ہو کر فلسطین کی طرف بڑھے۔ صلاح الدین ایوبی نے یہ خبر سنی اور حفاظت کے انتظامات مکمل کر لیے۔ یہ تیسری بڑی صلیبی جنگ تھی۔ اتحادیوں کو سخت نقصان ہوا معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔961 ہجری تک بیت المقدس مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔589ھ میں 57 سال کی عمر میں صلاح الدین ایوبی فوت ہو گئے۔

عباسیوں میں چند حکمران اسلام پسند اور متقی تھے، جبکہ بعض بدعقیدہ، سفاک اور ظالم، خصوصاً آخری دور کے حکمران نااہل نکلے، حکمرانوں کی عورتوں نے بھی سرکاری کاموں میں خوب مداخلت کی، حتیٰ کہ ان کے آخری خلیفہ المعتصم باللہ ابو احمد بن مستنصر باللہ کو 655ھ میں اس کی بیوی شجرہ نے قتل کیا۔ یہ لوگ اپنے اہل کاروں اور وزیروں کی سازش کا بھی شکار ہو گئے، جو نہایت چاپلوس اور خوشامدی مکار تھے، زمینی حقائق سے بادشاہوں کو بے خبر رکھتے تھے، اسی کے نتیجے میں صوبوں کو مرکز سے جدا کر دیا گیا اور بیرونی طاقتوں کو مداخلت کا موقع بڑے آرام سے میسر آ گیا۔

آخری خلیفہ معتصم کے والد مستنصر نے کثیر فوج تیار کر رکھی تھی، اس کے ساتھ ساتھ اس کے تاتاریوں کے ساتھ اچھے تعلقات تھے۔ جب معتصم خلیفہ بنا تو یہ اچھا مدبر نہیں تھا، اس کے وزیر علقمی نے اسے فوجیوں کی تعداد کم کرنے کا مشورہ دیا، اور کہا کہ تاتاریوں کی مصنوعات اوران

Islam The World Religion

سے اچھے تعلقات سے ہمارا مقصود حاصل ہوجائے گا، اس نے اس پر عمل کیا، اسی وزیر نے غداری کی اور تاتاریوں کا سہولت کار بن کر انہیں مداخلت کی دعوت دی اور ان سے اپنی نیابت کا وعدہ لیا۔ یوں تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کردیا۔

امام غزالی رحمہ اللہ

اسی دور میں بغداد میں امام غزالی کا عروج رہا۔ آپ ابوعلی فارمدی کے مرید تھے۔ آپ کی ولادت صوبہ خراسان کے ضلع طرطوس کے شہر طاہران میں ہوئی۔ والد ماجد سوت کا کام کرتے تھے، اس لیے غزالی کہلائے۔ ان دنوں عباسیوں کے میلان کی وجہ سے یونانی فلسفہ کا زور تھا۔ امام غزالی نے اس پر سخت علمی گرفت کی اس موضوع پر آپ کی کتاب تہافۃ الفلاسفۃ مشہور ہے۔ اس کے علاوہ الوجیز، البسیط، منہاج العابدین، کیمیائے سعادت، ایہاالولد، فیصل التفرقہ، المنقذ من الضلال اور احیاء علوم الدین اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کی کتاب المنقذ من الضلال اسلام کی حقانیت پر صرف چالیس صفحات پر مشتمل ایک شاہکار کتاب ہے۔

چنگیز خان تاتاری

چین کے نواحی علاقے منگولیا میں آباد تاتاری قوم کے لوگ چینی حکومت کے ماتحت تھے۔ چین کا اقلیم بہت وسیع تھا، اور چھ ممالک پر مشتمل تھا، جن کا ایک ہی حاکم تھا جسے خاقانِ اعظم کہا جاتا تھا جو طمغاج کے مقام پر رہتا تھا۔

ان چھ ممالک میں سے ایک مملکت کا بادشاہ دوش خان جو چنگیز خان کا پھوپھا تھا، اورلا ولد تھا، اس کی موت کے بعد چنگیز خان اپنی پھوپھی کے ذریعے بادشاہ بنا، پھر مرکزی بادشاہ سے ٹکر لینے اور دیگر مراحل طے کرنے کے بعد خاقان اعظم بن گیا (تاریخ الخلفاء صفحہ 366)۔

599ھ میں ان کا ظہور لکھا ملتا ہے۔ ان کا تعلق کسی دین و مذہب سے نہیں تھا، تمام مذاہب و ادیان کے خلاف تھے۔ مسلمانوں کے زیادہ خلاف تھے اور انہیں قتل کرنا ان کے لیے کھٹمل مارنے کی طرح تھا۔ یہ نظریہ چنگیز خان نے خود گھڑا تھا اور وہ اسی کی پیروی کرتے تھے۔ چنگیز کی ماں کہتی تھی کہ میں نے اس کا حمل سورج کی شعاؤں سے حاصل کیا ہے، اسی لیے اس کے نسب کا

Islam The World Religion

علم نہیں ہوسکا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 120)۔

چنگیز نے سیا سا نامی کتاب لکھائی جس میں ملک کا قانون لکھا تھا، اس کتاب میں بات بات پر قتل کا حکم تھا، مثلا: زنا کرنا، جھوٹ بولنا، جادو، تجسس، خود کھانا اور ساتھ والے کو نہ کھلانا، جانور کو ذبح کر کے کھانا، کھڑے پانی میں پیشاب کرنا وغیرہ (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 121)۔

615ھ میں خراسان کے شاہِ خوارزم نے چنگیز خان کے سفیروں کو قتل کیا، اس نے خوارزم سے اس بات کا شکوہ بھیجا تو خوارزم نے نہایت نا سمجھی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سفیر کو بھی قتل کر دیا، چنگیز خان نے خراسان پر 616ھ میں حملہ کر دیا، 617ھ میں خوارزم جلاوطنی کی حالت میں قتل ہوا۔

اب یہ لوگ آگے ہی بڑھتے گئے، پہلے چین کے خطا نامی شہر پر قبضہ کیا، پھر آگے ترکستان وعلاقہ ماوراء النہر، آذربائیجان، خراسان، ایران پر غلبہ پایا۔ 624ھ میں چنگیز خان مر گیا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 121)۔

ہُلاکو خان بن تولی خان بن چنگیز خان

چنگیز خان کے بعد تاتاریوں کی اہم ترین شخصیت ہلاکو خان ہے، جو چنگیز خان کا پوتا تھا۔ یہ شخص سخت جابر فاجر اور اکھڑ مزاج تھا۔ یہ خود تو لادین تھا، مگر اس کی بیوی ظفر خاتون عیسائی ہو گئی تھی۔ اسے منطق میں بڑی دلچسپی تھی، مگر خود اسے سمجھتا نہیں تھا اور فتوحات کا شوق تھا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 248)۔

سقوطِ بغداد کا واقعہ

نبی کریم ﷺ اور پہلے تین خلفاء راشدین کا دار الحکومت مدینہ منورہ تھا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دار الحکومت کوفہ میں منتقل کیا، پھر پہلے عباسی خلیفہ نے الانبار کو دار الحکومت بنایا، پھر دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر نے 140ھ بمطابق 757ء میں دریائے دجلہ کے دونوں طرف بغداد شہر کی بنیاد رکھی اور اسے اپنا دار الحکومت بنایا (تاریخ الخلفاء صفحہ 208)۔

یہاں عباسیوں کا سلسلہ خلافت صدیوں سے چلا آرہا تھا، ان کے آخری خلیفہ مستعصم باللہ

Islam The World Religion

کا وزیر اعظم ابن علقمی شیعہ تھا، اس نے تاتاریوں کو بغداد پر حملہ کرنے کی دعوت دی، ہلاکو خان نے 656ھ بمطابق 1258ء میں بغداد پر دو لاکھ کی فوج سے حملہ کیا، خلیفہ مستعصم کو قتل کر کے بغداد پر غلبہ پالیا۔ چالیس دن تک شہر میں قتل ہوتا رہا اور دس لاکھ افراد قتل ہوئے (تاریخ الخلفاء صفحہ 269)۔

ابن علقمی نے انہیں علوی حکمران مقرر کرنے کا مشورہ دیا، مگر تاتاری نہ مانے، علقمی ان کے ساتھ ایک ذلیل غلام کی طرح رہنے لگا، اپنے کیے پر پشیمان ہوا، مگر اب وقت جا چکا تھا۔ جلد ہی اسی سال میں مر گیا (تاریخ الخلفاء صفحہ 370)۔

ہلاکو خان کا ایک وزیر نصیر الدین طوسی اسماعیلی شیعہ تھا جو سقوطِ بغداد کے وقت ہلاکو کے ساتھ تھا وَكَانَ مَعَهُ فِي وَاقِعَةِ بَغْدَادَ (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 268)۔

اس کے بعد ہلاکو خان نے شام کو فتح کیا، خود حلب (شام) میں رک گیا، اور اپنے ایک امیر: کتبغا نوین کو فوج دے کر دمشق روانہ کیا اور اس نے بڑی آسانی سے دمشق فتح کر لیا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 220)۔

تاتاریوں کو عبرت ناک شکست

اب تاتاریوں کا اگلا نشانہ مصر تھا۔ مصر میں ایوبی حکومت ختم ہو چکی تھی۔ مصر کا والی منصور علی بن مُعز، ابھی بچہ تھا، ہلاکو خان نے اسے اطاعت گزاری کا پیغام بھیجا اور انتہائی سخت تحریر بھیجی، منصور کے والد کا ایک غلام سیف الدین قطز تھا، اس نے امراء اور علماء کو جمع کر کے مشورہ لیا، شیخ عز الدین بن عبد السلام نے کہا کہ: جب دشمن اس طرح غلبے کی کوشش کرے تو پورے عالمِ اسلام پر جہاد واجب ہو جاتا ہے، اور اگر سرکاری بیت المال میں خزانہ کم ہو تو عوام سے مدد لینا جائز ہے، اور ہمارا حکمران ایک نابالغ بچہ ہے۔ سیف الدین قطز نے اپنا لقب ملک مظفر رکھ لیا، حکومت سنبھال لی اور اپنے رب پر توکل کر کے ڈٹ گیا (تاریخ الخلفاء صفحہ 371)۔

اس نے پیغام لانے والوں کو قتل کر دیا، اور مکمل تیاری کے ساتھ فوج لے کر شام کی طرف روانہ ہو گیا تاکہ مصر سے باہر ہی دشمن کو روکا جائے۔ اُدھر تاتاری فرات کو عبور کر کے حلب (شام) کو تہِ تیغ کرنے کے بعد دمشق تک پہنچ چکے تھے۔

Islam The World Religion

ملک مظفر کا غلام بیبرس پہلے دستے کا کمانڈر تھا، شمالی فلسطین کے شہر نابلوس کے قریب عینِ جالوت کے مقام پر گھمسان کی جنگ ہوئی، ملک مظفر نے اپنے ربِ کریم سے دعاؤں کی حد کر دی، رکن الدین بیبرس (البند قداری) نے کمال کی جنگ لڑی، خود ملک مظفر بھی جنگ میں شامل تھا، اس کا گھوڑا مارا گیا، یہ پیادہ ہو کر خطرناک حال میں تھا کہ ایک سپاہی نے اپنا گھوڑا اسے پیش کر دیا، جلد ہی تاتاری سالارِ اعظم اور اسکی بے شمار فوج ماری گئی، باقی ماندہ بھاگ گئے، تیس سال کی مسلسل کامیابیوں کے بعد یہ تاتاریوں کو پہلی شکست تھی جس کی وجہ سے ان کی خوش فہمیاں ختم ہو گئیں اور اس قدر ڈر گئے کہ دمشق اور دیگر شہروں سے بھی نکل گئے۔ ان میں سے بہت سے لوگ مسلمان بھی ہو گئے۔ یہ واقعہ 658ھ کا ہے اور صرف تین دنوں میں تاتاریوں کا حشر کر دیا گیا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (البدایہ والنہایہ 13 / 221، تاریخ الخلفاء صفحہ 371، 372)۔

ذوالحج 660ھ میں تاتاریوں کے بہت سے وفود ملک مظفر کے پاس امن لینے کے لیے پہنچے، ملک مظفر نے اسلامی اصولوں کے مطابق ان سے اچھا سلوک کیا۔ اسی سال ہلاکو خان نے دس ہزار افراد کا ایک لشکر موصل بھیجا جس نے موصل کا محاصرہ کر لیا، پہلے وقتی شکست ہوئی اور بعد میں غالب آ گئے۔ اسی سال ہلاکو خان سے اس کے چچا زاد برکت خان نے مالِ غنیمت مانگنے کے لیے آدمی بھیجے، ہلاکو نے برکت کے بھیجے ہوئے اس وفد کو قتل کر دیا، برکت مزید بگڑ گیا اور سلطان مظفر کے ساتھ ہو گیا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 234، 235)۔

تاتاریوں کا قبولِ اسلام

چنگیز خان کے زمانے سے ہی تاتاریوں پر اسلام کا اثر ہونے لگا تھا۔ اس کا ایک بیٹا (قان) اپنے گھر والوں کے خلاف تھا اور اسلام کی طرف مائل تھا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 123)۔

ہلاکو خان کا چچا زاد بھائی برکت خان بھی اسلام سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا، علماء وصالحین سے محبت کرتا تھا، اس نے ہلاکو خان کی فوج میں افتراق ڈال دیا، نیز برکت خان اور ہلاکو

Islam The World Religion

خان کے درمیان 661ھ میں بھاری لشکروں کے ساتھ جنگ ہوئی جس میں ہلاکو خان کو شکست ہوئی (البدایہ والنہایہ 13/239)۔

اس کے بعد برکت کے بھائی کا پوتا منگو تیمور بن طغان بن بابو بن تولی بن چنگیز خان اسی طریقے پر چلا اور اسلام کی طرفداری کی (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 250)۔اسی منگو تیمور ثانی کو ہلاکو کے جانشین ابغا نے 665ھ میں جنگ کر کے مار ڈالا اور بہت سا مالِ غنیمت حاصل کیا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 249)۔

اللہ نے 664ھ میں ہلاکو خان کو موت دی ،تلا نامی شہر میں دفن ہوا، اور اس کے دس بیٹوں میں سے ایک بیٹا ابغا خان اس کے بعد بادشاہ بنا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 248)۔

طرابلس کی فتح

589ھ میں صلاح الدین ایوبی کی وفات کے بعد شام کے سب سے بڑے شہر طرابلس سمیت کئی دوسرے شہر بھی صلیبی حکومت کے تحت رہ گئے تھے (واضح رہے کہ طرابلس دو ہیں ، دوسرا طرابلس لیبیا کا دار الحکومت ہے)۔صلاح الدین کی وفات کے بعد اس کی اولاد اور صلاح الدین کے بھائی سیف الدین کے درمیان اختلاف ہوگیا، اسی دوران صلیبیوں نے مصر اور شام پر تین حملے کیے۔ مسلمانوں میں اندرونی اختلاف کی وجہ سے اس قدر ضعف پیدا ہوگیا کہ 626ھ میں محمد طواعیہ نے بیت المقدس رومی شہنشاہ فریڈرک دوم کے حوالے کر دیا۔مزید اندرونی اختلاف اتنے بڑھے کہ ایوبی حکومت ختم ہوگئی۔

دوسری طرف تاتاری منگول اپنے جوبن پر تھے، فرانس کے بادشاہ لوئی نہم نے حالات سے فائدہ اٹھایا، مصر میں ساتویں اور آخری صلیبی جنگ کی تیاری شروع کر دی۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ملک منصور جس کے بچپن کی وجہ سے مظفر نے کمانڈ سنبھالی تھی اور تاتاریوں کو شکست دی تھی، اس منصور کو معلوم ہوا کہ طرابلس میں صلیبیوں نے یہ حالات پیدا کر رکھے ہیں، تو اس نے طرابلس پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا اور وہاں سے قاہرہ آگیا۔ صلیبی جنگوں کا اختتام ہوا اور مشرقِ وسطیٰ پر کلی طور پر مملوک حکومت قائم ہوگئی۔ 150 سال بعد طرابلس عیسائیوں

Islam The World Religion

سے آزاد ہوا۔ منصور 689ھ میں فوت ہو گیا۔

شام کے شہر حمص کی جنگ

680ہجری میں ہلاکو کے بیٹے منگو تیمور نے ایک لاکھ کی فوج کے ساتھ ملکِ شام میں حمص کے قریب مسلمانوں کے خلاف جنگ لڑی، مسلمانوں کی فوج تقریباً ان سے آدھی تھی، اگلے پہر تا تاریوں کا پلڑا بھاری رہا مگر شام کے وقت اللہ کی مدد شامل حال ہوئی اور مغرب سے پہلے پہلے تا تاری شکست کھا گئے (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 295)۔

اس جنگ میں منگو تیمور کا بھائی ابغا شامل نہیں تھا، بلکہ وہ اس جنگ پر راضی ہی نہیں تھا، وہ فرات کے قریب بیٹھا شکست کا منظر دیکھتا رہا اور اسی غم میں اسی سال مر گیا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 297)۔

ارغون بن ابغا بن ہلاکو

اس نے اپنے چچا سلطان احمد بن ہلاکو خان کو قتل کیا، جس کی وجہ سے تا تاریوں کے دلوں میں اس کی قدر تھی، آٹھ سال تک حکمرانی کرنے کے بعد ارغون کو 690ھ میں زہر دے کر قتل کر دیا گیا، زہر دینے کا الزام ان یہودیوں پر لگا جنہیں ابغا نے قتل و غارت اور حصول غنیمت سے سخت نقصان دیا تھا (البدایہ والنہایہ جلد 13 صفحہ 323)۔

بنو امیہ اور بنو عباس کی حکومتوں میں فرق

(1)۔ بنو امیہ کی حکومت 41ھ سے 132ھ تک کل 92 سال رہی۔ اس دور کی حکومت میں دو صحابی (سیدنا معاویہ اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما)، سیدنا عمر بن عبدالعزیز جیسے جلیل القدر تابعی شامل ہیں۔

(2)۔ بنو امیہ کا دور بمقابلہ خلفاء راشدین بہت کمزور رہا اور بنو عباس بمقابلہ بنو امیہ مزید کمزور رہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ

Islam The World Religion

الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ(البخاری:2652،مسلم:6472)۔

ترجمہ: عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: لوگوں میں سے سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو اُن سے ملیں گے اور پھر جو اُن سے ملیں گے۔ پھر ایسی قوم آ جائے گی کہ اُس کی گواہی قسم سے آگے نکل جائے گی اور قسم گواہی سے آگے نکل جائے گی (یعنی لوگ اِن دو کاموں میں جلدی کریں گے، یہ حدیث مکمل طور پر بنو عباس پر فٹ ہو رہی ہے)۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ اصْبِرُوْا، فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (البخاری: 7068، الترمذی:2206)۔

ترجمہ: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان سے حجاج کی طرف سے ہونے والے مظالم کی شکایت کی۔ فرمایا صبر کرو۔ تم پر بعد میں آنے والا ہر زمانہ پہلے سے پرخطر ہوگا۔ حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو گے۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی تھی۔

(3)۔ بنو امیہ کے زمانے میں کثرت سے فتوحات ہوئیں مگر بنو عباس کے زمانے میں خاص فتوحات نہ ہو سکیں، البتہ ان سے آزاد ہو کر جان چھڑا لینے والے ان کے خود مختار صوبوں کے گورنروں نے کام کر دکھایا جن میں محمود غزنوی اور صلاح الدین ایوبی شامل ہیں۔

(4)۔ حجاج بن یوسف اموی ایک سفاک آدمی تھا، مگر بنو عباس کا پہلا خلیفہ ابو جعفر سفاح اس سے بھی بڑا سفاک تھا بلکہ سفاح ہی کے نام سے مشہور ہوا، سفاح کا معنی ہے: بہت زیادہ خون بہانے والا۔

(5)۔ خاندانی جھکاؤ بنو امیہ کے متاخر حکمرانوں میں نظر آتا ہے، مگر بنو عباس کی تحریک ہی سرے سے خاندان کے نام پر ابھری تھی۔ ان کے دور میں ہاشمی، عباسی اور فاطمی تحریکوں کے اٹھنے

Islam The World Religion

کی یہی بنیادی وجہ تھی۔

(5)۔خلافتِ عثمانیہ(1299ء سے 1922ء)

خلافتِ عثمانیہ کا بانی ایک خانہ بدوش قبیلے کا فرد عثمان بن ارطغرل غازی تھا۔اسی کے نام سے یہ خلافت،خلافتِ عثمانیہ کہلائی۔عثمان اس سال پیدا ہوا جس سال بغداد پر تاتاریوں نے قبضہ کیا تھا۔

1299ء میں گھڑسوار خانہ بدوش عثمان بن ارطغرل نے مشرقی ایشیا سے چل کر مغرب کا رخ کیااور اپنے راستے میں آنے والے علاقوں کو فتح کرتا گیا۔سب سے پہلے اس نے رومی سلطنت کے مشرقی علاقوں پر حملے کیے اور بعد میں اس کے جانشینوں نے بازنطینی سلطنت پر حملے کیے،آخر کار شمال مغربی ایشیا مائنز میں سلطنت قائم کی جو بازنطینی دار الحکومت قسطنطنیہ کے جنوب میں واقع تھی۔

1326ء میں عثمانیوں نے فتوحات کر کے اپنی سلطنت کوقدرے وسعت دی ، 1352ء میں عثمانی پہلی بار یورپ میں داخل ہوئے،1453ء میں قسطنطنیہ کو فتح کر کے اسے اپنا دار الحکومت بنایا،اب ان کی حکومت یورپ،شمالی افریقہ اورمشرق وسطیٰ تک پھیل گئی،سولہویں صدی میں سلیم اول کے دور میں مغربی عرب ،مصر،لیونٹ اورشمالی افریقہ کا ساحلی علاقہ فتح ہوا، اسی صدی میں سلیمان عظیم کے دور میں مشرق کی جانب سے خلیج فارس تک،مغرب کی طرف سے الجزائر تک،جنوب والی سائیڈ سے یمن سے لے کر ہنگری تک اورشمال والی جانب سے یوکرین تک ان کی سلطنت وسیع ہوچکی تھی۔1517ء میں عثمانی اقتدار عرب شریف پر بھی قائم ہوگیا۔ 1745ء میں محمد بن عبدالوہاب کے نظریات عرب میں سرکاری طور پر مقبول ہوئے۔1699ء کے بعد سلطنت میں یہ وسعت اندرونی انتشار،بدنظمی اورقوم پرستی پر منتج ہوئی،پہلی جنگِ عظیم میں شکست کھانے کے بعد 1922ء میں انقرہ میں ترک گرینڈ نیشنل اسمبلی نے خوداس حکومت کے خاتمہ کا اعلان کر دیا۔

1923ء میں ترکی ایک الگ ملک کے طور پر آزاد ہوگیا،29اکتوبر1923ء کو مصطفیٰ کمال پاشا اتاترک اس کا پہلا صدر بنا،سلطنتِ عثمانیہ کے خاتمے میں بھی اس کا ہاتھ تھااوراس نے

Islam The World Religion

عثمانیوں کے خلاف ترک قوم پرست تحریک چلائی تھی، صدر بننے کے بعد اس نے پہلے پہل اسلامی نظام کا وعدہ بھی کیا، مگر کچھ وقت کے بعد آئین میں سے یہ شق ختم کر دی اور ترکی کو یورپ کے رنگ میں ڈھال دیا۔ 1938 میں پاشا فوت ہو گیا۔

(6)۔ سلاطینِ دہلی کا دور (1199ء سے 1412ء)

سلاطینِ دہلی خلافتِ عباسیہ کے ماتحت تھے۔ ان کا دور قطب الدین ایبک، پھر علاء الدین خلجی کا خاندان، پھر غیاث الدین بلبن (م 1287ء) اور اس کے بعد فیروز شاہ تغلق کے خاندان پر ختم ہوا۔ تغلق دور 1320ء سے 1412ء تک رہا۔ ان کی محض حکومتیں اور عوامی اصلاحات ہی قابلِ ذکر ہیں، ورنہ دینی حوالے سے ان کا کوئی ذمہ دارانہ کردار نہیں رہا، بلکہ کہیں کہیں نقصان کرتے ہی نظر آتے ہیں۔

سلاطینِ ہند

غزنی حکومت کے بعد سلطان فخر الدین محمد بن شام غوری ہوا اور اس نے قرامطہ ملحدین کا استیصال کیا۔ اس کے بعد قطب الدین ایبک، پھر شمس الدین التمش، اس کے بعد معز الدین بہرام بن التمش، عرصہ کے بعد غیاث الدین بلبن، جلال الدین فیروز شاہ، علاؤالدین خلجی، غیاث الدین تغلق، سلطان محمد تغلق اور سلطان فیروز شاہ نے حکومت کی۔

امیر تیمور

امیر تیمور کا تعلق منگولوں کے قبیلہ برلاس سے تھا، تیمور سمرقند کے ایک گاؤں کیش میں 732ھ بمطابق 1336ء میں پیدا ہوا۔ اسی سال ایران کے چنگیزی حکمران ابوسعید بہادر خان نے وفات پائی، وہاں کی چغتائی حکومت زوال پذیر تھی، ابوسعید کی وفات پر ایران میں افتراق پیدا ہو گیا تھا، جگہ جگہ ترک اور منگول آپس میں لڑ رہے تھے۔

تیمور نے تاتاری منگولوں سے ہر جگہ سے اقتدار واپس لینے کا مشن سنبھالا، بلخ کے حاکم بنے، 776ھ میں کاشغر، 782ھ میں خراسان پر حملہ کیا اور پھر کل 42 ممالک فتح کیے، 800ھ میں ہندوستان پر حملہ کیا اور کامیابیاں حاصل کیں۔ 807ھ تک خراسان کے وسیع حصے پر قابض ہو

Islam The World Religion

گیا، اسی سال اسکی وہیں وفات ہوگئی اور اسے واپس سمرقند لا کر دفن کر دیا گیا۔

898ھ میں مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ نے 81 سال کی عمر میں ہرات میں وفات پائی۔ یہ سلطان حسین بالقرا کا زمانہ تھا اور خود سلطان اور اس کے بیٹوں نے جنازے کو کندھوں پر اٹھایا۔ مولانا جامی رحمہ اللہ کی کتابوں میں روافض نے الحاقات کیے۔

ایران پر اکثر اہلِ سنت کی حکومت رہی سوائے چند ایلخانی حکمرانوں کے۔ اس کے بعد 905ھ میں صفوی حکومت قائم ہوئی جو شیعہ تھے اور انہوں نے اہلِ سنت کے ہزاروں علماء و مشائخ کا قتل عام کیا اور ظلم و بربریت کی انتہاء کردی، اس کے بعد آج تک وہاں روافض کی حکومت چلی آرہی ہے۔ ایران میں اندازاً 15 فیصد سنی ہیں۔

(7)۔ مغلیہ دور (1526 سے 1857ء)

ہند میں مغلوں کی حکومت کا صحیح آغاز ظہیر الدین محمد بابر سے ہوتا ہے، بابر کی ولادت 1483ء میں فرغانہ میں ہوئی۔ ان کے والد عمر شیخ مرزا ترکستان کے حاکم تھے، بابر اپنی ماں کی طرف سے چنگیزی تھے، 1504ء میں بلخ اور کابل کے حاکم بنے، یہاں سے ہندوستان کی طرف بڑھے۔ یہاں لودھی حکومت 1451ء سے قائم چلی آرہی تھی۔ بابر نے ابراہیم لودھی افغان کو 1526ء میں پانی پت کے میدان میں شکست دی اور ہندوستان کا بادشاہ بنا۔ وفات 1530ء آگرہ میں ہوئی اور اپنی وصیت کے مطابق کابل میں دفن ہوا۔

بابر کے بعد 1530ء میں اس کا بیٹا نصیر الدین محمد ہمایوں حکمران بنا۔ ہمایوں کے دور میں پندرہ سال کے عرصہ تک کے لیے مغلوں سے حکومت چھن گئی، وہ اس طرح کہ ضلع روہتاس کا رہائشی شیر شاہ سوری افغان، بابر اور والی بہار کا ملازم رہا، پھر بہار کا گورنر بنا، پھر ابراہیم لودھی کا بیٹا محمود لودھی، بہادر شاہ اور شیر شاہ سوری ہمایوں کے بالمقابل کھڑے ہوگئے اور ہمایوں میں قلتِ تدبر کے باعث ہندوستان پر قبضہ کر کے شیر شاہ 1540ء سے 1545ء تک پانچ سال حکومت کرتا رہا اور 1545ء میں فوت ہوگیا۔ اس دوران ہمایوں ملک بدر رہا، اسی ملک بدری کے دوران 1542ء میں اس کا بیٹا جلال الدین محمد اکبر پیدا ہوا۔ اس کے بعد شیر شاہ سوری کے خاندان کے چھ افراد 1545ء سے 1555 تک 10 سال تک مزید حکمران رہے، مگر کوئی بھی اہلیت والا نہیں تھا۔

Islam The World Religion

اب 1555ء میں ہمایوں نے دوبارہ حملہ کرکے سوری خاندان سے اقتدار چھین لیا، مگر 1956ء میں فوت ہوگیا۔

اب اکبر حکمران بنا، اس نے کفر پھیلانے میں انتہا کردی، کافر و مسلم میں تفریق مٹادی، دین الٰہی کے نام سے نیا دین ایجاد کیا، خود کو تعظیمی سجدے کروائے، اس کی ایک ہندو بیوی جودھا بائی جہانگیر کی ماں بنی۔ اس کے بعد جہانگیر کی بیوی نور جہان جسے اکبر بادشاہ نے ایران سے اپنے بیٹے جہانگیر کے لیے حاصل کیا تھا، اس عورت نے ہندوستان میں شیعہ مذہب پھیلانے پر پوری ہمت لگادی، ایران سے قاضی نوراللہ شوستری کو بلوایا، جو رافضی مذہب کے مطابق فیصلے کرتا تھا، مگر اتنا شاطر تھا کہ حوالہ اہلِ سنت کی کسی کتاب سے قولِ مرجوح و مردود کا دے دیتا تھا۔ آخر کار اس کی رافضیت کسی طرح بے نقاب ہوگئی اور جہانگیر نے اسے نہایت ذلت کی موت مار دیا۔ مغلوں میں عالمگیر کا دور بہترین دور ہے۔ عالمگیر ایک متقی انسان تھے، آپ نے اپنے زمانے کے 360 جید علماء سے شیخ نظام کی سربراہی میں فتاویٰ عالمگیری مرتب کرایا جسے عربی میں: اَلْفَتَاوِی الْهِنْدِيَّة کہتے ہیں، اس کی مثال دنیائے اسلام میں نہیں ملتی۔ اسی دور میں ملا احمد جیون نے تفسیراتِ احمدیہ اور اصولِ فقہ پر نورالانوار لکھیں۔

بہادر شاہ خاندانِ مغلیہ کے آخری بادشاہ تھے، شاعر تھے، 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد ان سے اقتدار چھن گیا۔ ان کے بیٹوں کو ان کے سامنے قتل کیا گیا۔ جلاوطن کرکے رنگون برما میں نظر بند کردیا۔ وہیں پھانسی سے وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ بابر (م 1539ء) سے بہادر شاہ ظفر (م 1857ء تک) 18 آباواجداد کا واسطہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ:

اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ (البخاری:59)۔

ترجمہ: جب حکومت نااہلوں کے سپرد کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی شرق الہند کے جزائر میں کاروباری مواقع کا متلاشی تجارتی ادارہ تھا۔ مگر اس نے حکومت پر نظریں جمالیں اور برطانیہ کے ہند پر قبضہ کی راہ ہموار کی۔ 1600ء میں ملکہ الزبتھ اول کے عہد میں ہندوستان سے انہیں تجارت کا پروانہ ملا، یہ جلال الدین اکبر کی

Islam The World Religion

حکومت کا زمانہ تھا۔

1689ء تک کاروبار بڑھاتے بڑھاتے علاقے میں اثر رسوخ بنانا شروع کر دیا۔ 1858ء میں برطانوی حکومت نے حکماً یہ کمپنی ختم کر دی اور اس کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیے، البتہ 1874ء تک کچھ اختیار کمپنی کے پاس رہے اور اس کے بعد کمپنی کا خاتمہ ہو گیا۔ ادھر 1857ء میں انگریز کے خلاف آزادی کی جنگ کھڑی کی گئی، جسے انگریز غدر کا نام دیتے ہیں۔ یہ جنگ ہندوستان کے مسلمانوں نے اس لئے کھڑی کی کہ انگریز ہند میں اس کمپنی کے ذریعے اپنے پنجے گاڑ رہا تھا اور فوج کو جو کارتوس دیئے جاتے تھے ان میں سور کی چربی استعمال کی گئی تھی اور استعمال میں لانے سے پہلے انہیں دانتوں سے کولنا پڑتا تھا۔

حضرت مجددِ الفِ ثانی (متوفی 1034ھ)

مغل بادشاہ اکبر نے دین الٰہی ایجاد کیا اور کافر و مومن میں فرق مٹانا چاہا، تو حضرت مجدد الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ نے اس کی واضح مخالفت فرمائی، اکبر کے اہم رتن ابو الفضل کو یونانی فلاسفروں کی توصیف سے منع فرمایا، جیل میں رہے، آپ جیل میں ہی تھے کہ اکبر مر گیا اور اس کا بیٹا جہانگیر حضرت مجدد رحمہ اللہ کا معتقد ہو گیا۔ حضرت مجدد رحمہ اللہ نے جہانگیر کے ذریعے بادشاہ کو سجدۂ تعظیمی بند کرایا۔ آپ کی حکمتِ عملی میں چار نکات اہم رہے:

(1)۔ وحدتِ ادیان کے اکبری نظریے کی تردید کی اور نظریہ وحدت الوجود کی ایسی علمی وضاحت فرمائی کہ کوئی ملحد اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

(2)۔ روافض اور خوارج کے درمیان اہل سنت کا اعتدال واضح فرمایا۔

(3)۔ غیر مسلح اصلاحی کوشش کی اور جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود آگے آگے رہے۔

(4)۔ خلفاء کاملین تیار کیے اور مکتوبات کے ذریعے ان کی اصلاح و تربیت فرمائی۔ آپ کے تین جلدوں میں مکتوبات امتِ مسلمہ کے لیے ہدایت کا ایک مینار ہیں۔

آپ ہی کے زمانے میں ہندوستان کی ایک مایہ ناز علمی ہستی اور ہند میں علمِ حدیث کے فروغ کی بنیاد رکھنے والے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی 1052ھ) ہیں، جنہوں نے مشکوٰۃ شریف کی دو شرحیں: فارسی میں اَشِعَّةُ اللُّمْعَات اور عربی میں لُمْعَاتُ

Islam The World Religion

التَّنْقِيح لکھیں، سیرت پر کتاب مدارج النبوۃ لکھی، عقائد پر تکمیل الایمان لکھی، ان کے علاوہ بہت سی کتب تحریر فرمائیں۔ آپ حضرت مجدد الفِ ثانی کے معتقد رہے۔

واضح رہے کہ اگر کوئی شخص آپ کو حضرت مجدد الف ثانی کی مخالفت کرتا ہوا نظر آئے تو اس شخص کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کریں، وہ شخص یقیناً ملحد، رافضی یا عامل ٹائپ ثابت ہوگا، اعتدال اور رواداری کا دعوی کرتا ہوگا، مگر خود حضرت مجدد رحمہ اللہ جیسی عظیم ہستی کے بارے میں بھی معتدل نہیں بلکہ معترض گا۔

محمد بن عبدالوہاب (متوفیٰ 1206ھ)

محمد بن عبدالوہاب 1115ھ بمطابق 1704ء میں نجد کے ایک مقام: العیینیہ میں پیدا ہوئے، اور 1206ھ بمطابق 1792ء میں الدرعیہ میں وفات پائی۔ شاہ سعود الدرعیہ کے حکمران رہ چکے تھے اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن سعود حکمران تھے۔ محمد بن سعود اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا کہ حکومت سعودی ہوگی اور عقائد نجدی چلائے جائیں گے، اس طرح 1158ھ بمطابق 1745ء میں عرب شریف کی موجودہ شکل قائم ہوئی۔ 1818ء میں عثمانیوں نے مصریوں کو ساتھ ملایا اور وہابی تحریک کے خلاف کام کیا، لیکن کامیابی نہ ہوسکی۔

1926ء میں عبدالعزیز آل سعود حجاز کے بادشاہ بنے، 1932ء میں عرب کا نام: اَلْمَمْلُکَۃُ العَرَبِیَّۃُ السَّعُوْدِیَّۃ رکھا گیا، 1938ء میں تیل کے ذخائر دریافت ہوئے جس سے خوب معاشی ترقی ملی، 1950ء میں شاہ عبدالعزیز فوت ہوگئے، ان کے بعد شاہ سعود بن عبد العزیز حاکم بنے، 1962ء میں یمن کے ساتھ عرب کے تعلقات خراب ہوئے اور اندرونی بغاوت کھڑی ہوگئی تو شاہ سعود کے بھائی شاہ فیصل نے اقتدار سنبھالا، اس دور میں مصر کے ساتھ تعلقات اچھے ہوئے، 1967ء میں عرب اسرائیل جنگ چھ دن تک جاری رہی جس میں روس اور شام نے بھی مداخلت کی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفیٰ 1176ھ)

حضرت مجدد الف ثانی کے بعد سب سے نمایاں کام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا ہے۔

Islam The World Religion

آپ کا دورشاہانِ دہلی میں سے محمد شاہ رنگیلا(1719ءتا1748ء)، احمد شاہ(1748ءتا 1754ء)، عالمگیر ثانی(1754ءتا1759ء)،شاہ عالم ثانی(1759ءتا1806ء) کا دور ہے۔قرآن وسنت کے ماہر ترین مفکر، احوالِ امم سے آشنا عظیم سیاسی مدبر، اوردور تک نگاہ رکھنے والے صوفی فلسفی تھے۔آپ نے بھی اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق حکمتِ عملی میں کمال دکھایا۔مسلمانوں کی تعلیم وتربیت، نصاب سازی اورطریقۂ تعلیم میں خوب ماہر تھے۔تصوف میں صحیح معنی میں کامل اورصاحبِ کشف بزرگ تھے۔سیاسی حالات پر مکمل نظر تھی، آپ نے ہی ہندوستان کے حالات پر نظر رکھتے ہوئے افغانستان کے احمد شاہ ابدالی کو ہند پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔انہوں نے حملہ کردیا اورکامیاب ہوئے۔

تصانیف:قرآن کا فارسی ترجمہ، اصولِ تفسیر پر:الفوز الکبیر فی اصول التفسیر،مختصر تفسیر: فتح الخبیر،موطا امام مالک کی دوشرحیں لکھیں، عربی میں مسوّیٰ اور فارسی میں مصفّیٰ، ردِ روافض پر کتاب ازالۃ الخفاء،قرۃ العینین فی فضیلۃ الشیخین ، حجۃ اللہ البالغہ، الانصاف فی بیانِ سبب الاختلاف، القول الجمیل، عقد الجید ، البدور البازغہ، تفہیماتِ الٰہیہ۔

چودہویں صدی کی صورتحال

1914ء سے 1918ء تک پہلی عالمی جنگ اور1939ء سے 1945ء تک دوسری عالمی جنگ ہوئی۔1922ء میں سلطنتِ عثمانیہ کا اختتام ہوا،نجد کے وہابی غالب آئے، وہابیہ نے حکومت سنبھالنے کے بعد عرب شریف میں صحابہ کرام اور اہلِ بیت کے مزاراتِ مقدسہ مسمار کردیے، نبی کریم ﷺ ،سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا علی المرتضیٰ کی ولادت باسعادت والے مکانات گرادیے، اپنا لٹریچر خوب پھیلایا۔

اِدھر ہندوستان میں کچھ لوگ اسی تحریک سے متاثر ہونے لگے، رافضیت حسبِ معمول اپنی اسلام دشمنی بدستور کرتی آرہی تھی، لیکن وہابیہ کی مخالفت میں بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے روافض کو اپنے ساتھ ملایا، اورخود روافض نے بڑی چالاکی سے کام لیتے ہوئے: بھائی بھائی کا ڈھوکا تیار کیا۔

Islam The World Religion

اسی صدی میں فتنۂ قادیانیت نے جنم لیا، جسے خود مرزا قادیانی کے بقول انگریز نے کاشت کیا۔اس صدی میں دینی طبقے کا سیاسی اور انقلابی کردار بہت کمزور رہا۔

الیکٹرانک میڈیا کا دور

بجلی، ریڈیو اور الیکٹرانک میڈیا کا دور ایک ہی صدی کا دور ہے، ذرائع ابلاغ، طبی ترقی اور جدید معاشی نظریات کے سامنے بہت سی اسلامی فقہی تحقیقات میں وسعت اختیار کی گئی، تفاسیر وشروح میں ان پر مفصل بحث کی گئی اور جدید فقہی مسائل پر مستقل کتب لکھی گئیں۔

اسی دور میں 1979ء میں ایران کا خمینی انقلاب رونما ہوا۔اس انقلاب کے بعد پوری دنیا میں روافض نے مداخلت شروع کی۔ ایران عراق جنگ، شام میں فسادات، یمن میں حوثیوں کا جھگڑا، پڑوسی ممالک میں اسی وجہ سے فسادات اور اسی سے متعلق تنظیمیں وجود میں آئیں اور بے شمار علماء وعوام قتل ہوئے۔

عوام کی ضعیف الاعتقادی اور روحانی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بہت سے لوگوں نے انہیں استعمال کیا۔کسی نے عشق ومحبت کا فریب دیا۔کسی نے وقتی وقوعے (issue) سے فائدہ اٹھا کر کوئی جذباتی نعرہ اختیار کیا۔بعض نے تو نبوت ومسیحیت کے دعوے بھی کیے۔ایسے افراد کی تعداد اِکّا دُکّا نہیں ہے بلکہ یہ لوگ کثرت سے پائے گئے ہیں۔سادہ عوام نے بڑی بڑی صلاحیتوں والے شاطر اور گمراہ لوگوں کا اللہ کی خاطر ساتھ دیا مگر وہ لوگ دو نمبر نکلے، یا بعد میں سرعام رافضی یا مدعیِ نبوت بن گئے۔

پاکستان میں ایک شخص روافض کا سب سے بڑا معاون، سہولت کار اور خمینی کا مداح کھڑا ہوا، اس نے ہم آہنگی کا نام دے کر دین اکبری کی حمایت کی، اقدامی جہاد کا انکار کیا اور امریکہ کے فرتھ جوف شوان کی راہ پر چلا، مگر عوام ان باتوں کو نہیں سمجھتے تھے۔اسی نے بہت سے رافضی عقائد کو فروغ دیا اور محافل میلاد میں خطاب کرنا بند کرا دیا، جس کے نتیجے میں جاہلانہ اور رافضیانہ کلام پر روک ٹوک ختم ہوگئی۔اسی نے حضرت امیر معاویہ کے مناقب بیان کرنے سے منع کیا اور مساجد سے دھکے دے کر نکالنے کے الفاظ بولے اور مسلمانوں میں خانہ جنگی تک کی کوشش کی۔چودھویں صدی میں مرزا قادیانی کی وجہ سے سب سے زیادہ مقدمہ بازی ہوئی اور پندرہویں صدی میں اس شخص

Islam The World Religion

کی وجہ سے ہوئی اور جید علماء سے قرآن وسنت کی تدریس چھڑا کر انہیں جیل میں بھجوایا گیا۔ یہ شخص نہایت ڈرامہ باز، مبالغہ آراء، غالی اور سارق ہے۔ دوسروں سے کتابیں لکھوا کر اپنے نام سے چھاپتا ہے اور پھر اپنے کثیر التصانیف ہونے کی وجہ سے خود کو مجدد کہتا ہے۔ پندرھویں صدی میں یہ شخص کون تھا؟ معمولی غور کے بعد اسے پہچاننا مشکل نہیں!

ٹی وی کے دور میں اسی قسم کے دوسرے لوگوں نے بھی اپنی چرب زبانی سے فائدہ لیا، مراسم استعمال کر کے ٹی وی پر چھائے رہے، مراسم ہی کے ذریعے یونیورسٹی سے اعزازی ڈگریاں حاصل کرلیں، شاگردوں اور مریدوں نے اپنے لیڈروں کو بڑے بڑے القاب دیے، بعض لوگوں نے اپنے ٹی وی چینل کھول لیے یا خرید لیے، اب بعض صحیح العقیدہ اہل سنت کو بھی اس کا خیال آیا اور انہوں نے بھی چینل کھولے۔

سوشل میڈیا کا دور

لیکن سوشل میڈیا پر آنے کے لیے زیادہ محنت نہیں بلکہ صرف شاطر پن اور چرب زبانی کی ضرورت تھی، ایک شریر آدمی چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ کر مکمل شر پھیلا سکتا تھا۔ سب سے زیادہ اُودھم ملحدین، روافض اور ان کے زرخرید سہولت کاروں نے مچایا۔ رافضی فرقہ اشتراکیت اور الحاد کی ہر تحریک میں سرگرمی کے ساتھ شامل ہوتا رہا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ(مسند احمد:143)۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ہر ایسے شخص کی طرف سے ہے جو منافق ہوگا اور زبان چلانے کا ماہر ہوگا۔

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دِوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ، وَاَدْنٰى صَدِيْقَهُ وَاَقْصٰى اَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ،

Islam The World Religion

وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا ، فَارْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ (الترمذی: 2211)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو غنیمت، زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے۔ دین کی غرض کے علاوہ کسی دوسری غرض سے تعلیم حاصل کی جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست کو قریب کرے اور اپنے باپ کو دور کرے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا برا آدمی اس کی قیادت کرے، قوم کا گھٹیا آدمی ان کا قائد بن جائے، آدمی کا احترام اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کیا جائے، گانے بجانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلات سرِ عام آ جائیں، شرابیں پی جائیں اور اس امت کے بعد والے اگلوں پر لعنت بھیجیں تو ایسے وقت میں سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنسنے، شکلیں تبدیل ہونے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیاں جو اس طرح مسلسل آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹے تو دانے متواتر گرتے ہیں۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (البخاری: 100، مسلم: 6796)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ علم کو اُچک کر قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے اسے کھینچ لے بلکہ علماء کو قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔ حتیٰ کہ جب ایک عالم کو بھی باقی نہ چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سربراہ بنا لیں گے۔ پھر ان سے سوال پوچھے جائیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

دوسری طرف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ادیان سے بیزاری پھیلانے کا کام دانستہ یا

Islam The World Religion

نادانستہ طور پر تیرہویں صدی سے شروع ہو چکا تھا، اگرچہ ان اداروں میں بے شمار اساتذہ مخلص مسلمان تھے اور دفاعِ اسلام میں بہت اچھا کردار ادا کرتے رہےاور انہی کی بدولت یہ تعلیمی ادارے خالص کفر اختیار کرنے سے بچے رہے۔ پھر بھی بہت سارے لوگوں میں تعلیم کی تقسیم کی وجہ سے الحاد کا پوٹینشل (potential) کامل طور پر پیدا ہو چکا تھا، انہیں صرف ماچس کی ایک تیلی لگانے کی دیر تھی۔ اب سمجھدار لوگوں کو تعلیم کی تقسیم کے نقصانات صاف نظر آنے لگے۔

علماءِ اسلام عام طور پر سیاست سے دور رہنے لگے، بعض پیروں نے سیاست کو گالی سمجھ لیا، سیاست پر کام کرنے اور الیکشن میں حصہ لینے والی تنظیمیں کسی نہ کسی سیکولر سیاسی جماعت کا سہارا لینے اور پریشر گروپ بن کر انہیں استعمال کرنے اور ان سے استعمال ہونے پر مجبور ہو گئیں، اور ان بڑی سیاسی جماعتوں نے بھی ان کی اوقات کو سمجھ لیا تھا۔

بوسنیا، سربیا، کشمیر اور فلسطین میں مسلمانوں پر ظلم ہوئے، کوئی اسلامی ملک کھل کر ان کا ساتھ نہیں دیتا تھا۔ بعض حکمران اپنی مسلم عوام کو مطمئن کرنے کے لیے ایک محتاط سا بیان دے دیتے تھے، جسے ان کی اپنی پارٹی خوب مشتہر کرتی اور عوام میں کچھ عرصہ بلے بلے رہتی تھی۔

حکمران مکمل طور پر دینی جذبے سے فارغ تھے، بزدلی چھائی تھی اور اللہ پر توکل نہیں تھا۔ امریکہ سپر پاور سمجھا جارہا تھا، بعض مسلم ممالک ہی مسلم ممالک کے خلاف امریکہ کا آلہِ کار تھے، ایک طرف انڈیا کا خوف، دوسری طرف دیگر پڑوسی ملکوں سے کشیدگی کا خوف، تیسری طرف امریکہ کی مداخلت کا ڈر کچھ کرنے نہیں دیتا تھا۔

اِس وقت 2024ء میں نجدی خاندان کا چھٹا حکمران سلمان چل رہا ہے۔ اس خاندان کے دور میں جتنے مسلمان حج یا عمرہ پر جاتے رہے وہاں کی حکومت انہیں اپنے عقائد سکھانے کی پوری کوشش کرتی رہی، خصوصاً ابتداء میں چونکہ لوگوں کو ان سے مکمل آگاہی نہیں تھی، اور جاہل عوام قبروں پر واقعی غلو کرتے تھے، تو عوام کی اس غلطی کی اصلاح کی حد تک یا پھر اللہ سے مدد مانگنے کی حد تک بہت سارے اہل علم بھی ان سے متاثر ہوئے۔ دوسری جانب مصر، ترکی، پاکستان اور بعض دیگر ممالک کے عوام کی ایک بھاری تعداد وہابی حکومت کے بعض اقدامات کی وجہ سے سعودیوں کے خلاف تھی، لیکن حرمین شریفین کے ادب کی وجہ سے خاموش

Islam The World Religion

تھے۔مصر کی الازہر یونیورسٹی میں الاخوان کی ضد میں اور تصوف کی آڑ میں داڑھیاں کترنا،مٹھی سے کم داڑھی رکھنا یا داڑھی منڈا دینا تک فروغ پا گیا،حتیٰ کہ ازہر کے شیخ الحدیث صاحب کی داڑھی چٹ تھی،خواتین کے پردے پر بھی اعتراض تھا،تحقیق کے بہانے سے آزادخیالی کی راہ پر چلا جارہا تھا۔ازہر کے محمود شلتوت نے حیاتِ مسیح علیہ السلام کے خلاف بالکل انہی دلائل پر مبنی ایک کتاب لکھی جو دلائل مرزا قادیانی کے تھے۔اس کتاب کا جواب علامہ زاہدالکوثری رحمہ اللہ نے دے دیا۔ایک زمانہ تھا کہ ازہر واقعی ایک زبردست دینی مرکز ہوا کرتا تھا،لیکن اِس وقت اپنی نہایت ذمہ دارانہ تجدید اور اصلاح کی ضرورت محسوس کرر ہا ہے۔

بعض ملکوں میں کسی حد تک اور ایران میں اکثری طور پر رافضیت بھی پائی جاتی تھی اور تقدسِ مزارات کی حد تک رافضی اور سنی متحد بھی تھے،مگر ردِ وہابیت کے پردوں میں رافضی خوب شاطر بن کر چھپے ہوئے تھے۔صحیح العقیدہ اہلِ سنت کے لیے پالیسی وضع کرنا ایک امتحان تھا،جبکہ ان کے پاس کوئی حکومت بھی نہیں تھی۔ترکوں کے ساتھ معاہدہ کی مدت 2023ء میں ختم ہورہی تھی اور سعودیوں نے حکومت واپس ترکوں کے حوالے کرنا تھی۔

ان حالات میں اپنی حکومت بچانے کے لیے شاہ سلمان نے عرب شریف میں کچھ سوشل تبدیلیاں کر کے امریکہ کو راضی کیا اور اسے ساتھ ملا کر مختلف ملکوں میں اپنے خلاف اٹھنے والی آواز کو دبانے کے لیے وسیع پیمانے پر کام دکھایا اور حکومتیں تک تبدیل کروائیں۔

2024ء تک یہ صورتِ حال ہے کہ:مسلمانوں کو قیادت ، اتحاد اور جرأت ان تین چیزوں کی سخت ضرورت ہے،اللہ کریم ہماری مدد فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَجَمِيْعِ الْاَوْلِيَآءِ ذَكَرْتُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْن

☆......☆......☆

Islam The World Religion

☆......☆......یادداشت......☆......☆

Islam The World Religion

Islam The World Religion